خداوند کی 7 عیدوں
میں 7 نبوتیں
پاسٹر ظفر یوسف

کتاب کا نام	:	خداوند کی 7 عیدوں میں 7 نبوتیں
تعداد	:	2000 بار اوّل
مصنف	:	پاسٹر ظفر یوسف
کمپوزر	:	سلیمان بھٹی
پتہ	:	ضیاء کالونی کورنگی کراچی۔
تاریخ	:	20 ستمبر 2012

یہ کتاب بلکل فری ہے کسی کو بھی قیمت دے کر نہ خریدیں۔ کتاب حاصل کرنے کے لیئے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر ہمارے چرچ کے عہدے داروں سے رابطہ کریں۔

(1)۔ڈیکن عمران	:	0334-3310720
(2)۔مبشر اسٹیفن روفن	:	0342-2380962
(3)۔ایلڈ صدیق	:	0323-2438382
(4)۔ڈیکن اسٹیفن صابر	:	0345-3005176
(5)۔بھائی راشد رابٹ	:	0334-3858325
(6)۔آصف نوید	:	0321-2304996
(7)۔سلیمان بھٹی	:	0312-2876719
(8)۔آصف اقبال	:	0331-8872443

پیش لفظ

ستمبر 2007ء سے خداوند نے مجھے اپنی عیدوں کے بارے میں سیکھانا شروع کیا تب سے ہی مَیں نے کلیسیاء کو سیکھانا شروع کر دیا رفتہ رفتہ مَیں اِن عیدوں کے بارے میں خداوند سے اور گہرے طور پر سیکھتا گیا۔ پھر 2012ء میں مَیں خداوند کی سات عیدوں میں سات نبوتوں کے بارے میں جان گیا۔ کہ اِن عیدوں کا تعلق صرف یہودیوں سے نہیں بلکہ اس کا تعلق خداوند یسوع مسیح سے ہے کیونکہ عید کیلئے جو عبرانی اور یونانی لفظ استعمال ہوا ہے اُس کا مطلب ہے "مقرر وقت" اِس لفظ سے مجھ پر یہ انقشاف ہوا کہ عیدوں کے اندر خداوند نے اپنی پہلی اور دوسری آمد کے وقت پوشیدہ رکھے ہیں۔ یہ عیدیں یعنی مقررہ وقت خداوند نے اپنے لیئے ٹھہرائے اور اِن عیدوں کا تعلق نجات کے اُس عظیم کام سے ہے جو خداوند عیدِ فسح سے شروع کر کے عیدِ خیام پر مکمل کرئے گا

مارچ 2012ء میں مَیں گڈ فرائیڈے اور عیدِ قیامتِ مسیح پر واعظ دینے کی تیاریاں کر رہا تھا تو میں نے سوچا کہ میں خداوند یسوع مسیح کے آخری ہفتہ کے بارے میں بائبل مقدس میں سے تفصیلات جمع کروں تا کہ میں کلیسیاء کو مسیح کے آخری ہفتہ کے واقعیات ترتیب سے بتاؤں۔ تب میں نے کجھوروں کے اتوار کے بارے میں حساب کر کے یہ دیکھا کہ خداوند یسوع اتوار کے روز یروشلیم میں نہیں آیا تھا۔ بلکہ ہفتہ کے دن آیا یہ بات یوحنا 12 واں باب سے معلوم ہوئی۔ کیونکہ وہاں لکھا ہے کہ یسوع فسح سے چھ روز پہلے بیت عنیاہ میں آیا۔ اور پھر دوسرے دن گدھے پر بیٹھ کر یروشلیم میں داخل ہوا یعنی فسح سے 5 روز پہلے۔ کلیسیائی روایت کے مطابق فسح جمعرات کو تھی اور یسوع جمعرات سے 5 دن پہلے آیا یعنی بدھ، منگل، پیر، اتوار، اور ہفتہ۔ یعنی ہفتہ کو خداوند یسوع مسیح یروشلیم میں آیا اس بات سے میں بڑا پریشان ہوا۔ پھر مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ خداوند یسوع مسیح گڈ فرائیڈے کو مصلوب نہیں ہوا اور خداوند نے مجھے بائبل مقدس میں سے پکے ثبوت دیکھائے۔ تب میں یہ جان کر بہت رویا۔ میرے دل پر یہ بوجھ آ گیا کہ ہم ابھی بھی شیطان کے فریب میں ہیں جو عیدیں ہم مسیحیت میں منا رہے ہیں تا کہ اپنے

خدا کا شکر ادا کریں اور اُس کے نام کو جلال دیں دراصل یہ عیدیں اُس کی ہے ہی نہیں اور جو عیدیں اصل میں ہمارے خدا کی ہیں ہم اُن کو چھوڑ کر غیر معبودوں کی عیدوں کو اپنے خدا کے نام سے منسوب کر کے اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ کلیسیاء کے لوگ اس سے بے خبر ہیں اور بہت سارے مسیحی خادم وہ بھی اس بات سے بے خبر ہیں۔ اور جن خادموں کو معلوم ہے وہ کسی کو بتانا نہیں چاہتے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اِن باتوں سے انتشار پھیلے گا۔ مگر مجھے یہ خیال بے چین کر رہا تھا کہ انتشار تو پہلے سے موجود ہے تب میں نے ساری باتیں اپنی کلیسیاء کو بتا دیں ساری باتیں سُننے کے بعد میری کلیسیاء نے جواب دیا کہ پاسٹر صاحب آپ وہ ہی کریں جو کلام میں لکھا ہے، ہم وہ سب کام کریں گے جس کا حکم خداوند نے دیا ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں تب ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم آئندہ سے صرف خداوند کے دن منائیں گے جو بائبل میں لکھے ہیں۔ جب ہم اِن باتوں پر عمل کرنے لگ گے اور عیدِ خیام کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے تو کئی خادموں نے عالم بننے کی کوشش کی اور ہمارا تمسخر کرنے لگے اور ہمیں ٹھٹھوں میں اُڑانے لگے اور ہم کو بدعتی کہہ کر چیلنج کرنے لگے کہ خداوند کی عیدیں منانے والے یہودی ہوتے ہیں، شریعت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ تب مجھے خداوند نے یہ تحریک دی کہ جو کچھ میں نے خداوند سے سیکھا ہے وہ اِس کتاب میں لکھ دوں تا کہ خداوند کے خلاف بولنے والوں کے منہ بند ہو جائیں۔ اور جو خداوند کے کلام کا مذاق اُڑاتے ہیں وہ سب اپنی بے وقوفی پر شرمندہ ہوں۔ شاید میں یہ کتاب نہ لکھتا مگر اُن کی وجہ سے یہ لکھنی پڑھی جو ہمیں خداوند کی راہوں پر چلنے سے روکنا چاہتے ہیں۔ مَیں کوئی عالم نہیں نہ ہی مجھے مشہور ہونے کا شوق ہے مَیں یہ کتاب خداوند کی غیرت کے سبب سے لکھ رہا ہوں۔ میری آپ سب سے یہ گزارش ہے کہ ایک بار اِس کتاب کو ذرا غور سے پڑھیں اور خود تحقیق کریں کہ مَیں نے جو باتیں لکھی ہیں وہ سچی ہیں یا جھوٹی ہیں۔ مگر بغیر تحقیق کے فیصلہ نہ کریں سچائی جاننے کے لیئے بائبل مقدس کا مطائعہ کریں۔ میری دُعا ہے کہ خداوند آپ کو تمام سچائی سے واقف کرے۔ آمین۔

پاسٹر ظفر یوسف

20 ستمبر 2012ء

فون: 0334-2020999

کیا عیدیں اور سبت موقوف ہوگئیں ہیں؟

جن بادشاہوں کے دور میں ہوسیع نبی بنوت کی خدمت کر رہا تھا۔ اُسی دور میں یسعیاہ بنی بھی نبوت کی خدمت کر رہا تھا۔ ہوسیع اسرائیل میں خدمت کرتا تھا۔ اور یسعیاہ یہوداہ میں تقریباً 750 ق م۔ میں دونوں کی نبوت کا دور شروع ہوتا ہے۔ داوٗد اور سلیمان کی بادشاہی کے بعد اسرائیل کے دو حصّے ہوگئے۔ 10 قبیلوں نے الگ بادشاہی بنالی اور اُنکا دارالحکومت سامریہ تھا۔ جو شمالی حصّہ میں تھے نبیوں نے اس بادشاہی کو اسرائیل اور فرائیم اور سامریہ کے نام سے پکار کر کلام کیا ہے۔ جبکہ جنوبی حصّہ میں یہوداہ کی بادشاہی تھی۔ جس کا دارالحکومت یروشلیم تھا اس کو خداوند کے نبیوں نے یہوداہ یا یروشلیم کے نام سے پکار کر کلام کیا۔

ہوسیع نبی نے اسرائیل کے خلاف نبوت کی ہے جو دس قبیلوں کی شمالی حکومت تھی لیکن جنوب میں یہودہ کی بادشاہی تھی جو اسرائیل سے الگ تھی ہوسیع نبی نبوت کرتے وقت یہوداہ اور اسرائیل کی بادشاہی میں فرق کرتا ہے یہ سزائیں صرف اسرائیل کے دس قبیلوں کے کیلئے ہیں مگر یہوداہ کے لئے نہیں۔ ہوسیع 1:6-7، میں اسرائیل کے گھرانے پر پھر رحم نہ کرونگا کہ اُنکو معاف کروں لیکن یہوداہ کے گھرانے پر رحم کرونگا اور میں خداوند اُنکا خدا اُنکو رہائی دونگا۔ ہوسیع 12:11، افرائیم نے دروغگوئی سے اور اسرائیل کے گھرانے نے مکاری سے مجھ کو گھیرا ہے لیکن یہوداہ اب تک خدا کے ساتھ ہاں اُس قدوس وفادار کے ساتھ حکمران ہے۔ ہوسیع کے پیغام میں اسرائیل اور یہوداہ دونوں الگ الگ صاف نظر آتے ہیں۔ بلکہ خداوند کا ہر بنی نبوت کرتے وقت صاف صاف بیان کرتا ہے کہ اُس کی نبوت اسرائیل کے لئے ہے یا یہوداہ کے لئے ہمیں بھی نبوتوں کو پڑتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا چاہے کہ بنی کس زمانہ میں کن لوگوں سے اور کس وجہ سے نبوت کر رہا ہے۔ ہوسیع صاف بیان کرتا ہے۔ کہ خدا اسرائیل کو سزا دے گا اور رحم نہیں کریگا۔ اُن کو معافی نہیں دی جائے گی۔ مگر یہوداہ پر رحم کیا جائے گا۔ اور یہوداہ کی بادشاہی رہیگی اور وہ اُس قدوس وفادار خدا کے ساتھ حکمران ہے۔ اس لئے ہوسیع کا پیغام۔ اسرائیل کے دس قبیلوں کے خلاف ہے یہوداہ کے خلاف نہیں اب ہم اُن سزاؤں کا مطائعہ کریں گے کہ اسرائیل کو کیا کیا سزائیں دی گئیں ہیں۔

ہوسیع نبی نے کیوں اسرائیل کے خلاف اتنا سخت کلام کیا؟

ہوسیع 1 : 2، کیونکہ ملک نے خداوند کو چھوڑ کر بڑی بدکاری کی ہے۔ 1 : 4، خداوند اسرائیل کی سلطنت کو تمام (ختم) کردیگا۔ 1:9 خداوند نے کہا۔۔۔ کیونکہ تم میرے لوگ نہیں اور میں تمہارا نہیں ہونگا۔ اسرائیل نے برگشتہ ہوکر خداوند کو چھوڑ دیا تھا اور غیر معبود بعل دیوتا کی پوجا کرتے تھے اس کے بُت کے آگئے اپنے بچوں کی قربانیاں چڑھاتے اور اُس کی عیدیں مناتے اور حرامکاری و زناکاری کرتے تھے اس وجہ سے خدا نے اُن کو رد کر دیا اور اُنکے لئے ہولناک سزائیں چن لیں کیونکہ خداند برگشتہ اسرائیل کو سزا دینا چاہتا تھا۔ ہوسیع 2:2، تمہاری ماں میری بیوی نہیں نہ میں اُسکا شوہر ہوں۔ اور ہوسیع 2:4، میں اُسکے بچوں پر رحم نہیں کرونگا کیونکہ وہ حلال زادے نہیں۔ اُنکی ماں نے چھنالا کیا اُنکی ماں نے روسیاہی کی۔

بعل دیوتا کی پوجا کرنے کی وجہ سے پوری اسرائیلی قوم روحانی اعتبار سے زناکار ٹھہری ہے خدا کی نظر میں برگشتہ بنی اسرائیل بدکار

اور حرام زادہ نسل ہے۔ ہوسیع 2:8-13 میں یوں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل خداوند کی دی ہوئی نعمتیں غلّہ مے اور روغن اور سونا چاندی بعل کی پوجا کرنے پر خرچ کرتے تھے خداوند نے کہا میں یہ سب چیزیں تم سے واپس لے لونگا۔ کیونکہ یہ میری چیزیں ہیں اُونی اور کتانی کپڑے جو تمہاری ستر پوشی کرتے ہیں تم سے چھین لونگا۔ اور تمہاری تمام خوشیوں، جشنوں اور نئے چاند سبت اور عیدوں کو موقوف کر دونگا۔ میں تم کو بعلیم (بعل کی جمع) کے ایام کی سزا دونگا۔ اور تمہارے انگور اور انجیر کے درخت بھی تباہ کر دونگا۔ غور کریں اسرائیل کے صرف سبت اور عیدیں ہی موقوف نہیں ہوئے اُنکے کپڑے چھین لئے جائینگے وہ ننگے ہو جائینگے اُن سے اناج اور پھل تیل اور مے یہ تمام چیزیں چھن لی جائینگی۔ وہ اُسور کے حوالے کئے جائینگے اور اسیر ہو کر اس ملک سے نکال دیئے جائینگے اُنکی بادشاہی کا خاتمہ ہو جائے گا اُن کو اپنی برگشتگی کی سزا مل رہی ہے اسرائیل نے خداوند کو چھوڑ کر بعل کی پوجا شروع کر دی اس لئے اُن پر خدا کا غضب نازل ہوا ہے۔ اب یہ کلام ہم کلیسیاء پر لگا کر کہیں کہ آپ سبت اور خداوند کی عیدیں نہ مائیں کیونکہ خدا نے سبت اور عیدیں موقوف کر دیں ہیں تو یہ سراسر غلط تعلیم ہے۔ عیدیں اور سبت خداوند نے اُنکی موقوف کی ہیں جو برگشتہ ہیں اور بعل کو اپنا خدا مناتے ہیں۔ ہوسیع نبی نے کلیسیاء کے لئے یا یہوداہ کے لئے یہ کلام نہیں کیا جن سے یہ کلام کیا گیا وہ 28 سال بعد 722 ق م میں اسیر ہو کر اُسور کی غلامی میں چلے گئے آج تک یہ دس قبیلے کبھی واپس نہیں آئے حقیقت میں ان کے سبت اور عیدیں موقوف ہو گئے وہ خدا کی قوم نہ رہے آج دنیا میں وہ کھو چکے ہیں اور اپنی شناخت بھی بھُول گئے ہیں مگر خداوند نے اُن کو آخر میں اور خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی سے پہلے اُن کو ڈھونڈ کر واپس لانے کا وعدہ کیا ہے۔ (استثنا 30:1-6)

یہ کلام یہ نبوت مسیح کے بدن کلیسیاء کے لئے نہیں کلیسیاء کے لوگ حرامزادے نہیں اور نہ ہی وہ بعل کے پجاری ہیں ہم خدا کے تخم سے ہیں نئے مخلوق اور مسیح کے کاہن اور بادشاہی ہیں۔ ہم پر سزا کا حکم نہیں ہے۔ رومیوں 8:1، اسرائیل کے سبت اور عیدیں موقوف ہونا خدا کی مرضی سے نہیں بلکہ برگشتہ اسرائیل کو سزا ملی ہے۔ یہ برگشتہ اسرائیل پر خدا کی لعنت ہے یہ کلیسیاء کے لیئے ہرگز نہیں۔ اور ہوسیع کے دور کا نبی یسعیاہ 58 میں روزہ اور سبت کی تعلیم دیتا ہے اور یسعیاہ 56 میں نبی سبت کی تعظیم کرنے کا حکم دیتا ہے اور اسرائیل کو سزا مل جانے کے بعد یرمیاہ نبی یروشلیم میں یہودیوں کو سبت کی تعظیم کرنیکا حکم دیتا ہے یرمیاہ 17:19-25، اور پھر یرمیاہ کے بعد جب یہوداہ کو سزا ملی اور سب یہودی 70 برس کے لیئے اسیری میں بابل چلے گئے وہاں بھی خدا نے حزقی ایل نبی کے ذریعے کلام کیا کہ سبت کی تعظیم کی جائے۔ حزقی ایل 20 واں باب، اور 45:21-25، میں یوں لکھا ہے کہ خداوند کی عیدیں فسح اور عیدِ خیام اپنی مقررہ تاریخوں پر منائی جائینگی۔ اور یہ بات بھی بہت غور کرنے والی ہے کہ یہوداہ کو 70 برس کی ہی کیوں سزا ملی 50 یا 60 سال کی سزا کیوں نہیں ملی؟ آخر 70 برس ہی کیوں؟ اس کا جواب ۲- تواریخ 36:21، میں ہے تا کہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کی زبانی آیا تھا پورا ہو کہ ملک اپنے سبتوں کا آرام پالے کیونکہ جب تک وہ سنسان پڑا رہا تب تک یعنی 70 برس تک اُسے سبت کا آرام ملا۔ اس کا مطلب سبتوں کو نہ منانے کی وجہ سے 70 برس کی سزا یہوداہ کے قبیلے کو ملی۔ حزقی ایل 20 واں باب میں خدا نے یہوداہ کے خلاف کلام کیا کہ یہوداہ کے لوگوں نے سرکشی کی باغی ہو گئے مصر کے بتوں کو ترک نہ کیا

غیر معبودوں کی پوجا کی اور خدا کی شریعت کو اور سبتوں کو رد کیا اس وجہ سے خدا نے یہوداہ کو سزا دی۔ حزقی ایل 26:22 میں یوں لکھا ہے اُس کے کاہنوں نے میری شریعت کو توڑا اور میری مقدس چیزوں کو ناپاک کیا ہے اُنہوں نے مقدس اور عام میں کچھ فرق نہیں رکھا ہے اور نجس و طاہر میں امتیاز کی تعلیم نہیں دی اور میرے سبتوں کو نگاہ میں نہیں رکھا اور میں اُن میں بے عزت ہوا۔ جو خادم سبت کی تعظیم کی تعلیم نہیں دیتے وہ خدا کو بے عزت کرتے ہیں۔ یہاں سے صاف پتہ چلتا ہے کہ سبت اور عیدیں موقوف نہیں ہوئے۔ یہ سزا صرف برگشتہ اسرائیل کے لئے تھی۔ یشوع کے بعد جتنے سبت یہوداہ نے نہیں منائے تھے خدا نے اُن سبتوں کا حساب کر کے 70 برس کی سزا دی۔ یسعیاہ، یرمیاہ اور حزقی ایل خداوند کے سبتوں کو منانے کی تعلیم دے رہے ہیں۔ جن لوگوں نے ہوسیع 11:2 سے یہ تعلیم بنائی ہے کہ سبت اور عیدیں موقوف ہو گئے ہیں اُن کو اصل میں ہوسیع نبی کا کلام ہی سمجھ میں نہیں آیا۔ سبت اور عیدیں قائم ہیں اور ہرگز موقوف نہیں ہوئیں 70 برس کی اسیری کے بعد جب یہودی عزرا کاہن کے ساتھ واپس آئے۔ عزرا 4:3 میں پھر ہیکل کی تعمیر شروع کی جب ہیکل مکمل ہو گئی تو اُنہوں نے عید فسح منائی عزرا 19:6، اور عزرا کاہن کے ساتھ خداوند کے دو نبی بھی تھے جو نبوت کے ذریعے یہودیوں کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے کہ وہ خداوند کی ہیکل بنائیں۔ اور عیدیں منائیں اور سبت کی تعظیم کریں پھر عزرا کے بعد نحمیاہ نے آ کر یروشلیم کی فصیل اور پھاٹک تعمیر کئے اور پھر سارے یہودیوں کو عید خیام منانے کا حکم دیا اور سب نے بڑے جوش کے ساتھ عید خیام منائی۔ نحمیاہ 8 واں باب۔ کیا عزرا اور نحمیاہ اور حجّی نبی اور زکریاہ نبی خدا کی مرضی کے خلاف یہ کام کر رہے تھے یا خدا کی مرضی تھی کہ وہ ہیکل بنائیں اور عیدیں منائیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے عیدیں اور سبت موقوف نہیں کئے ورنہ یہ نبی عیدیں منانے کی تعلیم کیوں دیتے؟

ہوسیع نبی، ناحوم نبی صفنیاہ نبی کی نبوتوں میں نبی اسرائیل کی بحالی اور عیدوں کی بحالی کا کلام پایا جاتا ہے

(1)۔ میں تیرے لوگوں کو جو عیدوں سے محرُوم ہونے کے سبب سے غمگین اور ملامت سے زیر بار ہیں جمع کرونگا۔

(صفنیاہ 18:3)

(2)۔ دیکھ جو خوشخبری لاتا اور سلامتی کی منادی کرتا ہے اُس کے پاؤں پہاڑوں پر ہیں۔ اے یہوداہ اپنی عیدیں منا اور اپنی نذریں ادا کر کیونکہ پھر خبیث تیرے درمیان سے نہیں گزریگا۔ وہ صاف کاٹ ڈالا جائے گا۔ (ناحوم 15:1)

(3)۔ لیکن میں مُلک مصر سے خداوند تیرا خدا ہوں میں پھر تجھکو عید مقدس کے ایام کے دستور پر خیموں میں بساؤنگا۔

(ہوسیع 9:12) ہوسیع نبی کا پیغام پر غور فرمائیں خدا برگشتہ اسرائیل کو سزا دینے کے بعد تسلی اور بحالی کا وعدہ بھی کرتا ہے کہ خدا بنی اسرائیل کو دوبارہ مقدس عیدوں کے دنوں کے دستور کے مطابق اِنکو خیموں میں بسائیگا یعنی اِن کی عیدیں ایک بار پھر بحال ہو جائینگی اور اس حوالے میں خاص طور پر عید خیام کا ذکر ہوا ہے۔ ناحوم نبی یہ خوشخبری دیتا ہے کہ اے یہوداہ اپنی عیدیں منا۔ عید کی برکت پڑھیں لکھا ہے کیونکہ خبیث تیرے درمیان سے کاٹ ڈالا جائے گا۔ اگر وہ عید منائینگے تو شیطان اُن کے درمیان سے کاٹ دیا جائے گا۔

اور صفنیاہ نبی کے ذریعے خدا نے اُن لوگوں کے لیئے کلام کیا جو خداوند کی عیدوں سے محروم ہو کر غمگین اور اُداس ہیں خدا اُنکو جمع کریگا اور وہ پھر خداوند کے حضور عید منائینگے انکے جشن اور خوشیاں پھر بحال ہو جائینگی۔

عید خیام

زکریا14: 16-19، میں یہ نبوت ردج ہے کہ جب خداوند یسوع کی آمدِ ثانی ہو گی اور اسی زمین پر ہزار سالہ بادشاہی شروع ہو گی تو زمین کی سب قومیں ہر سال عید خیام منانے کے لئے یروشلیم آئینگی

اور جو لوگ عید خیام نہیں منائینگے اُن پر خدا کا عذاب نازل ہو گا۔اس نبوت میں 3 بار عید خیام منانے کا ذکر ہوا ہے۔

عید خیام تو ہزار سالہ بادشاہی کی خاص عید ہے۔کیونکہ ہزار سالہ بادشاہی خداوند کا ساتواں دن ہے سبت کا آرام عبرانیوں 9:4 اور عید خیام ساتویں عید ہے ہزار سالہ بادشاہی کا بڑا جشن مگر۔عید فسح پر کڑوا ساگ پات کھانے کا حکم تھا کیونکہ یہ عید خداوند کے دکھوں اور موت یعنی کفارہ کو ظاہر کرتی ہے۔مگر عید خیام پر حکم ہے کہ جو موٹا ہے کھاؤ اور جو میٹھا ہے پیو اور جنکے لئے کچھ تیار نہیں ہوا اُنکے پاس بھی بھیجو کیونکہ آج کا دن ہمارے خداوند کے لئے مقدس ہے اور تم اُداس مت ہو کیونکہ خدوند کی شامانی تمہاری پناہ گاہ ہے۔نحمیاہ 8: 10۔عید خیام سب سے زیادہ خوشی منانے کی عید تھی کیونکہ یہ باغوں کے تمام پھل جمع کرنے کے بعد منائی جاتی تھی۔لوگ درختوں کی ڈالوں سے خیمے بنا کر اُنکے اندر سجاوٹ کے لئے خوشنما پھل لٹکاتے اور اس طرح خیموں کی سجاوٹ کرتے تھے۔اور پھر 7 دن تک اُن خیموں کے اندر رہتے اور بہت خوشی مناتے تھے۔عیدیں ہرگز موقوف نہیں ہوئیں یہ سراسر غلط تعلیم ہے ہم کیوں خداوند کی خوشی سے محروم ہوں یہ تو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی بادشاہی کا خاص جشن ہے جو ہمارے خداوند کو بہت پسند ہے یعنی عید خیام جو اس کو نہیں منائے گا خداوند اُسکو سزا دیگا۔کلام کے مطابق خداوند یسوع مسیح نے پورے 1260 دن یعنی ساڑے 3 سال خدمت کی خداوند کی خدمت کے 1260 دن عید فسح پر 14 نیسان کی تاریخ کو ختم ہو گئے۔عید فسح سے 1260 دن پیچھے چلینگے تو آپ عید خیام پر آ پہنچیں گے۔جب یسوع نے پانی کا بپتسمہ لیا اُس وقت خداوند کی عمر تقریباً 30 برس ہو گی تھی۔ یعنی خداوند نے عیدِ خیام ختم ہونے کے بعد فوراً بپتسمہ لیا۔اس کا مطلب خداوند یسوع عید خیام میں پیدا ہوا تھا۔ایک اور ثبوت بھی ہے یوحنا نبی عیدِ فسح کے موقع پر پیدا ہوا تھا اور خداوند یسوع میں اور یوحنا میں پورے 6 مہینے کا فرق ہے۔اسی طرح عیدِ خیام عیدِ فسح کے 6 ماہ بعد آتی ہے یوحنا کی پیدائش کی تاریخ کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ خدمت کرنے والے کاہنوں کے 24 فریق تھے ا۔تواریخ 24: 7-18،اور زکریاہ کاہن جو یوحنا نبی کا باپ تھا وہ ابیاہ کے فریق میں سے تھا۔اور یہ کہانت میں آٹھواں فریق تھا۔عید پینتکوست کے موقع پر زکریاہ کہانت کے لئے ہیکل میں گیا اور جبرائیل فرشتہ نے اس کو یوحنا نبی کی بابت خوشخبری دی اس کے بعد وہ اپنے گھر گیا اور اُس کی بیوی حاملہ ہو گئی۔تقریباً 9 ماہ کے بعد عید فسح آتی ہے تب یوحنا کے پیدا ہونے کا وقت پورا ہوتا ہے۔اور جبرائیل فرشتہ مریم مقدسہ کے پاس اس وقت آیا جب الیشبع کو چھٹا مہینہ شروع تھا۔لوقا 1: 36،اس طرح ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا نبی اور خداوند یسوع مسیح میں 6 ماہ کا فرق ہے اور اسی طرح پہلی عید یعنی عید فسح اور ساتویں عید یعنی عیدِ

خیام میں بھی پورے 6 ماہ کا فرق ہوتا ہے کلامِ خدا سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح عید خیام میں پیدا ہوا اِسی لئے یہ خداوند مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کی خاص عید ہے اور خوشی اور شادمانی کا سب سے بڑا جشن ہے جس میں اُداس ہونا اور غم کرنا منع ہے کیونکہ مسیح کی بادشاہی میں سارے دُکھ مٹ جائینگے اور خداوند کی حضوری میں کامل شادمانی ہوگی۔

عید خیام کا تعلق 3 باتوں سے ہے

نمبر 1۔ یہ عید اس لئے مقرر ہوئی کیونکہ بنی اسرائیل 40 برس بیابان میں رہے اور خداوند کا خیمہ اُن کے خیموں کے درمیان تھا۔ اور بنی اسرائیل 40 برسوں تک خداوند کے خیمہ کے چوگرد اپنے اپنے خیموں میں رہے اس بات کو یاد رکھنے کے لئے کہ خدا کا خیمہ اپنے لوگوں کے درمیان میں تھا۔ یہ عید ہر سال منائے جانے کا حکم ہوا۔

نمبر 2۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح عید خیام کے موقع پر پیدا ہوا اس لئے یہ عید ہمیں خداوند کے جنم دن کی خوشی کی عید کے طور پر منانی چاہیئے۔ ہمارے بدن مٹی کے خیمے ہیں اور خداوند خون اور گوشت میں مجسم ہونے کے سبب سے ہم میں شریک ہوا اور اس بدن کے خیمہ میں آیا اور ہمارے درمیان رہا۔ اور ہمارا کفارہ دے کر ہم کو نجات دی اور مسیح اب بھی زندہ ہونے کے بعد بھی انسانی بدن کے خیمہ میں ہے۔ اور ہم سب ایماندار مل کر خداوند کا بدن ہیں۔ کلیسیاء اُس کا مقدس ہے خیمہ ہے ہمارا خداوند خیموں کی عید کے موقع پر مجسم ہو کر اس بدن کے خیمہ میں آیا تب خدا کا زندہ خیمہ چلتا پھرتا مقدس ہمارے درمیان میں رہا اور مقدسوں نے اُس بدن کے خیمہ میں خدا باپ کا جلال دیکھا اس لیئے عید خیام کو مسیح کے مجسم ہو کر دنیا میں آنے کی عید کے طور پر خوشی سے منانا چاہیئے یوحنا 1: 14 میں لکھا ہے " اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ یونانی متن کے مطابق انگلش ترجمہ یوں ہے۔ And the word became flesh and tabernacled among us ترجمہ: اور کلمہ مجسم ہوا اور ہمارے درمیان خیمہ بنا۔ اس حوالہ سے اشارہ ملتا ہے کہ خداوند عید خیام کے موقع پر پیدا ہوا۔ ایک اور ثبوت ہے کہ یسوع عید خیام پر پیدا ہوا تھا۔ موسیٰ نے خیمہ اجتماع خداوند کے صندوق کے لیئے بنایا تھا۔ بعد میں داؤد کے دل میں یہ خیال آیا کہ خداوند کے صندوق کے لیئے ہیکل بنائی جائے۔ عہد کا صندوق خدا کی حضوری کی علامت تھا۔ عہد کا صندوق مسیح کو پیش کرتا ہے۔ جب سلیمان نے ہیکل کی تعمیر کر لی اور تمام سامان بنا کر ہیکل میں رکھوا دیا۔ تو جب ہیکل کا افتتاح یعنی Opening ہوئی تو اسرائیل کے سب سردار تمام لاوی اور کاہن آئے بہت بڑی عبادت کی گئی ہزاروں اور لاکھوں جانوروں کی قربانیاں گزرانی گئی ۔تب کاہن عہد کے صندوق کو اُٹھا کر پاکترین مقام میں لے آئے۔ اور خدا کا گھر اَبر سے بھر گیا اور بڑی شان و شوکت سے ہیکل کی Opening ہوئی اس دن خدا کا صندوق بڑی خوشی اور شادمانی کے ساتھ ہیکل میں لایا گیا۔ کیا آپ جانتے ہیں ہیکل کی Opening کس دن ہوئی؟ اور جب عہد کا صندوق ہیکل میں لایا گیا تو اُس دن کونسا خاص دن تھا؟ جی ہاں پڑھ کر دیکھیں۔ ا۔سلاطین 8: 1-11 اور ۲۔تواریخ 5: 1-14۔ساتویں مہینے کی عید میں وہ خداوند کا صندوق ہیکل میں لائے ساتویں مہینے کی عید یہ خداوند کی ساتویں عید ہے۔ جو نہایت خوشی اور شادمانی کی عید ہے اس کا نام عیدِ خیام ہے عہد کا صندوق خداوند یسوع مسیح کو

پیش کرتا ہے اور یوحنا 1:14 سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مسیح مجسم ہو کر ہمارے درمیان خیمہ بنا۔ یعنی مسیح کی پیدائش کا تعلق عیدِ خیام سے ہے اسی طرح عہد کا صندوق عیدِ خیام پر ہیکل میں لایا گیا۔ اس طرح خداوند یسوع اپنے بدن کے خیمہ میں یا اپنے بدن کی ہیکل میں مجسم ہو کر عیدِ خیام کے موقع پر اسرائیل میں آیا۔

نمبر 3۔ زکریاہ۔ 14:16-19، کے مطابق عیدِ خیام خداوند یسوع مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کا سب سے بڑا جشن ہے اور ہزار سالہ بادشاہی میں جو شخص اس عید کو ناچیز جانے گا اور عیدِ خیام نہیں منائے گا۔ وہ سزا پائے گا۔ اس کا مطلب خداوند یسوع کی خوشی اس میں ہے کہ اُس کو عزت اور جلال دینے کے لئے عیدِ خیام منائی جائے جو عید ہمارے خداوند کو پسند ہے ہم کیوں نہ اسکو بڑے روحانی جوش اور خوشی کے ساتھ منائیں؟ عیدیں منانے کا حکم صرف ہزار سالہ بادشاہی میں ہی نہیں ہوگا یہ حکم تو پہلے سے ہی ہو چکا ہے اور قائم ہے اس لئے ہمیں جھوٹی عیدیں ترک کر کے خداوند کی اصل اور سچی عیدیں منانی چاہئیں۔ عیدِ خیام دنیا کی تمام قوموں کے لئے ہے بائبل مقدس سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح 25 دسمبر کو نہیں بلکہ عیدِ خیام کے موسم میں پیدا ہوا۔ کیونکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس نے عیدِ خیام ختم ہوتے ہی پانی کا بپتسمہ لیا۔ عیدِ خیام کا پہلا اور آٹھواں دن خاص آرام کا سبت ہے۔ یہ عید اس لئے بہت خاص ہے کیونکہ یہ ہزار سالہ بادشاہی کی خاص عید ہے اور جو اس کو ناچیز جانینگے اور نظر انداز کرینگے اُن پر خدا کا عذاب نازل ہوگا۔ زکریاہ 14:16-19، عیدِ خیام 7 دن تک منائی جاتی ہے اور آٹھویں دن مقدس جمع ہوتا تھا جس میں خاص عبادت کی جاتی ہے۔ گنتی 29:12-34، تک پڑھیں تو اس عید کی خاص بات یہ ہے کہ اس عید کے 7 دنوں میں جو بیل قربان کئے جاتے تھے اُنکی کُل تعداد 70 بنتی ہے 70، بیل 7 دنوں کی عید میں قربان ہوتے تھے۔ پہلے دن 13 بیل دوسرے دن 12 بیل، تیسرے دن 11 چوتھے دن 10 بیل، پانچویں دن 9 بیل، چھٹے دن 8 بیل، اور ساتوں دن 7 بیل جمع کریں۔ 13+12+11+10+9+8+7=70، سات عیدوں میں سے یہ واحد عید ہے جو سب سے زیادہ خوشی کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ اور اس عید کی قربانیاں سب عیدوں سے الگ ہیں آخر 7 دنوں میں 70 بیل کیوں قربان کئے جاتے ہیں؟ کیونکہ اس عید کا تعلق زمین کی سب قوموں سے ہے اور زمین کی سب قومیں نوح کے تین بیٹوں سے پیدا ہوئیں اور پیدائش 10 ویں باب میں 70 قبیلوں کے نام لکھیں جن سے ساری دنیا پیدا ہوئی۔ اور خدا نے بنی اسرائیل کو عیدِ خیام کے 7 دنوں میں 70 بیل قربان کرنے کا حکم اس لئے دیا۔ کیونکہ یہ عیدِ خیام ساری دنیا کے لئے ہے اگر دنیا ابھی اِسے نہیں جانتی تو تب تک بنی اسرائیل دنیا کے 70 قبیلوں کی طرف سے 70 بیلوں کی قربانی خدا کے حضور گزران کے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ دنیا تو نہیں جانتی مگر خدا کے بیٹے تو جانتے ہیں۔ یسوع نے کہا میں دنیا کا نہیں اور ہمارے بارے میں کہا وہ بھی دنیا کے نہیں۔ یوحنا 17:15-16، کیا آپ اب بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ عیدیں یہودیوں کی نہیں بلکہ خداوند کی ہیں۔ احبار 23:1-2 اور سبت صرف یہودیوں کے لئے نہیں بلکہ آدمی کے لئے بنا ہے۔ مرقس 2:22 خداوند نے یہ نہیں کہا کہ سبت یہودیوں کے لئے ہے بلکہ یہ کہا کہ سبت آدمی (انسان) کے لئے بنا ہے اگر آپ یہودی نہیں ہیں تو کیا آپ انسان بھی نہیں ہیں؟ میں کلام مقدس کی تحقیق کی روشنی میں یہ بات

ایمان کے ساتھ کہتا ہوں کہ خداوند یسوع مسیح عیدِ خیام کے موقع پر پیدا ہوا اور بائبل مقدس کے کلینڈر کے مطابق تشری کے مہینے کی 15 تاریخ کو جو عیدِ خیام کا پہلہ دن ہے اور رومی کلینڈر میں یہ ستمبر کے آخری دنوں میں اور کبھی اکتوبر کے پہلے ہفتے میں یہ عید آئی ہے۔ یوحنا نبی اور خداوند کی پیدائش میں 6 ماہ کا فرق ہے۔ اور عیدِ فسح اور عید خیام میں 6 ماہ کا فاصلہ ہے۔ کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ یوحنا نبی عیدِ فسح پر پیدا ہوا تھا اور خداوند یسوع اُس کے 6 ماہ بعد عیدِ خیام پر پیدا ہوا تھا یہ ہی وجہ ہے کہ جبرائیل فرشتہ زکریاہ سے ملنے کے 6 ماہ بعد مریم مقدسہ کے پاس جاتا ہے خدا نے یوحنا اور مسیح کی پیدائش میں 6 مہینے کا فرق اسی لئے رکھا تھا۔ خداوند نے اپنی پہلی آمد پر پہلی عید کو پورا کیا۔ عیدِ فسح کے دوراں 3 تہوار آتے ہیں (1)۔ عیدِ فسح (2) عید فطیر (3) پہلے پھلوں کی عید۔ اُس کے بعد عیدِ پینتکوست کی باری آتی ہے جو پہلے پھلوں کی عید کے بعد 7 سبت گننے سے آتی ہے۔ یہ چوتھا تہوار ہے جو روح اُلقدس کے نازل ہونے سے پورا ہوا۔ اب پھر باقی کی 3 عیدیں یکے بعد دیگرے پوری ہونگی۔ خداوند کی دوسری آمد پر (5) نرسنگوں کی عید (6) یوم کپور (7) عید خیام۔ ان سات عیدوں کو ماننے کے لئے 3 بار یروشلیم آنے کا حکم ہے۔ خدا نے اِن 7 عیدوں کو 3 حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔

آنے والی چیزوں کا سایہ

پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے۔ کیونکہ یہ آنے والی چیزوں کا سایہ ہیں۔ مگر اصل چیزیں مسیح کی ہیں۔ کلسیوں 2:16-17،

There fore do not let anyone judge you by what you eat or drink, or with regard (respect) to a religious festival , a new moon celebration or a sabbath day . There are a shadow of the things that were to come : The reality how ever is found in christ. (NIV).

یہ عیدیں اور سبت کس کا سایہ ہے یہ مسیح کا سایہ ہے اِن میں مسیح کی تصویر یا عکس نظر آتا ہے۔ انگلش ترجمہ میں Respect کا لفظ بھی آیا ہے جو اصل یونانی متن کے مطابق ہے Respect of Feast، یعنی کوئی تم پر کھانے پینے اور عیدوں کی تعظیم اور سبت کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے کیونکہ۔

Which are a shadow of things to come but the body is of christ (NKJV)

یہ مسیح کے بدن کا سایہ ہیں۔ اگر ہم ان کی تعظیم اور عزت اور احترام نہیں کریں گے تو کوئی ہم پر الزام لگا دے گا۔ اس لیئے الزام لگانے کا موقع ہی نہ دیں۔ ہم سبت اور عیدوں کا احترام کریں۔ بعض لوگ یہ تشریح کرتے ہیں کہ یہ سایہ ہے یہ نقل ہے اور اصل چیزیں مسیح کی ہیں اور ہمکو مسیح مل گیا ہے اب ان چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں لہٰذا اِن کو چھوڑ دو۔ اچھا عیدوں اور سبتوں کو تو آپ نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا۔ مگر آیت کا پہلا حصّہ کھانے پینے کے بارے میں ہے کوئی تم پر الزام نہ لگائے۔ یہ بھی اِن چیزوں کے ساتھ

شامل ہے۔تو کیا اب ہم پاک چیزوں اور ناپاک چیزوں میں امتیاز کرنا چھوڑ دیں؟ اگر ہم کلام کی خلاف ۔
ورزی کر کے شراب اور سُور کا گوشت کھائیں تو کیا دوسرا شخص ہم پر الزام نہ لگائے گا۔اس طرح اگر ہم سبت کی بے حرمتی کریں۔
اور عیدوں کا احترام نہ کریں تو ہم خداوند کے سایہ کی بے حرمتی کرنے والے کہلائینگے اِس طرح ہم پر الزام لگ سکتا ہے۔
بعض لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اب اِس سایہ کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ ہمارے پاس اصل چیزوں آ گئی ہیں۔مہربانی فرما کر زرا بائبل غور سے پڑھیں۔پولس یہ نہیں کہہ رہا کہ اصل چیزیں آچکی ہیں۔وہ کہہ رہا ہے۔اصل چیزیں آنے والی ہیں۔اور آپ نے اصل چیز کے آنے سے پہلے ہی اُس کی تصویر، عکس یا سایہ کو ایک بے کار اور فضول چیز سمجھ کر ردّ کر دیا ہے۔اب آپ اِس آیت کے مطابق اِس الزام کے نیچے آ گئے ہیں۔کہ آپ نے خداوند کی عیدوں اور سبتوں کا احترام Respect نہیں کی۔
سایہ کونسی آنے والی چیزوں کا ہے؟ مثلاً سبت ہی کو مطالعہ کر لیں۔سبت کا مطلب آرام۔اس کا مطلب عہد اور وعدہ بھی ہوتا ہے اور گنتی کے اعتبار سے ساتواں نمبر ہے یعنی ساتواں دن سبت ہے جو آرام کا اور عبادت کا دن ہے۔اِس لیئے ہمیں حکم ہے کہ ہم ساتویں دن عبادت کریں اور آرام کریں کسی قسم کا بوجھ نہ اُٹھائیں۔اور غلاموں والا کام نہ کریں۔سبت آنے والی ہزار سالہ بادشاہی کا سایہ ہے۔ہزار سالہ بادشاہی خدا کا ساتواں دن ہے یعنی خدا کا سبت خدا کا ایک دن ہمارے ایک ہزار سالوں کے برابر ہے اس لیئے سبت کا آرام ایک ہزار سال کی بادشاہی ہے۔یہ ہزار سالہ دور۔سبت کا آرام ہے (عبرانیوں 9:4) اِس دور میں مُقدس لوگ صرف آرام کریں گے۔اور خداوند کی عبات کریں گے کیونکہ وہ کاہن ہونگے اور کہنگار غیر قوموں پر بادشاہی کریں اور وہ غیر قومیں مقدسوں کی خدمت کرینگی۔مکاشفہ 20:4-6، اِسی طرح عیدِ خیام آنے والی چیزوں کا سایہ ہے جب خداوند یسوع مسیح کا تخت یروشلیم میں ہوگا۔تو ہزار سالہ بادشاہی میں پورے ایک ہزار سالوں تک ہر سال سب لوگ عیدِ خیام منانے کے لئے یروشلیم میں آئینگے اور جو لوگ عیدِ خیام نہیں منائینگے۔اُن پر خدا کا عذاب نازل ہوگا۔زکریاہ 14:16-19، اِس کا مطلب عیدِ خیام منانا لازمی ہے۔اب بتائیں کیا یہ اصل چیز ہزار سالہ بادشاہی آچکی ہے؟اور مسیح کا تخت زمین پر مقدس شہر یروشلیم میں لگ چُکا ہے۔تو پھر خدا نے یہ عکس یا سایہ ہمیں کس مقصد کے لئے دیا ہے۔احبار 23:1-8،عید پر مقدس مجمع کرنے کا حکم ہے۔مجمع کے لئے عبرانی لفظ Miqra آیا ہے۔جس کا ترجمہ مجمع کیا گیا ہے مگر اس کا مطلب ریہرسل بھی ہے
Dress Reheasal for Real Profromance،اس کا مطلب مشق کرنا، دہرائی کرنا تیاری کرنا۔سبت کا دن حکم ہے کہ آرام کریں۔عبادت کریں اور کوئی خادمانہ کام نہ کریں۔یعنی سبت کے ذریعے ہم ہزار سالہ بادشاہی میں رہنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔تربیت حاصل کرتے ہیں تاکہ آنے والی بادشاہی میں ہم خدا کے سکھائے ہوئے طریقہ کے مطابق زندگی بسر کریں اِس کو کہتے ہیں Miqra، مشق کرنا تیاری کرنا، اگر آپ سبت کے دن کی ریہرسل نہیں کرتے تو پھر آپ ہزار سالہ بادشاہی کی تعظیم بھی نہیں کرتے کیونکہ سبت ہزار سالہ بادشاہی کا سایہ ہے۔پس خداوند کی اُمت کے لئے سبت کا آرام باقی ہے۔
عبرانیوں 9:4۔

لفظ عیدیں

اس کے لئے عبرانی لفظ Moedim موعدِ ھیم،احبار23:2-4۔یہی لفظ پیدائش1:14،میں آیا ہے جہاں نشانوں ، زمانوں ، دنوں اور برسوں میں امتیاز کرنے کے لئے خدا نے چانداور سورج کو آسمان میں رکھا تا کہ دن اور رات کو لگ کرے ۔اس آیت میں موعدھیم کا ترجمہ زمانوں کیا گیا ہے۔اور انگلش میں یہاںSeason موسم ترجمہ ہوا ہے۔اور احبار23:2-4، میں عیدوں کے لئے یہی عبرانی لفظ ہی استعمال ہوا ہے۔جس کے معنٰی ہیں مقرروقت، An Appointed Time Fixed Time ،یہی لفظ عیدوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔پرانے عہدنامہ کا یونانی ترجمہ سپٹواجینٹ میں احبار23:2-4، میں عیدوں کے لئے یونانی لفظ Kaheeros ،آیا ہے۔اور یہی لفظ اعمال1:7، میں لکھا ہے اُن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں یہاں پر لفظ معیادوں کے لئے انگلش Season موسم یونانی Kaheeros، آیا ہے جس کا عبرانی موعدِھیم بنتا ہے۔یعنی معیادیں عیدوں کے اندر مقرراور پوشیدہ ہیں یعنی مسیح کی آمد کی تاریخیں عیدوں میں پوشیدہ ہیں۔

ا۔تھسلنیکیوں5:1-2،مگراے بھائیوں۔اِسکی کچھ حاجت نہیں کہ وقتوں اور موقعوں کی بابت تم کو کچھ لکھا جائے اِس واسطے کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے۔

پولس کہتا ہے کہ تم خداوند کے دن کی بابت اُن وقتوں اور موقعوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہو۔وقتوں کے لئے انگلش لفظ Time ،اور موقعوں کے لئے Season ،آیا ہے جو کہ یونانی لفظ Kaheeros ،کا ترجمہ ہے جس کا عبرانی موعدِھیم بنتا ہے جس کا مطلب عیدیں ہے۔یعنی خود خداوند یسوع مسیح نے اور پھر پولس رسول نے خداوند کی دوبارہ آمد کا وقت عیدوں میں پوشیدہ بتایا ہے،خداوند یسوع کی پہلی آمد عیدِفسح کو پورا کرنے کے لئے ہوئی تھی۔کیونکہ یہودیوں کے پاس عیدوں کی صورت میں خدا کے برہ کا عکس یا سایہ موجود تھا۔جب یوحنا نے گواہی دی کہ یہ ہے خدا کا برہ جو جہاں کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے تو یہودیوں کے پاس خدا کے برہ کا سایہ پہلے سے موجود تھا اصل میں بائبل مقدس میں خداوند یسوع مسیح کی دو تصویریں پائی جاتی ہیں ایک خدا کا برہ اور دوسرا مسیح جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔کیونکہ مسیح کی دو آمدیں ہونی تھی۔پہلی بطور برہ اور دوسری بطور بادشاہ اور بنی اسرائیل مسیح کو بادشاہ کے روپ میں دیکھنے کے زیادہ مشتاق تھے۔مگر وہ برہ کے روپ میں آیا اور وہ اسکو پہچان نہ سکے حالانکہ اُنکے پاس برہ کی تصویر یا سایہ موجود تھا۔جس کی بنیاد پر وہ یوحنا نبی کی گواہی کو پرکھ سکتے تھے۔کہ کیا یسوع خدا کا برہ ہے یا نہیں یاد رہے کہ خداوند یسوع کی پہلی آمد بطور خدا کا برہ ہوئی تھی تا کہ وہ کفارہ دے کر ساری دُنیا کو نجات دے لیکن دوسری آمد پر خداوند بادشاہ بن کر آئے گا اور پوری دنیا پر حکومت کرئے گا اور زمین کی تمام قومیں اُسکی خدمت گزار ہونگی دوسری آمد پر خداوند پھر قربان ہونے نہیں آرہا بلکہ اپنے لوگوں کو اُن کی مصیبتوں سے ہمیشہ کے لئے نجات دینے کے لیئے آرہا ہے۔اسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اُٹھانے کے لئے قربان ہوکر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے اُنکو دکھائی دیگا جو اُسکی راہ دیکھتے ہیں۔عبرانیوں9:2-8۔

خداوند کی چیزوں کا سایہ یا ،تصویر یا نقل کو فضول یا نا چیز یا بے کار چیز نہیں سمجھنا چاہیے۔موسیٰ نے بھی آسمانی چیزوں کی نقل تیار کی تھی۔عبرانیوں 8:5،خروج 25:9،جو خدا کے نزدیک بُہت پاک مقدس اور جلالی چیزیں تھیں۔کیونکہ وہ آسمانی ہیکل اور عہد کے صندوق کی تصویر تھی۔جو خدا نے خود بنوائی تھی۔اِسی طرح عیدیں بھی مسیح کا سایہ یا تصویر ہیں۔جو خدا نے خود بنی اسرائیل کو دیں تا کہ وہ خدا کے برہ کو پہچان سکیں۔یسوع مسیح فسح کا برہ ہے اور یہودی ہر سال فسح کے برہ کو قربان کر کے خوب ریہرسل کر چکے تھے اس لئے فسح کے برہ کی تمام باتیں خدا کے برہ کے اندر نظر آنی چاہئیں یسوع حقیقت میں خدا کا اصلی برہ ہے۔خدا نے ہر سال عیدِ فسح پر مقدس مجمع کرنے کا حکم دیا تھا یعنی عبرانی میں Miqra یا Reheasal وہ ہر سال بار بار فسح کے برّہ کو ذبح کر کے خوب ریہرسل کر کر کے سیکھ چکے تھے۔اب وہ خدا کے برہ کو فسح کے برہ کے طور پر پہچان سکتے تھے۔

نمبر 1،خروج 12:2 تمام بنی اسرائیل کو حکم تھا کہ فسح کا برہ پہلے مہینے یعنی نیسان کی 10 تاریخ کو چُن لیں۔یعنی فسح سے 4 دن پہلے بنی اسرائیل کے پاس برہ چننے کے لئے صرف ایک ہی دن تھا کسی اور دن برہ نہیں چُنا جا سکتا تھا فسح کا برہ 10 نیسان کو چُنا جاتا تھا۔(خروج 12:1-2)

لازم ہے کہ فسح کا برہ 4 دن پہلے 10 نیسان کو قربانی کے لئے مقرّر کیا جائے۔خدا نے ایسا حکم کیوں دیا؟فسح کا برہ دراصل خدا کے برہ کی تصویر تھی۔جب انسانی تاریخ 4000 سال پورے ہو گئے۔تو یسوع فسح پر قربان ہونے کے لئے دنیا میں آیا 4000 سال خدا کے نزدیک 4 دن کے برابر ہیں۔یعنی خدا نے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو عیدفسح پر قربان ہونے کے لئے 4 دن پہلے بنای عالم کے وقت سے ہی مخصوص کر دیا۔مکاشفہ 13:8،یعنی خدا باپ نے اپنے بیٹے یسوع کو عیدفسح پر قربان ہونے کے لئے 4 دن پہلے ہی چُن لیا تھا۔اِسی لئے خدا نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے گھرانے کا ہر سربراہ یعنی باپ اپنے خاندان کے لئے 4 دن پہلے فسح کا برہ چُنے جیسے خدا باپ نے ہماری نجات کے لیئے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو فسح سے 4 دن پہلے قربان ہونے کے لیئے چُن لیا۔

بنی اسرائیل اپنے چنے ہوئے برے کو لے کر 10 تاریخ کو ہیکل میں جاتے تھے۔اور وہاں بہت سے کاہن بروں کو چیک کرتے تھے کہ اِس میں کوئی عیب تو نہیں تا کہ اُس کی قربانی ہو سکے اس کے لئے 10 تاریخ کو ہیکل میں لوگوں کا بڑا ہجوم ہوتا تھا۔اور لوگ اپنے اپنے برے لے کر ہیکل میں آتے تھے۔اگر یسوع مسیح خدا کا برہ ہے تو اسکو فسح سے 4 دن پہلے 10 نیسان کو ہیکل میں پہنچنا چاہیئے۔ یوحنا 12:1 ، میں لکھا ہے یسوع فسح سے 6 دن پہلے بیتِ عنیاہ میں آیا جہاں لعزر تھا وہاں یسوع نے شام کا کھانا کھایا۔یوحنا 12:12 ، پھر دوسرے دن وہ گدھے کے بچے پر سوار ہو کر یروشلیم کو روانہ ہوا۔اور لوگوں نے کھجوروں کی ڈالوں سے اس کا استقبال کیا۔فسح سے 6 دن پہلے کونسی تاریخ بنتی ہے کیونکہ فسح 14 تاریخ کو ہے 14 -6 =8 ،تاریخ کو یسوع بیت عنیاہ میں آیا یسوع دن کے وقت بیت عنیاہ میں آیا اور شام کے کھانے کے وقت تاریخ بدل جاتی ہے یعنی 9 نیسان تھی۔کیونکہ رات کو کھانا کھانے کے وقت جب مریم نے خداوند پر عطر ڈالا تو یسوع نے کہا اا س نے تو میرے دفن کی تیاری کے لیئے یہ عطر میرے بدن پر ڈالا متی 12:21،اس رات 9 تاریخ تھی اور دن کو بھی یہی تاریخ یعنی 9 تاریخ کو یسوع گدھے کے بچے پر بیٹھا۔یہودی

کلینڈر کے مطابق شام کو تاریخ بدل جاتی ہے یہودی دن کلام کے مطابق ایک شام 6 بجے سے شروع ہو کر دوسری شام 6 بجے ختم ہوتا ہے۔ 6 دن پہلے یسوع دن کے وقت شام سے پہلے 8 تاریخ کو بیتِ عنیاہ میں آیا اور شام کو جب کھانا کھا رہا تھا تو دن بدل گیا اور تاریخ بھی یعنی نیسان کی 9 تاریخ فسح سے 5 دن پہلے کی تاریخ پھر 12:12، کے مطابق دوسرے دن یسوع گدھے پر سوار ہوا۔ اور یروشلیم کو چلا دن کا وقت شام سے پہلے کا وقت غالباً 4 یا 5 بجے کا وقت تھا جب یسوع یروشلیم پہنچا تو شام ہوگی اور وہ ہیکل میں گیا۔ تب دن بدل گیا تاریخ بھی شام سے 10 نیسان شروع ہوگئی یعنی یسوع فسح سے 4 دن پہلے ہیکل میں پہنچ گیا۔ جس طرح تمام بنی اسرائیل اپنے برّے لے کر ہیکل میں 10 تاریخ کو پہنچ جاتے تھے۔ کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا برہ یسوع مسیح فسح سے 4 دن پہلے ہیکل میں پہنچ گیا۔ یعنی 10 نیسان کی تاریخ کو خروج 12:1-2، یسوع 9 نیسان کو گدھے پر بیٹھ کر روانہ ہوا اور شام کو جب پہنچا تو 10 تاریخ ہوگئی تھی۔ فسح کا برہ 14 نیسان کو ذبح ہوتا تھا۔ اور اس کی ایک ہڈی بھی نہیں توڑی جاتی تھی یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ 14 تاریخ کو فسح کا کھانا کھایا اور اسی رات گرفتار ہوا 4 عدالتوں میں پیش ہوا۔ پیلاطوس نے اُس کو بے گناہ قرار دیا۔ یسوع بے عیب برہ ٹھہرا۔ 70 بزرگوں کی عدالت بھی اُس پر گناہ ثابت نہ کر سکی رات کو ہی عدالت لگی۔ کوڑے مارے گئے خدا کے برہ کا خون بہایا گیا اور 14 نیسان کی صبح 9 بجے یسوع کو مصلوب کر دیا گیا جب ہیکل میں عید فسح کا برہ مذبح کے ساتھ باندھا جاتا تھا یسوع ٹھیک اسی وقت صلیب پر بھاندہ گیا۔ فسح کا دوسرا برہ فسح کا دن ختم ہونے سے پہلے شام سے پہلے تیسرے پہر کے قریب ذبح کیا جاتا ہے۔ تب کاہن کہتا ہے تمام ہوا۔ یعنی فسح کی عید ختم ہوئی فسح کی عید کا کام مکمل ہوگیا۔ That is Over، یسوع نے بھی تیسرے پہر کے وقت یہی لفظ تمام ہوا کہہ کر جان دے دی جو کچھ فسح کی عید پر ہیکل میں فسح کے برے کے ساتھ ہوتا ہے وہی کچھ خدا کے برے پر حرف با حرف پورا ہوا۔ یہ ہے وہ عبرانی لفظ Miqra یعنی Reheasal کرنا۔ فسح کے برہ کے ساتھ جو کچھ بھی کیا جاتا تھا۔ وہ سب کچھ خداوند یسوع کے ساتھ ہوا فسح کا برہ خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی تصویر یا سایہ تھا۔ اور یسوع حقیقی برہ تھا۔

15 نیسان عید فطیر

جس وقت یسوع صلیب پر تھا۔ اُس وقت لوگ عید فطیر کی تیاروں میں لگے ہوتے تھے کیونکہ شام کو عید فطیر یعنی بے خمیر روٹی کی عید شروع ہو جائے گی۔ مصر میں 14 نیسان کو فسح کی رات مصریوں پر موت آئی تھی مگر بنی اسرائیل برہ کا خون اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر لگنے کی وجہ سے بچ گئے تھے۔ دوسرے دن 15 نیسان کی رات کو فرعون نے بنی اسرائیل کو زبردستی اپنے ملک سے جلدی جلدی نکال دیا تھا۔ اور بنی اسرائیل اپنے آٹے کو خمیر بھی نہ لگانے پائے تھے۔ بے خمیر گندھا ہوا آٹا اُٹھا کر وہ راتوں رات 15 نیسان کو مصر سے نکل گئے۔ گنتی 3:33 یعنی وہ ابلیس سے گناہ سے دنیا سے الگ ہو کر خدا کی اُمت بن گئے اس لئے بنی اسرائیل 14 نیسان کو فسح رات کو کرتے تھے استثنا 16:1-8، خروج 12:1-12، اور دن میں وہ اپنے گھروں سے خمیر نکالتے تھے جن چیزوں میں بھی خمیر ہوتا ہے بنی اسرائیل اُن تمام کھانے پینے کی چیزوں کو اپنے گھروں سے نکال کر آگ میں جلا دیتے

تھے۔14، تاریخ کو جس وقت بنی اسرائیل اپنے گھروں سے خمیر ختم کر رہے تھے اُس وقت یسوع صلیب پر تمام جہان کے گناہ (خمیر) کو صلیب پر ختم کر رہا تھا۔ بائبل فرماتی ہے یسوع نے تمام گناہ اور بیماریاں اور لعنتیں اپنے بدن پر اُٹھا لیں جب یسوع صلیب پر 6 گھنٹے زندہ رہا وہ گناہ سے لڑتا رہا۔ اپنے خون اور اپنی صلیبی موت کے ذریعے سے کفارہ دے کر یسوع نے گناہ کے خمیر کو مٹا دیا اور جب شام کو 15 تاریخ شروع ہوئی جو عید فطیر کا دن ہے بے خمیری روٹی کی عید ہے تو یسوع کا بدن صلیب سے اُتار کر قبر میں رکھ دیا گیا۔ اُس وقت یسوع کا بدن گناہ کا تمام خمیر مٹا چکا تھا۔ اور عید فطیر پر خدا کے برہ کا بدن ہماری بے خمیر روٹی بن چکا تھا جس کی یاد آج تک ہم عشائی ربانی کے ذریعے بار بار دہراتے رہتے ہیں تا کہ ہم خدا کے برہ کو یاد رکھیں اور کبھی بھول نہ جائیں۔

یسوع اتوار کو کیوں زندہ ہوا؟

عید فسح ایک دن کی ہوتی تھی اِسکے دوسرے دن سے عید فطیر 7 دن تک منائی جاتی تھی عید فطیر کے 7 دنوں کے دوران ہفتہ کا جو پہلہ دن یعنی اتوار کا دن آتا ہے جو سبت کے بعد کا دن ہے اُس دن پہلے پھلوں کا پُولا خداوند کے حضور لا کر ہلایا جاتا تھا۔ یہ پہلے پھل کی عید کا دن ہے۔ اور یسوع اس لیئے اس اتوار کو زندہ ہوا تا کہ خدا کے سامنے مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں سے پہلا پھل ٹھہرے ا۔کرنتھیوں 15:20، پہلے پھل کے اس پولے کے بارے میں احبار 23:11، میں یوں لکھا ہے کاہن اُسے سبت کے دوسرے دن صبح کو ہلائے۔ خداوند یسوع جب زندہ ہوا تو اُسکے ساتھ مقدسوں کے بدن کیوں زندہ ہوئے؟ جب فسح سے 4 دن پہلے 10 نیسان کو یسوع یروشلیم میں داخل ہوا تو خداوند نے اپنی موت کے بارے میں یوں کہا۔۔۔۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے لیکن جب مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔

یسوع گیہوں کے دانے کی طرح اکیلا مر کر زمین میں دفن ہو گیا مگر جب زندہ ہوا تو بہت سارے دانے ایک پولے کی صورت میں ساتھ لیکر اُٹھا۔ جب مرا تو وہ تنہا اور اکیلا تھا۔ مگر جب جی اُٹھا تو مقدسوں کا ایک پولا اُس کے ساتھ تھا۔ (متی 27:51-52-53، اِسی پولے کو خداوند اپنے ساتھ لیکر عالم بالا پر چڑھ گیا۔ لکھا ہے کہ قیدیوں کو اپنے ساتھ لے گیا اور آدمیوں کو انعام دیئے افسیوں 4:8، یہ مقدسین اِس لیئے خداوند کے ساتھ زندہ ہوئے تا کہ پہلے پھل کا پُولا بن کر خدا کے سامنے پیش ہوں۔ یہ مقدسین اس لیئے زندہ ہوئے تا کہ یسعیاہ 27:19 کی بنوت پوری ہو تیرے مُردے جی اُٹھینگے وہ میری لاش کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہونگے تم جو خاک میں جا بسے ہو جا گو اور گاؤ کیونکہ تیری روشنی اُس روشنی کی مانند ہے جو نباتات پر پڑتی ہے اور زمین مردوں کو اُگل دے گی۔ تو ثابت ہو گیا کہ عیدیں مسیح کا سایہ یا تصویر ہیں۔ اور خداوند یسوع مسیح نے فسح کی عید پر مر کر اور عید فطیر پر دفن ہو کر اور پہلے پھل کے پولے کی عید کے دن زندہ ہو کر تمام بنی اسرائیل پر ثابت کر دیا کہ خدا کے جس برّہ کی تصویر بنی اسرائیل کو خدا نے دی تھی وہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ اس لیئے خبردار ہو جائیں اور کسی کو موقع نہ دیں کہ وہ کھانے پینے یا عید کی تعظیم اور نئے چاند یا سبت کے بارے میں آپ پر الزام لگائے کیونکہ یہ آنے والی چیزوں کا سایہ ہے یہ مسیح کے بدن کا سایہ ہے جس کو حقیر اور ناچیز جاننے والے مجرم ٹھہرینگے۔

برّہ کی بیوی کون ہے؟

کتاب مفتاح المکاشفہ میں مصنف جان ایف مارکس نے تعلیم دی ہے کہ برّہ کی دُلہن کلیسیاء ہے اور خداباپ (یہواہ) کی بیوی بنی اسرائیل قوم ہے یعنی کلیسیاء غیر قوموں میں سے چنے گے لوگوں کی جماعت ہے یہی برّہ کی بیوی ہے مگر بنی اسرائیل کلیسیاء نہیں وہ خداباپ (یہواہ) کی بیوی ہے اِس تعلیم کو تقریباً سب مسیحی خادم مانتے ہیں۔اور یہ تعلیم دیتے ہیں کہ کلیسیاء کے ساتھ خدا نے الگ وعدے کئیے ہیں اور بنی اسرائیل کے ساتھ خدا نے الگ وعدے کئیے ہیں۔کلیسیاء روحانی ہے اور اُس کے پاس آسمان کی بادشاہی ہے اور بنی اسرائیل جسمانی ہیں اور اُنکے پاس زمین کی بادشاہی ہے آئیں اب اِس تعلیم کو بائبل مقدس کی سچائی پر رکھ کر تحقیق کرتے ہیں کہ برہ کی بیوی کون ہے؟

مکاشفہ 21:9-12 آیات تک ایک فرشتہ یوحنا رُسول کو برّہ کی بیوی دکھاتا ہے۔پھر اُن سات فرشتوں میں سے جنکے کے پاس سات پیالے تھے اور وہ پچھلی سات آفتوں سے بھرئے ہوئے تھے ایک نے آکر مجھ سے کہا اِدھر آ۔میں تجھے دُلہن یعنی برّہ کی بیوی دکھاؤں اور وہ مجھے روح میں ایک اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہر مقدس یروشلیم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دکھایا ۔۔۔۔اُسکے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے تھے اور اُن پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔یہ ہے برّہ کی دُلہن یوحنا رسول کو خدا نے برّہ کی دُلہن دکھائی اِس دُلہن کے بارے میں اُس نے کیا دیکھا ہے؟ یہ مقدس شہر یروشلیم ہے جو آسمان سے اُترا ہے یہ عالم بالا کی یروشلیم ہے جو ہماری ماں ہے۔گلتیوں 4:26اِس شہر کے 12 دروازے ہیں اور اُن پر 12 فرشتے کھڑے ہیں اور اُن دروازوں پر کس کا نام لکھا ہے؟ برّہ کی بیوی کا نام لکھا ہے برہ کی بیوی کا نام کیا ہے؟ برہ کی بیوی کا نام اسرائیل کے 12 قبیلے ہیں۔یعنی بائبل مقدس صاف صاف بیان کر رہی ہے کہ اسرائیل کے 12 قبیلے ہی کلیسیاء ہیں۔اور یہی برّہ کی بیوی ہے۔اگر میں ایک گھر بناؤں تو میں اُس پر کس کا نام لکھوں گا؟ میں اپنے بچوں کا نام لکھوں گا یا اپنی بیوی کا یا پھر میں اپنا نام پاسٹر ظفر یوسف لکھونگا یوحنا 14:1-2 میں خداوند اپنے رسولوں سے فرمایا ہے کہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیئے جگہ تیار کروں۔یہ آسمانی یروشلیم خداوند نے اپنی دُلہن کے لیئے بنایا ہے اُس نے یہ شہر اپنی دُلہن کو دینا ہے اور اپنی بیوی کو اس شہر میں رکھنا ہے اس لیئے خداوند نے اپنی دُلہن کا نام اِس شہر کے دروازوں پر لکھا ہے۔کچھ لوگوں کو یہ بات جان کر بڑا دھچکا لگا ہوگا اور سوچنے لگے ہونگے کہ کیا مسیحی عالموں کی کتابیں اور تعلیم غلط ہے جی ہاں! کیونکہ میں نے کسی عالم کی کتاب سے تعلیم نہیں پائی میں نے خداوند سے تعلیم پائی ہے اور میں آپکو خدا کے کلام میں سے لکھا ہوا دکھاؤں گا کہ مسیح کا بدن اور دُلہن اور کلیسیاء بنی اسرائیل قوم ہے اور غیر قومیں مسیح خداوند پر ایمان لا کر اس میں شامل ہیں۔خداوند کی تمام بھیڑوں کا ایک ہی گلّہ ہے اور اُنکا چرواہا بھی ایک ہی ہے یعنی خداوند یسوع مسیح ۔ یوحنا 10:16 یعنی خداوند کی ایک ہی اُمت ایک ہی قوم ہے جس میں ہم سب ایماندار شامل ہیں۔(ا۔پطرس 2:9-10) ایک ہی بدن ہے ایک ہی روح ہے ایک ہی اُمید اور ایک ہی خداوند ہے ایک ہی ایمان اور ایک ہی بپتسمہ ہے اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے افسیوں 4:4-5 جب سب کچھ ایک ہے تو پھر ہم اور بنی اسرائیل کیسے الگ الگ

ہو سکتے ہیں؟ اب آپ رومیوں گیارواں باب پڑھیں اس میں کیا تعلیم دی گئی ہے وہ میں یہاں بیان کرنے لگا ہوں مہربانی فرما کر توجہ کیجئے۔ پولس ہمیں یہ سکھا رہا ہے کہ کیا خدا نے اپنی اُمت بنی اسرائیل کو رد کر دیا ہے ہرگز نہیں خدا نے بنی اسرائیل کو ردّ نہیں کیا وہ ایلیاہ بنی کی مثال دیتا ہے کہ جب ایلیاہ نے خدا سے کہا کہ اے خداوند تیرے تمام نبیوں کو قتل کر دیا گیا ہے اور صرف میں ہی اکیلا زندہ بچا ہوں مگر خدا نے اُسے جواب دیا نہیں میں نے 7 ہزار آدمی بچا رکھے ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے ایلیاہ کے زمانہ میں تمام بنی اسرائیل سخت برگشتہ تھے وہ زندہ خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرنے لگے تھے مگر اُس دور میں بھی خدا نے 7 ہزار لوگوں کو اپنے لیئے بچا لیا جو خدا پر ایمان رکھتے تھے بلکل اِسی طرح پولس کے دور میں بھی جب بنی اسرائیل خدا کے بیٹے یسوع مسیح کو ردّ کر چکے تھے تو وہ بھی برگشتہ ہو چکے تھے مگر ایلیاہ کے زمانہ کی طرح رسولوں کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا بنی اسرائیل میں سے کچھ یہودی خدا کے فضل سے یسوع مسیح پر ایمان لائے۔ اور وہی مسیح کا بدن اور کلیسیاء بنے اور پولس اِن کو نذر کی قربانی کا پہلا پیڑا کہتا ہے جو پاک ٹھہرا اور اِس وجہ سے سارا گوندھا ہوا آٹا بھی پاک ہے اور جب جڑ پاک ہے تو ڈالیاں بھی ایسی ہی ہیں جن یہودیوں نے مسیح کو قبول کیا وہ گوندھے ہوئے آٹے کا نذر کا پہلا پیڑا ٹھہرے وہ ایماندار یہودی پاک ٹھہرے زیتون کے درخت کی جڑ ٹھہرے۔ کیونکہ سب سے پہلے انہوں نے مسیح کو قبول کیا اور اُن سے کلیسیاء کا آغاز ہوا 120 افراد اور پھر 3 ہزار اور پھر 5 ہزار یہ یہودی مسیح کا بدن کلیسیاء اور اصلی زیتون کی پاک جڑ ٹھہرے اِس کے بعد وہ غیر قوموں کو جنگلی زیتون کا درخت کہتا ہے اور بنی اسرائیل کو اصل زیتون کا درخت کہتا ہے۔ وہ بنی اسرائیل کی حالت کے بارے میں یوں کہتا ہے ک وہ اصلی زیتون کا درخت ہے مگر جو یہودی ایمان نہ لائے وہ ڈالیاں کاٹ دی گئی اور اس عمل کے بعد بہت کم ڈالیاں بچیں اور اِن تھوڑے سے ایماندار یہودیوں کی وجہ سے اصلی زیتون کے درخت کی جڑ قائم رہی۔ اِس کے بعد جب غیر قوموں کو خوشخبری سنائی گئی تو اُن پر بھی خدا کا فضل ہوا۔ وہ پہلے جنگلی زیتون کی ڈالیاں تھے مگر خداوند یسوع کو قبول کرنے کی وجہ سے اُس جنگلی زیتون میں سے کٹ کر الگ ہو گئے اور خدا نے اِن جنگلی زیتون کی ڈالیوں کو پکڑ کر اصلی زیتون میں پیوند کر دیا۔" تو جنگلی زیتون ہو کر اُنکی جگہ پیوند ہوا اور زیتون کی روغن دار جڑ میں شریک ہو گیا۔۔۔۔ تو جڑ کو نہیں بلکہ جڑ تجھ کو سنبھالتی ہے" خدا نے غیر قوموں کو دنیا سے الگ کر کے بنی اسرائیل میں شامل کیا۔ اسرائیل کلیسیاء ہے وہی جڑ ہے اور جڑ ہمیں سنبھالتی ہے ہم جڑ کو نہیں۔ خدا نے جنگلی زیتون کی ڈالیوں کو یعنی غیر قوموں میں سے برگزیدہ کیئے گئے لوگوں کو اصلی زیتون کے درخت میں پیوند کیا بنی اسرائیل میں شامل کیا۔ یسعیاہ 3:56 میں خداوند فرماتا ہے بیگانہ کا فرزند (یعنی غیر قوم میں سے) جو خداوند سے مل گیا ہو ہرگز یہ نہ کہے کہ خداوند مجھے اپنے لوگوں سے جدا کر دیگا۔ خدا کی یہ مرضی ہے کہ جو خدا پر ایمان لائے وہ خدا کی اُمت بنی اسرائیل میں شامل ہو اور اُن تمام وعدوں، برکتوں اور عہدوں میں بھی شامل ہو جو اسرائیل سے کیئے گئے ہیں۔ غیر قوم میں سے آنی والی روت جو موآبی تھی اور لوط کی نسل سے تھی یہ عورت اسرائیل میں شامل ہو کر یہودی بنی یہ ہمارے لیئے بہت بڑی مثال ہے یہ فصل کی کٹائی کے موسم میں آئی جب عید پینتکوست مناتے ہیں۔ جب روت کی ساس نعومی نے اُسے واپس جانے کو کہا تو اُس کے ایمان کا عظیم اقرار پڑھیں

روت 16:1 وہ کہتی ہے تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہوگا۔۔۔۔۔۔اور آج کے مسیحی روت کی طرح نہیں بولتے وہ کچھ اس طرح بولتے ہیں تیرا خدا میرا خدا اور تیرے لوگ۔۔۔۔۔۔تیرے ہی لوگ۔ وہ خدا کو تو قبول کرتے ہیں مگر اُس کے لوگوں بنی اسرائیل سے نفرت کرتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں نجات یہودیوں میں سے ہے یوحنا 22:4 خدا نے غیر قوموں کو جو ایمان لائے جنگلی زیتوں کی ڈالوں کو اصل زیتوں اسرائیل میں پیوند کیا۔ مگر آج کے خادم ایمان لانے والی جنگلی زیتون کی ڈالیوں کو جو دنیا سے الگ ہوتے ہیں اُن کو اصل زیتون میں پیوند نہیں کرتے بلکہ اُن کو الگ جگہ میں لگا کر اُنکی پرورش کرتے ہیں اگر جنگلی زیتون کی ڈالی کو الگ زمین میں لگا دیں گے تو وہ کوئی اصلی زیتون تو نہیں بن جائے گا۔ وہ بڑا ہو کر جنگلی زیتوں کا درخت ہی بنے گا کیونکہ وہ اصلی میں لگایا ہی نہیں گیا۔ پولس رسول کی تعلیم کے مطابق وہ تمام لوگ جنگلی زیتون ہیں جو خدا کی اُمت اسرائیل سے الگ ہیں۔ اسی بات کو سیکھنے کے لیئے افسیوں 2:11-22 آیات تک پڑھیں اِس حوالے میں غیر قوم والے نامختون اور یہودی مختون کہلاتے ہیں غیر قوم والے پہلے خدا سے دور تھے اور یہودی خدا کے نزدیک ہیں مگر خدا نے مسیح کے وسیلہ سے دور والوں اور نزدیک والوں کے ساتھ کیا کیا ہے؟ یعنی نجات پانیکے بعد غیر قوم اور یہودیوں کا آپس میں کیا تعلق ہے یہ سمجھایا گیا ہے اب بہت غور سے اس بات کو بائبل مقدس میں سے پڑھیں اور سیکھیں۔ غیر قوم والے مسیح کو قبول کرنے سے پہلے یعنی اگلے زمانہ میں مسیح سے جُدا اور اسرائیل کی سلطنت سے خارج اور وعدہ کے عہدوں سے ناواقف اور نا اُمید تھے اور دنیا میں خدا سے جدا تھے پہلے دور تھے مگر اب مسیح کے خون کے وسیلہ سے نزدیک آ گئے ہیں اور افسیوں 6:3 میں یوں لکھا ہے کہ مسیح یسوع میں غیر قومیں خوشخبری کے وسیلہ سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور وعدہ میں داخل ہیں۔ خوشخبری کے وسیلہ سے غیر قومیں بدن میں شامل ہیں غیر قومیں خود بدن نہ تھیں وہ تو خدا سے دور تھیں بدن اسرائیل ہے جس میں وہ شامل ہیں اور اُن وعدوں میں بھی شامل ہیں جو اسرائیل سے کیئے گئے۔ اس کے علاوہ وہ پہلے اسرائیل کی سلطنت یعنی بادشاہی میں سے خارج تھے مگر اب مسیح کے خون کے وسیلہ سے اِس میں داخل ہیں۔ مسیح یہودی ہے اور وہ یہودیوں کا بادشاہ ہے اور یہودیوں کا شہر یروشلیم اُس میں اُس کا محل اور تخت اور ہیکل ہوگی اور دنیا کی تمام قومیں بادشاہ کو سجدہ کرنے کے لیئے یروشلیم میں ہر سال آیا کریں گی۔ زکریاہ 14:16-19 پولس یہ سکھا رہا ہے کہ غیر قومیں مسیح کے خون کے وسیلہ سے اسرائیل کی سلطنت میں شامل ہیں یسوع مسیح نے غیر قوموں اور اسرائیل کی صلح کروا دی ہے اور اُن دونوں کو ایک تن بنا دیا ہے۔ افسیوں 2:14-15 خدا کے کلام میں یوں لکھا ہے کیونکہ وہی (یعنی مسیح) ہماری صلح ہے جس نے دونوں کو ایک کر لیا۔ کن دونوں کو مسیح نے ایک کیا؟ غیر قوم اور اسرائیل کو۔۔۔اور جدائی کی دیوار کو جو بیچ میں تھی ڈھا دیا۔ غیر قوموں اور اسرائیل کے درمیان جدائی کی دیوار کیا تھی؟ چنانچہ اس نے (مسیح نے) اپنے جسم کے ذریعہ سے دشمنی یعنی وہ شریعت جسکے حکم ضابطوں کے طور پر تھے موقوف کر دی تا کہ دونوں سے اپنے میں ایک نیا انسان پیدا کر کے صُلح کروا دے۔ غیر قوموں اور اسرائیل کے درمیان دشمنی اور نفرت کی ایک دیوار تھی یعنی وہ شریعت جس کے حکم ضابطوں کے طور پر تھے اُن حکموں کو موقوف کیا۔ وہ کون سے حکم ہیں جو دشمنی کا سبب تھے؟۔ خدا نے بنی اسرائیل کو حکم دیا "تم میرے لیئے پاک بنے

رہنا کیونکہ میں جو خداوند ہوں پاک ہوں اور میں نے تم کو اور قوموں سے الگ کیا ہے تا کہ تم میرے ہی رہو۔احبار 26:20 جیسے سامری عورت خداوند سے کہتی ہے کہ تو یہودی ہو کر مجھ سامری عورت سے پانی کیوں مانگتا ہے؟ (کیونکہ یہودی سامریوں سے کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے) یہودی غیر قوموں کے ساتھ کھاتے پیتے نہیں تھے غیر قوم سے نفرت کرتے تھے یہ بات پطرس کرنیلیس سے بھی کہتا ہے تم تو جانتے ہو کہ یہودی کو غیر قوم والے سے صحبت رکھنا یا اُسکے ہاں جانا ناجائز ہے۔مگر خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ میں کسی آدمی کو نجس یا ناپاک نہ کہوں۔اعمال 10:28 یہ ہے وہ دشمنی کی دیوار جو خداوند نے اپنی صلیبی موت کے وسیلہ سے ڈھا دی ہے کیونکہ کفارہ سب کا ہو گیا ہے۔اور گناہ ہر بشر کا معاف ہو گیا ہے۔اس لیئے دنیا کا ہر شخص مسیح کے خون کے وسیلہ سے خدا کے نزدیک آسکتا ہے۔کیونکہ شریعت کا تقاصہ پورا ہو چکا ہے رومیوں 8:4 اب کوئی نجس یا ناپاک نہیں مسیح میں سب پاک اور صاف کیئے گئے ہیں۔ اور راستباز ٹھہرائے گئے ہیں اب شریعت کے وہ حکم جو اسرائیل اور غیر قوم میں جُدائی کی وجہ تھے۔موقوف ہو گئے ہیں۔(افسیوں 2:16)اور صلیب پر دشمنی کو مٹا کر اور اُسکے سبب سے دونوں کو ایک تن بنا کر خدا سے ملا دیا۔ اس آیت میں 4 شخصوں کا ذکر ہوا ہے پہلا مسیح جس نے دونوں کو ایک تن کر لیا ہے یہ دو کون ہیں یہودی اور غیر قوم اور مسیح نے ان دونوں کو ایک تن یعنی ایک بدن بنا دیا ہے اور خدا سے ملا دیا ہے۔بائبل مقدس صاف طور سے بیان کرتی ہے کہ مسیح میں غیر قوم اور یہودی دونوں ایک ہی بدن ہیں الگ الگ نہیں ہیں۔ہم دونوں کی ایک ہی روح کے وسیلہ سے باپ کے پاس رسائی ہوئی ہے ہمارے لیئے خوشخبری ہے کہ اب تم پردیسی اور مسافر نہیں بلکہ مقدسوں کے ہموطن اور خدا کے گھرانے کے ہو گئے۔مقدسوں کا وطن کونسا ہے؟ آسمانی یروشلیم اور خدا کا گھرانہ کونسا ہے جس میں ہم شامل ہیں؟یسعیاہ 5:7 "سورب الافواج کا تاکستان بنی اسرائیل کا گھرانہ ہے" خدا کا گھرانہ بنی اسرائیل اور ہم رسولوں اور نبیوں کی بنیاد پر تعمیر کیئے گئے ہیں اور غیر قوم اور یہودی اب الگ الگ قومیں نہیں بلکہ ایک ہی قوم اور ایک گلّہ اور ایک کلیسیاء اور ایک ہی بدن اور ایک ہی مقدّس ہیں۔کلیسیاء کا وجود بنی اسرائیل قوم اور یروشلیم شہر سے شروع ہوا تھا ابتدائی کلیسیاء یروشلیم میں 120 لوگ تھے جن پر روح القدس نازل ہوا اِن میں ہی ہزاروں یہودی شامل ہوئے شروع کی کلیسیاء مکمل طور پر یہودی تھی اور وہ غیر قوم والوں کو کلیسیاء میں شامل نہیں کرتے تھے بعد میں خداوند نے پطرس کو سکھایا کہ غیر قومیں بھی کلیسیاء میں شامل ہونگی۔بائبل مقدس میں لفظ مسیحی اُن یہودیوں کے لیئے استعمال ہوا جو یسوع کی گواہی دیتے تھے۔یعنی مسیحی کا لفظ ابتداء میں یہودی کلیسیاء نے اپنے لیئے استعمال کیا تھا مگر آج مسیحی الگ اور یہودی الگ سمجھا جاتا ہے جو کے بلکل غلط تعلیم ہے اعمال 11:26 اعمال 26:28 اگرپا نے پولس سے کہا تو تو تھوڑی ہی سی نصیحت کر کے مجھے مسیحی کر لینا چاہتا ہے۔اگرپا بادشاہ جانتا تھا کہ رسول اپنے آپکو یہودی بھی کہتے ہیں اور مسیحی بھی کیونکہ مسیح خداوند کی وجہ سے یہودیوں کے دو گروپ بن گئے تھے ایک صرف یہودی کہلاتے تھے یہ گروپ مسیح کی مخالفت کرتا تھا۔اور دوسرا یہودی مسیحی کہلاتے تھے۔یہ گروپ مسیح کی گواہی دیتا ہے یہ مسیحی اور ناصری کہلاتے تھے۔اس وقت ہمارے دور میں 2012ء میں تقریباً 4 لاکھ یہودی مسیح پر ایمان لا چکے ہیں۔اور یروشلیم میں یہودی مسیحیوں کے 120 چرچ ہیں 2006ء میں اسرائیل کے بہت بڑے

ربی کا انتقال ہوا جس کا نام قدوری تھا اور اُسکی عمر 108 برس تھی مرنے سے پہلے اس ربی کی ملاقات مسیح سے ہوئی اور ربی قدوری نے ایک خط لکھ کر اُس کو بند کر دیا اور وصیت کی کہ میری موت کے ایک سال بعد اس خط کو کھول کر پڑھا جائے ایک سال بعد جب اُس خط کو کھولا گیا تو اُس میں لکھا تھا کہ یسوع ہی اسرائیل کا بادشاہ مسیح ہے۔ اور وہ اسرائیلی وزیرِ اعظم ایریئل شرون کی موت کے بعد ظاہر ہوگا اسرائیل کا وزیرِ اعظم 2006 سے اب تک قومہ کی حالت میں اسرائیل کے ایک ہسپتال میں پڑا ہے۔ اور اس وقت سارے بنی اسرائیل میں مسیح کے بارے میں بڑی بحث وتکرار ہو رہی ہے کہ کیا واقع یسوع اسرائیل کا مسیح ہے اور لوگ ایریئل شرون کی موت کا انتظار کر رہے ہیں تا کہ دیکھیں ربی قدوری کی پیشنگوئی سچی ہے یا جھوٹی۔ کلام میں لکھا ہے جب غیر قومیں پوری پوری داخل ہو جائینگی تب اس کے بعد تمام اسرائیل نجات پائے گا۔ رومیوں 11:25-26 اس وقت بنی اسرائیل بحال ہونا شروع ہو گئے ہیں 1948ء میں بنی اسرائیل قوم بحال ہوئی۔ اور 1967ء میں یروشلیم شہر آزاد اور بحال ہوا۔ اور 2016ء تک سارا بنی اسرائیل توبہ کر کے مسیح کو قبول کر لے گا۔ میں اس لیے یہ کہہ رہا ہوں کیونکہ میں اس نبوت سے واقف ہوں۔

اِس وقت بنی اسرائیل میں بحالی کام شروع ہو چکا ہے اور بنی اسرائیل کی بحالی سے ہم سب برکت پائینگے۔ خداوند کی عیدوں کو منانے کی تعلیم اُن بحال ہونے والے یہودی مسیحیوں کی طرف سے کلیسیاء میں آ رہی ہے جن کے یروشلیم میں 120 چرچ ہیں۔ اس سال 2012ء میں یورپ اور امریکہ کے بہت سارے چرچوں میں خداوند کی عیدیں منائی جا رہی ہیں۔ ابتداء میں کلیسیاء یروشلیم میں تھی اور وہ تمام کلیسیاؤں کی راہنمائی کر رہی تھے آج 2 ہزار سالوں کے بعد انتہا میں ایک بار پھر کلیسیاء یروشلیم میں موجود ہے اور وہ تمام چرچوں کی راہنمائی کر رہی ہے ہمیں چاہیئے کہ بنی اسرائیل اور یروشلیم میں شامل ہو کر برّہ کی دُلہن بنیں۔ اور اُن 12 دروازوں میں سے یہوداہ کے قبیلہ کا دروازہ ہمارے لیئے کھلا ہے۔ کیونکہ ہم مسیح میں ہیں مسیح یہودی ہے تو اُسکی دُلہن بھی یہودی ہے اور جو پہچان مسیح کی ہے وہی پہچان کلیسیاء کی ہے کیونکہ ہم مسیح سے جدا نہیں ہیں۔ کیونکہ ایک ایماندار جسمانی طور پر نہیں بلکہ باطن کا یہودی ہے۔ رومیوں 2:29۔ اور مسیح میں شامل ہو کر یہوداہ کے قبیلے میں داخل ہیں۔ اور خداوند یسوع مسیح کے نام سے ہم مسیحی کہلاتے ہے۔ یعنی اسرائیل اور آسمانی یروشلیم میں داخل ہونے کے لیئے جسمانی طور پر یہودی بننے کی ضرورت نہیں بلکہ ایمان سے روحانی طور پر باطن کا یہودی اور روحانی اسرائیل بننا ہے۔ یہ خداوند مسیح کو قبول کرنے اور مسیح کو پہن لینے سے ممکن ہوتا ہے

یشوع اور ناسا (NASA) کا کمپیوٹر۔

سبت کو نہ ماننے والے NASA کے کمپیوٹر کی رپوٹ کو ثبوت کے طور پر استعمال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ امریکہ کے ٹائیم میگزین کی رپوٹ کے مطابق جب NASA کا کمپیوٹر زمین کی گردش کا حساب کر کے زمین کی عمر کی تحقیق کر رہا تھا کہ زمین کتنی پرانی ہے تب کمپیوٹر نے بتایا کہ زمین کی گردش میں سے 23 گھنٹے اور 20 منٹ کم ہیں اور پھر دوسری مرتبہ کمپیوٹر نے بتایا کہ 40 منٹ اور کم ہیں NASA کے کمپیوٹر کی تحقیق سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ بائبل مقدس میں سورج کو روکنے اور سورج کو پیچھے کرنے کے دو واقعیات

درج ہیں پہلا واقع یشوع کا ہے جب اُس نے سورج اور چاند کو رُکنے کا حکم دیا(یشوع 10:12-14) تو دن بہت لمبا ہو گیا۔
وہ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ یشوع سبت سے ایک دن پہلے جمعہ کے دن جنگ کر رہا تھا اور وہ اپنے مقابلہ میں لڑنے والے
5 بادشاہوں کو پکڑ کر ہلاک کرنا چاہتا تھا جنگ جیتنے کے لیئے وقت زیادہ چاہئے تھا اس لیئے اُس نے دن کو لمبا کرنے کے لیئے
سورج اور چاند کو رُکنے کا حکم دیا اگر وہ ایسا نہ کرتا تو شام کو سبت شروع ہو جاتا تو سبت کے احترام میں جنگ بند کرنی پڑتی اور ساری
فوج کو سبت کے دن آرام کرنا پڑتا اور مخالف بادشاہ موقع کا فائدہ اُٹھا کر بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے مگر یشوع نے سورج کو
روک کر دن لمبا کر لیا اور اُن بادشاہوں کو پکڑ کر ہلاک کر ڈالا مگر یشوع نے ایسا کر کے غلطی کر دی اور دن 23 گھنٹے 20 منٹ لمبا ہو
گیا۔ یوں سبت کا دن جمعہ کے دن پر چڑھ گیا جب اگلے دن ہفتہ کو یشوع سبت کا آرام کر رہا تھا تو دراصل وہ سبت نہیں بلکہ سبت
کے بعد والا دن اتوار تھا۔ سبت تو گزر چکا تھا۔ دوسرا واقع (یسعیاہ 38:8) میں لکھا ہے کہ جب حزقیاہ بادشاہ بیمار ہوا تو حزقیاہ
نے خدا سے دُعا کی اور خداوند نے اُسکی عمر 15 سال اور بڑھا دی اور اُسکو شفا دی تب یسعیاہ نبی نے اُسکو نشان دیا کہ سورج کا
سایہ آخز کی دھوپ گھڑی کے مطابق دس درجہ پیچھے کو جائیگا۔ یعنی سورج کو جو آگے بڑھ گیا تھا خدا نے اُس کو دس درجہ پیچھے کر دیا۔
سبت کو نہ ماننے والے اِس دس درجہ کو 40 منٹ کا وقت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ NASA کے کمپیوٹر نے دوسری مرتبہ 40 منٹ کا ذکر
کیا تھا۔ 23:20 + 00:40 = 24 گھنٹے بنتے ہیں یعنی پورا ایک دن زمین کی گردش میں کم یا غائب ہوا ہے یہاں سے یہ تعلیم
بنی ہے کہ یشوع اور یسعیاہ کی وجہ سے ایک دن غائب ہوا اور دن پر دن چڑھ گیا اِس لیئے سبت کا دن جمعہ کے دن کے ساتھ گزر
گیا۔ اور جب یشوع اگلے دن سبت کا آرام کر رہا تھا تو سبت گزر چکا تھا۔ اور وہ دراصل سبت کے بعد والے دن یعنی اتوار کو
سبت سمجھ رہا تھا یعنی سبت پر اتوار کا دن چڑھ گیا یوں ہفتہ کے 7 دنوں کی ترتیب خراب ہو گی کیونکہ دنیا ایک دن آگے بڑھ گئی یعنی
دنیا ایک دن ایڈوانس ہو گئی اور یشوع کو معلوم نہ ہوا کہ وہ سبت نہیں بلکہ اتوار کو سبت سمجھ رہا ہے اور اسکے بعد خداوند یسوع مسیح کے
دور تک لوگ غلط سبت مناتے رہے مگر یسوع نے اتوار کے دن زندہ ہو کر اصل سبت کو پھر بحال کر دیا۔ یعنی اس تعلیم کے مطابق
یسوع اتوار کو زندہ ہوا تو دراصل سبت کو زندہ ہوا اِس وجہ سے یہ لوگ ہفتہ کو غلط سبت سمجھتے ہیں اور اتوار کو درست سبت مانتے ہیں یعنی
یہ لوگ کبھی تو کہتے ہیں کہ سبت موقوف ہو گیا ہے۔ اور کبھی کہتے ہیں کہ سب تبدیل ہو گیا ہے۔ یہ تعلیم کس قدر غلط اور بائبل مقدس
کے خلاف ہے اس کو غلط ثابت کرنے کے لیئے مَیں مندرجہ ذیل ثبوت یا دلیلیں دونگا۔ ایسی تعلیم دینے والے خود اپنے ہی منہ
سے غلط ثابت ہوتے ہیں۔

یہ تعلیم پاکستان میں نہیں بنی بلکہ یہ تعلیم پاکستان میں امریکہ سے آئی ہے 1960ء میں NASA کے ایک امریکی سائینسدان
ہیر یلڈ ہیل Harold Hill، نے زمین کی گردش کا حساب کرتے وقت ایک دن غائب ہونے کا انکشاف کیا۔ اس کے متعلق
اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام How to Find the Missing Day تھا۔ اس کی کتاب پڑھ کر امریکہ میں کچھ
لوگوں نے یہ تعلیم بنائی کہ سبت کا دن تبدیل ہو گیا ہے۔ اس تعلیم میں اتنی زیادہ خامیاں ہیں کہ آج کے دور میں کوئی بھی مسیحی عالم

اس تعلیم کو قبول نہیں کرتا۔ امریکہ میں کوئی بھی اس تعلیم کو نہیں مانتا۔ اور جنہوں نے یہ تعلیم شروع کی تھی وہ بھی اپنی اس تعلیم سے شرمندہ ہیں۔ مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی اتوار کو سبت نہیں مانا۔ مَیں نے ہمیشہ ہفتہ کے دن کو سبت مانا ہے اور یہی لوگوں کو تعلیم دی ہے۔

(1)۔ وہ کہتے ہیں کہ یشوع نے دن لمبا کر دیا اور یوں سبت کا دن جمعہ کے دن میں شامل ہو کر گزر گیا۔ اور جب اگلے دن یشوع نے سبت کا آرام کیا تو وہ سبت کا دن نہیں بلکہ سبت کے بعد کا دن اتوار تھا کیونکہ سبت تو گزر چکا تھا۔ اِس کا مطلب سبت جمعہ کے دن میں شامل ہو کر گزر چکا تھا اور جب یشوع ہفتہ کے دن کو سبت سمجھ رہا تھا تو دراصل ہفتہ سبت نہیں رہا بلکہ ایک دن ایڈوانس ہو جانے کی وجہ سے وہ اتوار میں تبدیل ہو گیا تھا اِس طرح تو اس تعلیم کا نتیجہ یہ نکلا کہ سبت کا دن جمعہ کے دن پر چڑھ گیا۔ اور ہفتہ کے دن پر اتوار چڑھ گیا تو پھر اس طرح تو اتوار کے دن پر پیر کا دن چڑھ گیا یعنی نتیجہ یہ نکلا کہ جمعہ کا دن بدل کے سبت ہو گیا اور ہفتہ بدل کر اتوار ہو گیا۔ اسطرح تو اتوار کا دن پیر کا دن ٹھہریگا۔ بنی اسرائیل کے سبت کو غلط کہنے والے خود اپنے ہی منہ سے غلط ثابت ہوتے ہیں اگر سبت آگے گزر گیا ہے تو پھر بھاگ کر آگے والا دن پکڑو اُس سے پیچھے والا دن کیوں پکڑ رہے ہو کیونکہ اسرائیل نے اُس کے بعد والے دن کو سبت کہا تو آپ نے اُس کو اتوار کا دن قرار دیا تو آپ نے تو اُس سے بھی پیچھے والا دن پکڑ رکھا ہے اسطرح تو آپ نے پیر کے دن کو سبت بنایا ہوا ہے اس تعلیم کے مطابق تو جمعہ سبت کا دن بنتا ہے اتوار نہیں کیونکہ بقول آپ کے سبت کا دن جمعہ کے ساتھ ہی گزر چکا تھا ذرا سوچیں اگر سبت گزر جائے تو پھر کتنے دن بعد واپس آئے گا؟ اس کے لئے آپ کو چھ دن انتظار کرنا پڑھے گا کیونکہ سبت چھ دن کے بعد ساتویں دن واپس آئے گا یشوع سبت گزرنے کے ایک دن بعد والے دن کو سبت کہہ رہا تھا اور آپ نے تو اُس سے بھی بعد والے دن کو سبت کہا ہے اس حساب سے تو یشوع بھی غلط اور آپ بھی غلط ہیں۔ سبت کلام کے مطابق ساتواں دن ہے سبت گزر گیا ہے یعنی ساتواں دن گزر گیا ہے اور ساتویں دن کے بعد پھر پہلا دن شروع ہو جاتا ہے اگر یشوع ساتویں دن کے بعد پہلے دن کو مان رہا تھا تو آپ اُس کے بعد والے دوسرے دن کو مان رہے ہیں آپ نے بھی 7واں دن نہیں بلکہ دوسرا دن پکڑلیا ہے کیونکہ اگر سبت جمعہ کے ساتھ گزر گیا تھا تو آپ کو 7 دن تک انتظار کرنا چاہیے سبت گزر جانے کے بعد دوسرے دن واپس نہیں آتا بلکہ 7 ویں دن واپس آتا ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ اپنی ہی تعلیم کے نتیجہ سے واقف نہیں۔ یہ کس قدر غلط تعلیم ہے جو خدا کے کلام پر نہیں بلکہ NASA کے کمپیوٹر کو بنیاد بنا کر بنائی گئی ہے کیا یہ بدعت نہیں؟

(2)۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ بائبل مقدس میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جو اتوار کو سبت کا دن کہتی ہے

(3)۔ اگر سبت ایک دن آگے ہو گیا ہے۔ اور ہفتہ کے ساتوں دن یشوع کی وجہ سے ایک دن ایڈوانس ہو گئے ہیں تو پھر صرف دن ہی نہیں بدلا اُسکے ساتھ تاریخ بھی بدلنی چاہیے۔ مثال کے طور پر فرض کریں جس دن یشوع نے سورج کو روک کر دن لمبا کر دیا وہ دن جمعہ کا دن تھا اور نیسان کے مہینے کی 13 تاریخ تھی میں یہ ایک فرضی مثال دے رہا ہوں تا کہ اِس تعلیم کی غلطی کو ثابت کر سکوں۔ فرض کیجئے کہ اُس دن 13 نیسان تھی اور اُسکے بعد 14 نیسان کو عیدِ فسح ہو گی۔ جس طرح یہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے ساتھ ہی

سبت گزر گیا اور پھر جب یشوع سبت کا آرام کر رہا تھا تو وہ سبت نہیں بلکہ سبت کے بعد کا دن اتوار تھا کیونکہ سبت تو جمعہ میں شامل ہو کر گزر چکا تھا۔ اِسی نظریہ کو سامنے رکھ کر یوں سوچا جائے کہ جمعہ کو 13 نیسان تھی اور 14 نیسان کو جب سبت تھا اُس دن عید فسح ہونی تھی۔ تو پھر دن لمبا ہونے کی وجہ سے 14 تاریخ 13 تاریخ کے ساتھ ہی گزر گئی اور یہودی اُس کے بعد والے دن کو 14 تاریخ سمجھتے تھے تو وہ غلط سمجھتے تھے۔ کیونکہ 14 تاریخ گزر گی وہ تو 15 تاریخ کو فسح منا رہے تھے اب اگر 14 تاریخ ایڈوانس ہو کر 15 تاریخ بن گئی ہے تو پھر اُنکو ایک دن پہلے فسح منانی چاہیے یعنی 13 تاریخ کو کیونکہ اگر دن بدلا ہے تو پھر تاریخ بھی بدلے گی۔ مگر یہ ساری من گھڑت تعلیم ہے جس کا خدا کے کلام سے کوئی تعلق نہیں خدا کے کلام کے مطابق نہ دن بدلا ہے نہ تاریخ اِس کا ثبوت یہ ہے کہ موسیٰ کے دور میں خدا نے حکم دیا کہ عید فسح 14 تاریخ کو اور عید خیام ساتویں مہینے کی 15 تاریخ کو منائی جائے اور جب یشوع نے موسیٰ کے بعد سورج روکنے والا معجزہ کیا تو یشوع سے کوئی تقریباً 900 سال بعد بابل کی اسیری کے دوارن خدا نے حزقی ایل نبی کے ذریعے کلام کیا کہ تمام عیدیں اپنی مقررہ تاریخوں پر ہی منائی جائینگی عید فسح پہلے مہینے کی 14 تاریخ کو اور عید خیام ساتویں مہنے کی 15 تاریخ کو منائی جائے گی (حزقی ایل 45:21-25) خدا کی نظر میں کوئی دن پر دن نہیں چڑھا نہ ہی کوئی دن یا تاریخ بدلی ہے یہ سراسر غلط تعلیم ہے

(4)۔ اِس تعلیم کو پیش کرنے والے کہتے ہیں کہ یشوع کو معلوم ہی نہ تھا کہ سبت گزر چُکا ہے اور یشوع جس دن کو سبت سمجھ رہا تھا دراصل وہ سبت نہیں اتوار کا دن تھا یعنی سبت کے بعد والا دن جس کو بائبل ہفتہ کا پہلے دن کہتی ہے اور یشوع کے بعد صدیوں سے یہودی ہفتہ کے دن کو سبت مانتے رہے کیا وہ سب غلط دن کو سبت مان رہے تھے؟ جو لوگ اِس تعلیم کو قبول کرتے اور اِس کی منادی کرتے ہیں وہ میرے اس سوال کا جواب دیں۔ بقول آپ کے یشوع اور اُس کے بعد کے تمام یہودی جس دن کو سبت کہتے تھے دراصل وہ سبت نہیں اتوار تھا تو میرا یہ سوال ہے کہ نئے عہد نامہ میں لکھا ہے خداوند یسوع اپنے دستور کے مطابق سبت کے دن عبادت خانہ میں جایا کرتا تھا۔ لوقا 4:16 بتائیں کیا خداوند یسوع مسیح بھی غلط دن کو سبت کہتا اور مناتا تھا؟

لوقا کی انجیل میں کبڑی عورت کی شفا کا معجزہ درج ہے خداوند یسوع نے سبت والے دن اُس کو شفا دی اور شفا دینے کے بعد خداوند نے سبت کے بارے میں جو بات کہی اُس پر غور کریں خداوند نے کہا۔۔۔۔ پس کیا واجب نہ تھا کہ یہ جو ابرہام کی بیٹی ہے جسکو شیطان نے 18 برس سے باندھ رکھا تھا سبت کے دن اس بند سے چھڑائی جاتی۔ لوقا 13:16 خداوند یسوع مسیح نے اپنی مبارک زبان سے اس دن کو سبت کا دن کہا جس دن کو تمام بنی اسرائیل صدیوں سے سبت مانتے آ رہے تھے یہاں تو خداوند کی زبان سے تصدیق ہو گئی کہ ہفتہ کا دن ہی سبت کا دن ہے جبکہ اتوار کے دن کو بائبل مقدس ہفتہ کا پہلا دن کہتی ہے اور بائبل مقدس یوں فرماتی ہے کہ یسوع سبت کو نہیں بلکہ ہفتہ کے پہلے دن جی اُٹھا یعنی اتوار کے دن اِس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہمارا خداوند یسوع خود ہفتہ کے دن کو سبت مانتا تھا متی 24:20 پس دُعا کرو کہ تم کو جاڑوں میں یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے۔ اس آیت میں خداوند یسوع مسیح اپنے آسمان پر چلے جانے کے بعد کے دنوں کی بات کر رہا ہے کہ جب اُس کی دوسری آمد سے پہلے

بڑی مصیبت ہوگی۔ اُس وقت دُعا کرنی ہے کہ ہمیں سبت کے دن بھاگنا نہ پڑھے۔ یہاں بھی خداوند یسوع مسیح ہفتہ کے دن کی بات کر رہا ہے جس کو وہ اپنی پہلی آمد میں بھی سبت مانتا تھا۔ اور اُس کے بعد بھی یہی دن سبت مانا جائے گا۔ اگر سبت موقوف ہو چکا ہوتا تو خداوند یسوع مسیح کیوں سبت کے لیے دُعا کرنے کا کہتا۔ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سب دن برابر نہیں ہیں بلکہ سبت خدا کی نظر میں خاص اور مقدس دن ہے۔ ہفتہ فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ساتواں دن ہے اور بائبل ہفتہ کے دن کو ساتواں دن یعنی سبت کا دن مانتی ہے۔

(5)۔ کلام کے مطابق جب تک سورج غروب نہ ہو تب تک ایک دن مکمل نہیں ہوتا کیونکہ دنوں کے شمار کے لئے خدا نے سورج اور چاند کو اِسی مقصد کے لئے بنایا تھا اور یشوع یہ بات خوب جانتا تھا۔ اسی لیئے تو اُس نے سورج روکا تاکہ سبت شروع ہی نہ ہو۔ وہ جو کچھ بھی کر رہا تھا خداوند کی مرضی اور اُس کی قدرت سے کر رہا تھا۔ یشوع 10:13-14 میں یوں لکھا ہے اور سورج آسمان کے بیوچوں بیچ ٹھہرا رہا اور تقریباً سارا دن ڈوبنے میں جلدی نہ کی اور ایسا دن نہ کبھی اِس سے پہلے ہوا اور نہ اُسکے بعد جس میں خدا نے کسی آدمی کی بات سُنی ہو کیونکہ خداوند اسرائیلوں کی خاطر لڑا جب سورج ہی غروب نہیں ہوا تو سبت کا دن کیسے گزر گیا؟ جو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ یشوع نے ایسا معجزہ کر کے غلطی کی ہے وہ ذرا سوچیں لکھا ہے خدا نے یشوع کی سُنی اور خدا نے یہ معجزہ کیا ہے۔ کیا خدا سے کوئی کام غلط بھی ہوتا ہے؟ یہ بھی یاد رکھیں بائبل اس دن کو ایک ہی دن بیان کرتی ہے جو کہ بہت لمبا دن ہے۔

(6) سبت کا دن تبدیل نہیں ہوا ابتداء سے ہی ہفتہ کا دن ساتواں دن ہے جس کو خداوند نے سبت کا دن مقرر کیا ہے نہ تو یہ کبھی موقوف ہوا ہے اور نہ ہی تبدیل ہوا ہے۔ جو لوگ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ سبت کا دن ہفتہ کے دن سے تبدیل ہو کر اتوار کے دن میں بدل گیا ہے بائبل مقدس میں اِس تعلیم کے بارے میں ایک آیت بھی نہیں پائی جاتی۔ پرانے عہد نامہ میں بھی ہفتہ کا دن ہی سبت ہے اور نئے عہد نامہ میں بھی ہفتہ کا دن ہی سبت ہے کیونکہ خدا بائبل مقدس کے وسیلہ سے ہفتہ کے دن کو سبت کا دن کہتا ہے

سوال! یہ کیسے ثابت ہوتا ہے کہ ہفتہ کا دن سبت ہے؟

یہ تو بہت آسان ہے بائبل مقدس کہتی ہے کہ یسوع سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن زندہ ہوا۔ یعنی سبت کے بعد والا دن کونسا ہے جب یسوع زندہ ہوا؟ وہ اتوار کا دن ہے اِس کا مطلب اتوار سبت کے بعد کا دن ہے اور سبت اتوار سے پہلے آتا ہے یعنی ہماری زبان میں یہ ہفتہ کا دن ہے متی 28:1۔ یہاں یہ بات بھی سیکھنے کو ملتی ہے کہ بائبل مقدس اتوار کے دن کو کبھی بھی سبت کا دن نہیں کہتی ہے 7واں دن نہیں بلکہ اتوار ہفتہ کا پہلا دن کہلاتا ہے

(7)۔ یہودی اکثر سبت کو نہیں مانتے تھے خدا نبیوں کے ذریعہ اِن کو ملامت کرتا رہتا تھا۔ اور سبت کو نہ ماننے کی وجہ سے اِن کو سزائیں بھی دئیں۔ یسعیاہ 56:1-5، اور 58:13-14، یرمیاہ 17:21-25، حزقی ایل 20:12-26 اور 22:26، نحمیاہ 13:17-22۔ کبھی کبھی یہودی سبت کے ساتھ ساتھ خداوند کی عیدوں کو بھی منانا چھوڑ دیتے تھے اور خدا کے حکموں سے برگشتہ ہو جاتے تھے ۲۔ تواریخ 30واں باب حزقیاہ بادشاہ نے یروشلیم میں عید فسح منانے کا حکم دیا کچھ نے تمسخر کیا اور ٹھٹھوں میں اُڑایا مگر کچھ لوگوں نے فروتنی کی اور وہ عید منانے یروشلیم آئے اور خدا نے اُن کی دُعا سُنی اور اُنکو برکت دی پھر یوں لکھا ہے یہ

عید سلیمان بادشاہ کے دور کے بعد اب خزقیاہ بادشاہ کے دور میں منائی گئی ہے یعنی تقریباً 215 سال کے بعد یہودیوں نے خداوند کی عید منائی پوری دوصدیوں تک وہ خداوند کی عیدوں اور سبت کو ماننا چھوڑ گئے یہاں تک کہ ہیکل بند ہوگئی کاہنوں اور لاویوں اور عام لوگوں نے عبادت کے لئے ہیکل جانا چھوڑ دیا ہیکل ویران اور سنسان پڑی رہی اس لیئے خدا نے اپنے نبی بھیجے کہ وہ لوگوں کو ملامت کریں اور تعلیم دیں کہ وہ سبت کے دن کو مانیں اور خداوند کی عبادت کریں جب لوگ سبت والے دن عبادت کرنے کے بجائے کام کر رہے ہوتے تھے تو خدا کے نبی لوگوں کو ملامت کرتے تھے کہ تم خدا کے سبت کی بے حرمتی کر کے خدا کی بے عزتی کرتے ہو (حزقی ایل 22:26 اور 23:38) ذرا سوچیں نبی کس دن کو خدا کا سبت کہتے تھے اتوار کو یا ہفتہ کو؟ جی ہاں ہفتہ کے دن کو کیونکہ نبی ہفتہ کے دن کو سبت کا دن مانتے تھے اور نبیوں کے بعد خود خداوند یسوع ہفتہ کے دن کو سبت کا دن مانتا تھا اور رسول بھی ہفتہ کے دن کو سبت مانتے تھے پولس رسول ہفتہ کے دن کو سبت مانتا تھا۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب خدا اپنے نبیوں کو بھیجتا تھا کہ جا کر اسرائیل کو سبت ماننے کی تعلیم دیں تو خدا کونسے دن کو سبت ماننے کی تعلیم دے رہا تھا؟ ہفتہ کے دن کو کیونکہ خدا نے اسی دن کو سبت کا دن مقرر کیا ہے۔ اگر سبت کا دن تبدیل ہو گیا تھا۔ تو خدا نے اپنے نبیوں کے وسیلے سے کبھی یہ تعلیم نہیں دی کہ سبت کا دن بدل گیا ہے سبت تبدیل ہونے کی تعلیم بائبل مقدس میں سے نہیں بلکہ یہ مخالف مسیح 666 جو روم میں بیٹھا ہے اُس کی طرف سے ہے۔ نئے عہد نامہ میں کلیسیاء میں اُٹھنے والے بہت سارے مسلوں پر رسولوں نے تعلیم دی ہے مگر کسی رسول نے بھی یہ تعلیم نہیں دی کہ سبت تبدیل ہو گیا ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہا کہ سبت اور عیدوں کو ماننا چھوڑ دوں خداوند کے حکموں کو توڑنے کی غلط تعلیم اُس کسبی کی طرف سے آئی ہے جو قرمزی رنگ کے حیوان پر بیٹھی ہوئی ہے مکاشفہ 17:3 آپ خود تحقیق کر کے دیکھ لیں یہ ساری تعلیم چوتھی صدی میں پوپ کی طرف سے آئی ہے جو آج تک کسی نہ کسی صورت میں کلیسیاء کے اندر موجود ہے اور خدا کے لوگوں کو تباہ اور برباد کر رہی ہے۔ سبت کو نہ ماننا بہت بڑا گناہ ہے جس کی سزا صرف موت ہے۔ مگر کسبی نے یہ تعلیم دی کہ سبت کو نہ مانو کیونکہ تم پر فضل ہوا ہے تم شریعت کے ماتحت نہیں ہو اس لیئے خدا کے حکم کو نہ مانو یہ شریعت ہے مگر تم فضل میں ہو اس طرح کا دھوکہ شیطان نے حوا کو بھی دیا تھا۔ کہ یہ پھل کھا لو تم ہرگز نہیں مرو گے۔ خدا کا حکم توڑنے کے بعد کیا ہوا آدم اور حوا کے ساتھ؟ اُن کو خدا نے سزا دی، بتائیں کہ آدم شریعت کے دور میں تھا یا فضل کے دور میں؟

جواب: آدم جلال کے دور میں تھا۔ وہ راستباز اور بے عیب تھا اور گناہ سے ناواقف تھا تو بھی خد کا حکم اُسے ماننا چاہیے تھا۔ مگر شیطان نے کہا کہ خدا کا حکم نہ مانو تم نہیں مرو گئے شیطان جھوٹ بول رہا تھا۔ اِسی طرح آج کے مسیحی فضل کے نعرے مار کر خدا کے حکموں کو توڑ رہے ہیں کیا فضل ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم خدا کے حکموں کو نہ مان کر اُسے غضب ناک کریں۔ ا۔ یوحنا 2:4 یوں لکھا ہے۔۔۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اُسے جان گیا ہوں اور اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور اُس میں سچائی نہیں۔

کلیسیاء کے لیئے خطرہ

گلتیوں4:10-11 تم دنوں اور مہینوں اور مقررہ وقتوں اور برسوں کو مانتے ہو مجھے تمہاری بابت ڈر ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ جو محنت میں نے تم پر کی ہے بیفائدہ جائے۔ پولس رسول کو گلتیوں کی کلیسیاء کے لیئے ایک بہت بڑا خطرہ نظر آ رہا ہے کیونکہ گلتیوں کی کلیسیاء کے لوگ دنوں مہینوں، مقررہ وقتوں اور برسوں کو ماننے لگے ہیں اگر وہ ان باتوں پر عمل کرنے سے باز نہ آئے تو پولس کو یہ ڈر ہے کہ اُس کی ساری محنت بے کار ہو جائیگی یعنی گلتیوں کی کلیسیاء اپنی نجات کھو بیٹھے گی یہ کلیسیاء کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پولس رسول کن مقررہ وقتوں کی بات کر رہا ہے؟ جو کلیسیاء کے لیئے خطرناک ہیں۔ کچھ خادم یہ تشریح کرتے ہیں کہ پولس رسول خداوند کی مقررہ عیدوں اور سبت کے دنوں کی بات کر رہا ہے جن دنوں اور مہینوں اور برسوں کو بنی اسرائیل مانا کرتے تھے یہ شریعت کے کام ہیں اگر وہ اِن عیدوں اور سبتوں کو مانینگے تو وہ فضل سے محروم ہو جائینگے۔ افسوس ایسے خادموں پر جن کے ذہن خدا کے کلام کے خلاف منفی سوچوں سے بھرے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پولس خداوند کی عیدوں اور سبتوں کے خلاف تعلیم دے پولس نے تو خود کلیسیاء کو عید فسح منانے کا حکم دیا (1۔کرنتھیوں5:7-8) اور کلسیوں2:16 میں وہ عیدوں کے متعلق یوں تعلیم دیتا ہے پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے اصل یونانی متن میں لفظ عید کے ساتھ تعلیم کا بھی لفظ آتا ہے یعنی ترجمہ اس طرح ہوگا۔ پس کھانے پینے یا عید کی تعلیم یا نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے۔ اس آیت میں 4 باتیں ایسی ہیں جن کی بابت ہم نے ہوشیار رہنا ہے کہ کوئی ہم پر الزام نہ لگا سکے۔ ان 4 باتوں کو الگ الگ کر کے سمجھیں۔

نمبر1۔ پس کھانے پینے کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے

نمبر2۔ پس عید کی تعلیم کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے

نمبر3۔ پس نئے چاند کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے

نمبر4۔ پس سبت کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے

اس کو پڑھ کر کچھ لوگ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اگر ہم عیدوں اور سبتوں کو مانینگے تو ہم پر ان کو ماننے کا الزام آئے گا اس لیئے ہمکو عیدوں اور سبتوں کو نہیں ماننا چاہیئے۔ اب میں پھر یہی کہونگا۔ ایسی تعلیم وہی دے سکتا ہے جس کا دل خدا کے کلام کے خلاف بغاوت سے بھرا ہے اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے ان 4 باتوں میں سے ہم پہلی بات پر غور کرتے ہیں اگر ہم پہلی بات کو اچھی طرح سے سمجھ لیں گے تو باقی 3 باتوں کی بھی وہی تشریح ہوگی جو پہلی بات کی ہوگی۔

نمبر1۔ پس کھانے پینے کے بارے میں کوئی تم پر الزام نہ لگائے کھانے پینے کے بارے میں آپ پر الزام کیسے لگ سکتا ہے؟ ذرا سوچیں اگر آپ سور کا گوشت کھائیں اور شراب پئیں تو کیا آپ پر الزام نہ آئیگا؟ ضرور آئے گا۔ مگر یہ الزام تو شریعت میں پایا جاتا ہے آپ تو شریعت کے ماتحت نہیں آپ تو فضل کے ماتحت ہیں۔

شریعت حرامکاری، بت پرستی، چوری، زنا کاری، بدکاری، جھوٹ، اور ظلم کے خلاف الزام دیتی ہے کیا فضل اِن سب کاموں کے خلاف نہیں؟ دراصل ہم نے شریعت کو اتنی بری چیز سمجھ لیا ہے جس کا نام سُنتے ہی ہم شریعت کے خلاف بولنے لگتے ہیں۔ یاد رکھیں شریعت بھی خدا کا کلام ہے۔ اور فضل کا مطلب یہ نہیں کہ ہم شریعت کے خلاف زندگی بسر کریں اور گناہ کر کے خدا کے دشمن بن جائیں۔ خداوند یسوع نے صاف صاف حکم دیا ہے کہ توریت تب تک قائم ہے جب تک یہ زمین اور آسمان ٹل نہیں جاتے ایک نقطہ اور ایک شوشہ بھی ہرگز نہ ٹلے گا۔ اور جو چھوٹے سے چھوٹا حکم بھی توڑے گا وہ سزا پائے گا۔ لیکن جو ان حکموں کی تعلیم دے گا وہ خدا کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ (متی 5:17-19) اس کے بعد متی 7:20-23 میں خداوند نے کہا جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں اُن میں سے ہر کوئی آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔ صرف وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتے ہیں۔ آیت 23 میں یوں لکھا ہے۔ اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ انگلش ترجمہ میں اے بدکاروں کی جگہ Lawlessness آیا ہے۔ جو اصل یونانی متن کے مطابق ہے یعنی خداوند یسوع یوں کہے گا اے شریعت کو توڑنے والوں میرے پاس سے چلے جاؤ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی جو لوگ خدا کے حکموں پر عمل نہیں کرتے بلکہ حکموں کے خلاف عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی یہی سکھاتے ہیں وہ جہنم میں جائینگے۔ یوحنا 2:4 جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اُسے جان گیا ہوں اور اُسکے حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور اُس میں سچائی نہیں۔ خداوند یسوع نے کن حکموں کی بات کی؟ توریت میں لکھے ہوئے حکموں کی خداوند نے بات کی کہ جو کوئی ان حکموں پر عمل کرتا ہے اور اِس کی تعلیم دیتا ہے وہ خدا کی بادشاہی میں بڑا کہلائیگا اور جو اِن حکموں میں سے چھوٹے سے چھوٹے حکموں کو توڑے گا۔ اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ خدا کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا ہوگا۔ یعنی سزا پائے گا۔ جو حکموں پر عمل نہیں کرتے بلکہ حکموں کو توڑتے ہیں اُنکو خداوند یہ جواب دیگا اے شریعت کو توڑنے والوں میرے پاس سے چلے جاؤ میری کبھی تم سے واقفیت نہیں تھی۔ اگر ہم شریعت کے خلاف کوئی ناپاک چیز کھائینگے تو کوئی دوسرا ہم پر الزام دے گا یہ بات پولس رسول سمجھا رہا ہے کہ ہم نے خدا کے کلام کے برخلاف عمل نہیں کرنا اِسی طرح اگر ہم عیدوں اور سبتوں کی تعظیم نہیں کرینگے تو خداوند کے مقدس دنوں کی بے عزتی کرنے والے ٹھہرینگے اور ہم پر خدا کے کلام میں سے الزام دیا جائیگا۔ اگر ہم پاک چیزیں کھاتے ہیں اور خداوند کی مقدس عیدوں اور سبت کو پاک مانتے اور احترام کرتے ہیں تو خدا کا کلام ہم پر کبھی الزام نہیں دے گا۔ اگر ہم خدا کے حکموں کو توڑینگے تو الزام ضرور آئیگا۔ اس لیئے پولس رسول جن مقررہ وقتوں کو ماننے سے گلتیوں کی کلیسیاء کو منع کر رہا ہے وہ خداوند کی عیدیں اور سبت نہیں بلکہ غیر معبودوں اور بت پرست غیر قوموں کے مذہبی تہوار ہیں۔ جن کو چھوڑ کر گلتیوں کے ایماندار کلیسیاء میں شامل ہوئے تھے مگر اب دوبارہ اُن جھوٹے معبودوں کی غلامی میں جا رہے تھے یہ مقررہ وقت اُن جھوٹے معبودوں کے تہوار ہیں جن کو ماننے سے پولس رسول منع کر رہا ہے ذرا آیت نمبر 8 سے 11 تک پڑھیں۔ لیکن اُس وقت خدا سے ناواقف ہو کر تم اُن معبودوں کی غلامی میں تھے جو اپنی ذات

میں خدا نہیں مگر اب جو تم نے خدا کو پہچانا بلکہ خدا نے تم کو پہچانا تو اُن ضعیف اور نکمّی اور ابتدائی باتوں کی طرف کس طرح پھر رجوع ہوتے ہو جنکی دوبارہ غلامی کرنا چاہتے ہو۔ تم دنوں اور مہینوں اور مقررہ وقتوں اور برسوں کو مانتے ہو۔ مجھے تمہاری بابت ڈر ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ جو محنت میں نے تم پر کی ہے بیفائدہ جائے۔ گلتیوں 4:8-11 ،گلتیوں کے لوگ چونکہ یہودی قوم میں سے نہیں تھے وہ غیر قوم میں سے تھے اور مسیح خداوند پر ایمان لا کر کلیسیاء میں شامل ہوتے تھے پولُس کہتا ہے کہ تم پہلے اُن معبودوں کی غلامی میں تھے جو اپنی ذات میں خدا نہیں یعنی گلتیوں کی کلیسیاء کے لوگ پہلے جھوٹے معبودوں کی غلامی میں تھے مگر خداوند یسوع پر ایمان لا کر شیطان کی غلامی سے آزاد ہوئے۔ پولُس اُن کو یاد دلاتا ہے کہ تم اُن صعیف یعنی پرانی اور نکمّی ابتدا کی باتوں کی طرف کس طرح پھر رجوع ہوتے ہو جنکی دوبارہ غلامی کرنا چاہتے ہو گلتیوں کے لوگ اُن دنوں، مہینوں اور مقررہ وقتوں اور برسوں کو دوبارہ منانے لگے جن کو وہ اُس وقت بھی منایا کرتے تھے جب وہ جھوٹے معبودوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور شیطان کی غلامی میں تھے پولُس یوں کہہ رہا ہے کہ اگر تم پھر اُن دنوں کو مناؤ گے تو اُن جھوٹے معبودوں کی غلامی میں دوبارہ پھنس جاؤ گے۔

صاف صاف سمجھ آ رہا ہے کہ یہ دن مہینے مقررہ وقت جھوٹے معبودوں سے تعلق رکھتے ہیں اور گلتیوں کے لوگ پہلے اِن دنوں کو مانتے تھے مگر جب خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے تو ان لوگوں نے جھوٹے معبودوں کے دنوں کو منانا چھوڑ دیا تھا۔ مگر اب وہ دوبارہ اِن دنوں کو ماننے کی طرف راغب ہو رہے تھے اور یہ گلتیوں کی کلیسیاء کے لیئے بہت بڑا خطرہ تھا وہ دوبارہ شیطان کی غلامی میں جا رہے تھے۔ اور پولُس رسول کی ساری محنت بے کار ہو سکتی تھی۔ جس بات کا خداوند کے رسول پولُس کو خطرہ تھا اب وہ ہو چکی ہے آج کے دور کی کلیسیاء کے پاس جو مذہبی عیدیں یا تہوار ہیں وہ خداوند کی عیدیں نہیں بلکہ جھوٹے معبودوں کی عیدیں ہیں جو صدیوں سے غیر قومیں مناتی آ رہی ہیں۔ 25 دسمبر بڑا دن یا کرسمس تمام مسیحی عالم مانتے ہیں کہ یہ عید پہلے سورج دیوتا کی عید تھی خداوند یسوع 25 دسمبر کو پیدا نہیں ہوا روم 25 دسمبر کا دن سورج دیوتا کی عید کے لیئے مناتا تھا روم میں اس عید کا نام Saturnalia تھا اس کے علاوہ اس عید پر استعمال ہونے والی چیزیں کرسمس ٹری، ستارہ، وغیرہ یہ رومی دیوتاؤں کے نشان ہیں جو ان غیر معبودوں کی عبادت کرنے کے لئے استعمال ہوتے تھے قاموس الکتاب میں صفہ نمبر 147 پر مضمون بڑا دن پڑھیں۔

پھر اس کے علاوہ راکھ کا بُدھ 40 روزے، گڈ فرائیڈے اور ایسٹر یہ تمام دن غیر معبودوں کے ہیں یہ خداوند کی عیدیں نہیں خداوند یسوع عیدِ فسح پر مصلوب ہوا تھا جو بائبل کے کلینڈر کے مطابق نیسان کا مہینہ اور اُسکی 14 تاریخ ہے مگر مسیحی کلیسیاء کبھی بھی عیدِ فسح خدا کی بتائی ہوئی تاریخ پر نہیں مناتی ہے وہ روم میں بیٹھے ہوئے پوپ کی مقرر کی گئی تاریخوں پر غیر معبودوں کے تہوار مناتی ہے جو خطرہ گلتیوں کی کلیسیاء کو تھا۔ آج کی کلیسیاء غیر معبودوں کی غلامی میں دوبارہ پھنس چکی ہے کیونکہ مقررہ دن 25 دسمبر کو مناتے ہیں اور عستارات دیوی کے تہوار ایسٹر کو مانتے ہیں اور تموز سورج دیوتا کے 40 روزوں کو مانتے ہیں راکھ کے بدھ کو مانتے ہیں جو تموز دیوتا کی موت کا دن ہے۔ اس کے علاوہ آج کی کلیسیاء ویلنٹائین ڈے کو بھی ماننے لگی ہے جو پہلے روم شہر میں لوُپرکیلیہ کے نام سے زنا کاری اور حرامکاری کا کرنے کا ایک تہوار تھا۔ یہ محبت کے دیوتا کیوپڈ اور اُسکی ماں عشق کی دیوی وِنیس کے نام سے منسوب

تھا۔رومی دیوتا کیوپڈ اور اُسکی ماں رومی دیوی وینس کے درمیان عشق اور حرامکاری کرنے کا دن تھا۔اور آج کے مسیحی لوگ اس دن کو ویلینٹائین ڈے کے نام سے منا رہے ہیں رومی اِس دن کو 14 اور 15 فروری کو مناتے تھے اور آج کے کرسچن بھی اس کو 14 فروری کو مناتے ہیں دن وہی ہے مگر کہانی بدل لی ہے کہ یہ دن ایک فادر کے نام سے منا رہے ہیں کلیسیاء شیطان کے دھوکے میں بُری طرح پھنس چکی ہے موجودہ دور کی کلیسیاء اُس دن عید منائی ہے جب روم شہر میں عید منائی جاتی ہے بائبل کے مطابق روم جو 7 پہاڑوں والا شہر ہے یہ خدا کا دشمن ہے اور اِن دنوں کو ماننے والے خدا کے دشمن کے تابع ہیں مگر بائبل کہتی ہے عید اُس وقت منانی چاہیئے جب یروشلیم شہر میں خدا کے لوگ عید منا رہے ہوں مگر افسوس جب یروشلیم میں عید ہوتی ہے تب ہمارے چرچوں میں عید نہیں ہوتی اس وقت عالمی سطح پر کلیسیاء یروشلیم کے ساتھ نہیں بلکہ روم شہر کے ماتحت چل رہی ہے۔ کیونکہ پوپ کا سبت اتوار ہے اور پوپ کی مقررہ عیدیں کرسمس، راکھ کا بدھ، 40 روزے، گڈ فرائی ڈے اور ایسٹر ہیں۔موجودہ کلیسیاء کے پاس خداوند کی عیدیں نہیں ہیں یہ ہے وہ خطرہ جس سے پُولس رسول واقف تھا اور پُولس رسول تعلیم دے رہا ہے کہ اِن تہواروں کو نہ مانو جن کا تعلق جھوٹے معبودوں سے ہے۔اگر آپ جھوٹے معبودوں کی غلامی سے آزاد ہونا چاہتے ہیں تو پوپ کی مقرر کی ہوئی تمام عیدوں کو رد کر دیں ورنہ رسول کہتا ہے ساری محنت بیفائدہ جائے گی۔گلتیوں کی کلیسیاء غیر قوموں سے آئے ہوئے لوگ تھے جو پہلے بت پرست تھے اور خداوند پر ایمان لانے سے پہلے یہ ان غیر معبودوں کے تہوار منایا کرتے تھے مگر خداوند پر ایمان لانے کے بعد یہ اِن دنوں اور مہینوں اور مقررہ وقتوں کو منانا چھوڑ گئے تھے مگر کچھ مدت کے بعد یہ لوگ دوبارہ اِن تہواروں کی طرف راغب ہو رہے تھے پُولس رسول نے اِن کو اِس خطرے سے آگاہ کر دیا تھا۔مگر کلیسیاء کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ چوتھی صدی میں غیر قوموں سے آئے ہوئے لوگوں نے اپنے پرانے تہواروں کو منانے کا مطالبہ کیا اور رومی بادشاہ قسطنطین نے مسیحت کو قبول کر لیا مگر اس بادشاہ نے کلیسیاء کی تعلیم میں خمیر ملا دیا اور کلیسیاء بت پرستی سے بھر گئی۔اور رومن کیتھولک کا وجود اِسی بادشاہ سے شروع ہوا جنہوں نے کلیسیاء کو بت پرستی سے بھر دیا اِن لوگوں نے اپنے پرانے بت پرستی کے تہواروں کو 325ء میں نقائیہ کی کونسل میں بحال کروالیا۔کلیسیاء کی تاریخ گواہ ہے پہلی 3 صدیوں تک کلیسیاء نے کبھی کرسمس یا ایسٹر نہیں منایا تھا۔نقائیہ کی کونسل میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم یہودیوں سے الگ ہونگے اور عید فسح اور سبت کو بھی نہیں منائینگے کیونکہ یہ یہودیوں کے تہوار ہیں تب اس کونسل نے 325ء میں کلیسیاء سے عید فسح اور سبت ختم کر کے یہودیوں سے علیحدگی اختیار کر لی اور اپنا الگ سبت بنا لیا یعنی اتوار Sunday یعنی سورج کا دن اور کرسمس جو سورج دیوتا کی عید ہے 25 دسمبر مقرر کی اور راکھ کا بدھ جو سورج دیوتا تموز کی موت کا دن ہے اور 40 روزے جو بابل میں سورج دیوتا تموز کا 40 روزہ ماتم ہے اور ایسٹر جو عستارات دیوی کی عید ہے جو سورج دیوتا کے زندہ ہونے کی عید ہے منانے کا فیصلہ کیا یہ سارے تہوار سورج دیوتا اور چاند دیوی جو آسمان کی ملکہ بھی کہلاتی ہے اُس کیلئے منائے جاتے تھے۔اسی وجہ سے خداوند یسوع کی جو تصویریں اور صلیب بنائی جاتی ہے اُس میں سر کے پیچھے ایک دائرہ نظر آتا ہے جو سورج کا نشان ہے اور صلیب میں بھی دائرہ بنا ہوتا ہے۔جو یسوع کی نہیں بلکہ سورج دیوتا کی صلیب ہے رومن کیتھولک نے

سورج دیوتا زیوس کی تصویروں کو مسیح کی تصویریں کہہ کر مسیحیوں کو بت پرستی کے جال میں پھنسایا لیا۔ اور پولُس کہتا ہے کہ اِس غلامی سے آزاد ہو جاؤ اِن مقررہ دنوں اور جھوٹی عیدوں کو رد کر دو کیونکہ یہ آپکے لیئے بہت خطرناک ہے کیونکہ اِن تہواروں کو ماننے والے غیر معبودوں کے غلام ہیں۔ سلیمان بادشاہ کی موت کے بعد جب سلیمان کا بیٹا رحبعام بادشاہی کرنے لگا تو اسرائیل کے 10 قبیلوں نے اپنی بادشاہی داؤد کی نسل سے الگ کر لی اور یرُبعام اِن دس قبیلوں کا بادشاہ بنا اور یرُبعام نے بنی اسرائیل کو داؤد کی نسل اور یروشلیم سے الگ کرنے کے لئے سونے کے دو بچھڑے بنائے اور بنی اسرائیل کو بت پرستی میں لگا دیا اور غیر معبودوں کی عیدیں مقرر کر دیں تا کہ بنی اسرائیل کہیں خداوند کی عیدیں منانے کے لیے یروشلیم نہ چلے جائیں یرُبعام نے ایک جھوٹا مذہیب بنایا اور غیر قوموں کے دیوتاؤں کی پوجا کرنے پر اسرائیل کو لگا دیا اور بنی اسرائیل بت پرستوں کی عیدیں منانے لگے۔ تب خدا نے ان دس قبیلوں کو برگشتگی کی سزا دی اور اِن کو اسور کے حوالہ کر دیا۔ یہ برگشتہ قبیلے تباہ اور برباد ہو گئے اور اسیری میں چلے گے اور آج تک اِن دس قبیلوں کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ جس طرح یرُبعام نے اسرائیل کو داؤد کی نسل کے بادشاہ اور یروشلیم سے الگ کرنے کے لئے جھوٹی عیدیں مقرر کیں۔ بلکل اسے طرح رومن کیتھولک مشن نے کلیسیاء کو مسیح سے اور یہودیوں سے اور یروشلیم سے الگ کرنے کے لیے کلیسیاء میں سے خداوند کی عیدیں اور سبت ختم کر کے غیر معبودوں کے تہوار مقرر کر دیئے۔ پوپ کلیسیائی دور کا یرُبعام ہے۔ اِسی لیے پولُس رسول اِن غیر معبودوں کے تہواروں کو منانے میں بہت بڑا خطرہ سمجھتا ہے۔ اس لیے خدا ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم غیر معبودوں کے تہواروں کو چھوڑ کر خداوند کی عیدوں کی تعظیم کریں۔ حوالہ کلسیوں 2:16-17 پولُس کہتا ہے کہ تم بے خمیر ہو کیونکہ ہمارا بھی فسح یعنی مسیح قربان ہوا ہے پس آؤ ہم عید کریں ا۔ کرنتھیوں 5:7-8 پولُس کلیسیاء کو عید فسح منانے کا حکم دیتا ہے۔ یہ وہی عید ہے جو ہر سال یہودی مناتے ہیں۔ اور ہمارا خداوند اِسی عید پر قربان ہوا تھا۔ خداوند کی مصلوبیت اور زندہ ہونے کی عید ایسٹر نہیں بلکہ عید فسح اور عیدِ فطیر ہے اور اِن ہی عیدوں کو منا کر ہم خداوند کی یادگاری کر سکتے ہیں اور خداوند نے ہمیں اِنہی عیدوں کو منانے کا حکم دیا ہے۔ مَیں پاسٹر ظفر یوسف یہ کتاب اس مقصد کے لیئے لکھ رہا ہوں تا کہ آپ کو گواہی دوں کہ میں نے اور میری کلیسیاء نے پوپ کی مقرر کی ہوئی تمام چیزوں کو رد کر دیا ہے کیونکہ کلام کے مطابق پوپ مخالف مسیح یعنی 666 ہے اور دانی ایل 7 باب کے مطابق یہ چوتھے حیوان کا چھوٹا سینگ ہے جو مقدسوں سے جنگ کرتا ہے اور خدا کی شریعت اور خدا کے مقررہ دنوں کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لیئے ہم اس کے حکموں کے ماتحت نہیں رہیں گے اور ہم صرف وہی عیدیں منائیں گے جن کا حکم ہمارے خداوند نے دیا ہے۔ اور اب سے جب بھی یروشلیم میں عید ہو گی اُس دن ہمارے چرچ اور ہمارے گھروں میں بھی عید ہو گی۔ کیونکہ اب سے ہم روم کے ماتحت نہیں بلکہ خداوند کے مقدس شہر یروشلیم کے ساتھ مل کر خداوند کی عبادت کریں گے۔ کیونکہ ہم سچائی سے واقف ہو گئے ہیں۔ اور سچائی نے ہمیں آزاد کر دیا ہے۔ یوحنا 8:32۔

مسیحی کسے کہتے ہیں؟

ہمارے خداوند مسیح کا نام یسوع نہیں بلکہ یہشوع تھا جو دو ناموں کو ملانے سے بنتا ہے عبرانی میں ہوشیع کا مطلب ہے نجات دینے والا۔ جب ہوشیع کے ساتھ یہواہ جوڑا جاتا ہے تو یہشوع نام بنتا ہے جسکا مطلب ہے یہواہ کی نجات یہشوع میں سے " ہ " کو ختم کر کے اس نام کو یشوع کیا گیا ہے جس کا معنیٰ "یہواہ نجات دیتا ہے" مسیح کا مطلب مسح کیا ہوا جو کہ ہمارے خداوند کا ازلی نام ہے بنی اسرائیل مسیح کے نبوتی نام عمانوایل سے واقف تھے یہ نام فرشتہ نے یوسف کو خواب میں بتایا تو تھا مگر عام لوگوں سے اس نام کو پوشیدہ رکھا گیا اور خداوند نے یشوع نام سے بنی اسرائیل میں خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دی اور بنی اسرائیل نہیں جانتے تھے کہ مسیح یشوع نام سے اسرائیل میں ظاہر ہوگا خداوند مسیح نے اپنے یشوع نام کے بارے میں یہودیوں سے یوں کہا میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے اگر کوئی اپنے ہی نام سے آئے تو اُسے قبول کر لو گئے ۔ یوحنا5:43 یہاں خداوند اپنے نام کی خوبی بیان کر رہا ہے کہ وہ اپنے باپ یہواہ کے نام سے آیا ہے یشوع یعنی یہواہ کی نجات ۔مگر بے ایمان یہودیوں نے یہواہ کی نجات کو قبول نہ کیا ۔مگر جن یہودی نے قبول کیا انہوں نے نعرے لگائے ہوشعنا ہ مبارک ہے وہ بادشاہ جو خداوند (یہواہ) کے نام سے آتا ہے (یوحنا12:13) (متی21:9) (مرقس11:9) (لوقا19:38) یسوع نام سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ فلپیوں2:9۔ اسی نام کے بارے میں خداوند مسیح نے خدا باپ سے دُعا میں یوں کہا اے قدوس باپ اپنے اُس نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا انکی حفاظت کرتا کہ وہ ہمارے طرح ایک ہوں ۔ یوحنا17:11۔ یشوع نام میں باپ کا نام شامل ہے اور باپ کا نام یہوواہ ہے۔ اور یہودی اِس یسوع نام کو پہچان نہ سکے مگر شاگردوں نے پہچانا اور ایمان لائے کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے متی16:16۔ جب یسوع مر کر زندہ ہوا تو پطرس نے روح القدس کی قدرت سے۔ یہ گواہی دی کہ یسوع کو خدا نے مسیح اور خداوند ثابت کیا۔ پس اسرائیل کا سارا گھرانہ یقین جان لے کہ خدا نے ءاس یسوع کو جس کو تم نے مصلوب کیا خداوند بھی کیا اور مسیح بھی کیا۔ اعمال2:35۔ روح القدس نازل ہونے کے بعد وہ تمام یہودی جو خداوند کے شاگرد تھے ابتدا میں 120 تھے پھر 3000 اور پھر 5000 سب خداوند یسوع کی گواہی دینے لگے کہ یسوع ہی اسرائیل کا مسیح ہے تب ہزاروں یہودی ایمان لائے مگر لاکھوں یہودیوں نے یقین نہ کیا۔ اس وجہ سے اسرائیل کے دو حصے ہو گئے ایک جسمانی اسرائیل جو یسوع مسیح پر ایمان نہ لائے اور دوسرا روحانی اسرائیل جو یسوع مسیح پر ایمان لایا۔ یہ بلکل اُس طرح کی تقسیم ہے جیسے ماضی میں داوٗد اور سلیمان کی بادشاہی کے بعد ہوا جب سلیمان کا بیٹا رحبعام بادشاہی کرنے لگا تو اسرائیل کے دس قبیلید اوٗد کی بادشاہی میں سے نکل کر الگ ہو گئے۔ یہوادہ کے قبیلہ کی بادشاہی اکیلی رہی گئی۔ یہ بادشاہی بڑی نہیں بلکہ چھوٹی تھی کیونکہ سارا اسرائیل اِس کو چھوڑ کر الگ ہو گیا تھا۔ اور اِس کے ساتھ ایک اور قبیلہ بنیمین شامل تھا۔ یہ اسرائیل کے جنوب میں تھے یہ یروشلیم اور یہودہ کے نام کی بادشاہی کہلاتی ہے۔ مگر جو دس قبیلے الگ ہوئے تھے اُن کا بادشاہ یربعام تھا۔ جو داوٗد کی نسل میں سے نہیں تھا۔ یہ بادشاہی شمال میں تھی۔ اور اس کا نام اسرائیل کہلاتا تھا۔ کیونکہ اس میں سارا اسرائیل شامل تھا۔ یہ بادشاہی سامریہ کے

نام سے بھی جانی جاتی تھی۔ اس وقت جس حصہّ میں زیادہ یہودی تھے وہ اسرائیل کہلاتا تھا۔ اور جس میں کم یہودی تھے۔ وہ اپنے قبیلہ کے نام سے یہوداہ کہلاتے تھے۔ یہوداہ نام کا مطلب "یہواہ کی حمد" ہے اور یہودی کا مطلب ہے "یہواہ کی حمد کرنے والا" اور اسی طرح مسیح کا مطلب ہے مسح کیا ہوا یعنی خدا کا ممسوح اور مسیحی کا مطلب ہے مسح کیئے ہوئے خدا کے لوگ۔ جو کچھ داؤد کی بادشاہی کے ساتھ ماضی میں ہوا بلکل وہی کچھ آگے چل کر ابنِ داؤد یسوع مسیح کی بادشاہی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا مسیح سے 522 سال پہلے دس قبیلوں کو اسور کا بادشاہ آکر اسیر کر کے لے گیا تھا۔ کیونکہ یہ داؤد کی بادشاہی سے الگ ہونے کے بعد مسلسل برگشتہ رہے اور نبیوں کے کلام کو نہ سُنا اور توبہ نہ کی اسلیئے خدا نے اُن کو اسور کے حوالے کر دیا۔ اُس نے اِن قبیلوں کو تباہ کر دیا اور اسیر کر کے اِن کے ملک سے لے جا کر دنیا کے مختلف ملکوں میں بکھیر دیا۔ تب سے یہ برگشتہ قبیلوں کا کچھ پتہ نہیں یہ گم ہو گئے ہیں پیچھے رہ گئی صرف یہودہ کی بادشاہی جو بعد میں اسرائیل کے بجائے زیادہ طرح یہودی کے نام سے پکارے جاتے تھے یہ قبیلہ 70 سال کی اسیری کے بعد یروشلیم میں واپس آیا۔ اور بحال ہوا اور مسیح اِسی قبیلے میں سے پیدا ہوا۔ جب خدا کی بادشاہی یسوع کے وسیلہ سے زمین پر آئی تو وہی کچھ ہوا۔ جو ماضی میں داؤد کی بادشاہی کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ داؤد کی بادشاہی کو رد کر کے الگ ہو گئے تھے اور مسیح کے دور میں یہودیوں نے خداوند یسوع کی بادشاہی کو رد کر دیا اور قیصر کو اپنا بادشاہ مان لیا۔ اور ابن داؤد کی بادشاہی کو رد کر دیا۔ جس طرح ماضی میں سارے قبیلے الگ ہو گئے مگر داؤد کی بادشاہی انکے قبیلے کے پاس رہ گئی تھی اِسی طرح مسیح کی بادشاہی کے ساتھ بھی ہوا زیادہ تر یہودیوں نے مسیح کو رد کر کے مسیح کی بادشاہی سے نکل کر الگ ہو گئے مگر جتنے یہودیوں نے قبول کیا وہ خدا کی بادشاہی کہلائے۔ وہ کلیسیاء بنے وہ مسیح کا بدن بنے وہ خدا کی بادشاہی بن کر پوری دنیا میں مسیح کی خوشخبری سُنانے نکلے اب جن یہودیوں نے مسیح کو قبول نہیں کیا تھا۔ وہ بڑی گرم جوشی سے مسیح کی مخالفت کرنے نکلے اور اُن یہودیوں پر تشدد کرتے تھے جو مسیح پر ایمان لائے تھے۔ مسیح کو قبول کرنے والا بھی یہودی کہلاتا تھا۔ اور مسیح کی مخالفت کرنے والا بھی یہودی کہلاتا تھا۔ مخالفت کرنے والے یہودی اُن یہودیوں کو جو مسیح کی گواہی دیتے تھے۔ ناصریوں کا بدعتی فرقہ کہتے تھے۔ مگر ایماندار یہودیوں نے اپنی پہچان کروانے کے لیئے مسیح کے نام کو استعمال کیا۔ وہ یہودی جو مسیح کی گواہی دیتے تھے۔ انہوں نے اپنے آپکو مسیحی نام دیا۔ وہ یہودی مسیحی کہلانے لگے (اعمال 26:11)۔ اور بعد میں جب غیر قومیں بھی اِن یہودیوں میں ایمان لا کر شامل ہونے لگیں تو وہ بھی مسیحی کہلاتے تھے۔ ابتدا میں مسیحی کا لفظ اُن یہودیوں نے اپنے لیئے استعمال کیا جو برگشتہ یہودیوں سے الگ ہوئے تھے۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح کی وجہ سے یہودیوں کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ بڑا حصہّ مسیح پر ایمان نہ لایا وہ صرف یہودی کہلاتا ہے مگر چھوٹا حصہّ جن یہودیوں نے قبول کیا وہ مسیحی کہلاتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسیحی کا لفظ سب سے پہلے رسولوں نے اور ایماندار یہودیوں نے اپنے لیئے استعمال کیا۔ بعد میں یہ لفظ رسولوں نے اُن تمام لوگوں کے لیئے بھی استعمال کیا جو دنیا کی قوموں میں سے خداوند مسیح پر ایمان لائے تھے۔ اور ہم ان یہودی مسیحیوں میں شامل ہیں جو روحانی اسرائیل اور مسیح کا بدن اور کلیسیاء ہے اس لیئے پولُس کہتا ہے۔ نہ کوئی یہودی رہا نہ کوئی یونانی، نہ کوئی غلام نہ آزاد، نہ کوئی مرد نہ عورت کیونکہ تم سب یسوع مسیح

میں ایک ہو گلتیوں 28:3،اس کا مطلب ایماندار یہودی اور ایماندار غیر قومیں اب الگ الگ نہیں بلکہ ایک ہیں۔یعنی وہ سب مسیح میں ایک ہیں اور ایک قوم بن گئے ہیں۔اور اس قوم کا نام ہے مسیحی۔اس لیئے پولُس رسول یہودیوں کے بارے میں یوں لکھتا ہے۔کیونکہ وہ یہودی نہیں جو ظاہر کا ہے اور نہ وہ ختنہ ہے جو ظاہری اور جسمانی ہے بلکہ یہودی وہی ہے جو باطن کا ہے۔اور ختنہ وہی ہے جو دل کا اور روحانی ہے نہ کہ لفظی ایسے کی تعریف آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتی ہے رومیوں 2:28-29۔اس کا مطلب جسمانی طور پر اسرائیل کی نسل سے پیدا ہونے والا خدا کی نظر میں یہودی نہیں بلکہ روحانی طور پر مسیح پر ایمان لا کر نئے سرے سے پیدا ہونے والا باطن کا یہوی ہے خدا کی نظر میں ایک ایماندار جو مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ مسیحی ہے وہ روحانی اسرائیلی ہے وہ روحانی اعتبار سے یہودی ہے (یعنی یہواہ کی حمد کرنے والا) کلام کے مطابق ہر مسیحی ایماندار باطن کا یہودی ہے روحانی اعتبار سے اسرائیلی ہے کیونکہ وہ مسیح میں شامل ہے مسیح یہوادہ کا ببر ہے مسیح اسرائیل کا بادشاہ ہے مسیح داؤد کی اصل اور نسل ہے اور ہم مسیح کی وسیلہ سے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اس لیئے خدا کے کلمہ کے وسیلہ سے پیدا ہونے کے سبب سے نیا مخلوق ہیں۔اور نیا مخلوق میں وہ سب کچھ موجود ہے جو مسیح کی ذات میں ہے۔اس لیئے لکھا ہے تم الٰہی ذات میں شریک ہو (۲۔ پطرس 4:1)۔اس لیئے جو مسیح کی زات میں ہے وہی سب کچھ ایک مسیحی کی ذات میں بھی ہے۔اس کا مطلب ہم خدا کی ذات میں بھی شریک ہیں کیونکہ یسوع خدا کی ذات سے ہے اور ہم یسوع مسیح میں ہیں۔یسوع روح بھی ہے اور جسم بھی اس لیئے اُس کی دو ذاتیں ہیں پہلی وہ خدا کی ذات سے ہے اور دوسری بات وہ انسانوں میں سے جسمانی لحاظ سے یہوداہ کے قبیلے اور داؤد کی اصل اور نسل سے ہے۔اسطرح مسیح کے وسیلہ سے ہم خدا کی ذات اور یہوداہ کے قبیلے اور داؤد کی بادشاہی اور اصل اور نسل میں شریک ہیں۔اور داؤد کی اصل اور نسل ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے۔اس لیے جو کچھ مسیح کا ہے وہ سب کچھ ہمارا ہے۔خدا کا کلام یوں فرماتا ہے اسلیئے کہ پاک کرنے والا اور پاک ہونے والے سب ایک ہی اصل سے ہیں اِس باعث وہ انہیں بھائی کہنے سے نہیں شرماتا۔عبرانیوں 11:2 دو شخص آپس میں کس وجہ سے بھائی کہلا سکتے ہیں؟ اگر وہ ایک اصل سے ایک ہی تخم سے ہوں یسوع خدا کا کلمہ ہے اور ہم اس کلمہ سے پیدا ہوئے ہیں۔پاک کرنے والا یسوع ہے اور پاک ہونے والے ایماندار یعنی ہم ہیں ہم دونوں کی ایک ہی اصل ہے۔مکاشفہ 21:9-12 میں اس لیئے برّہ کی دلہن آسمانی یروشلیم ہے اور اُس کے 12 دروزے ہیں کیونکہ اسرائیل کے 12 قبیلے ہیں۔ہر قبیلے کے لیئے ایک دروزاہ ہے کیونکہ ہر دروزے پر اُس کے قبیلے کا نام لکھا ہے مگر کسی بھی دروزے پر مسیحی نام نہیں لکھا اس کا مطلب یہ ہوا کہ برے کی دلہن کا نام اسرائیل ہے اور پولُس رسول نے افسیوں دوسرے باب میں سکھایا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے یہودیوں اور غیر قوموں کو اپنی صلیبی موت کے وسیلہ سے ایک تن بنالیا ہے۔اب غیر قومیں بھی خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے اسرائیل کی بادشاہی میں شامل ہیں۔اور اُن تمام وعدوں اور عہدوں میں بھی شامل ہیں اس طرح برّہ کی بیوی جو آسمانی یروشلیم ہے اُس میں یہوداہ کے قبیلے کا دروازہ سب قوموں کے لیئے ہے۔کیونکہ یسوع نے کہا بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔یوحنا 10:9۔خدا نے ابراہام سے کہا تھا کہ میں تیری نسل کے ذریعے سے زمین کی سب قوموں کو

برکت دوں گا۔ پیدائش 12:13، اور گلتیوں 3:15-16 یسوع نے کہا میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس بھیجا نہیں گیا۔ متی 15:24 اس لیئے خدا کی یہ مرضی ہے کے تمام قوموں میں سے لوگ خوشخبری پر ایمان لانے کے وسیلہ سے برکت پائیں۔ کیونکہ جس نسل کے وسیلہ سے خدا سب قوموں کو برکت دینا چاہتا ہے وہ نسل ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے اور وہی ہم کو عالمِ بالا کی یروشلیم جو برہ کی بیوی ہے اُس میں شامل کر کے ابدی نجات دے رہا ہے۔ اس لیئے ایمان لانے والے یہودی اور ایمان لانے والی غیر قومیں اب الگ الگ دو قومیں نہیں ہیں۔ خدا کا ایک ہی گلّہ اور ایک ہی اُمت ایک ہی قوم ایک ہی بادشاہی ہے۔ اور وہ سب مسیح کے نام سے کہلاتے ہیں یعنی مسیحی اس کا مطلب مسیحی اور یہودی الگ الگ نہیں بلکہ ایک ہی ہیں کیونکہ دونوں کا خدا ایک ہے کلام ایک ہے بپتسمہ ایک ہے دونوں کے پاس ایک ہی اُمید ہے۔ افسیوں 4:4-5 اور 2:16۔ اس لیئے پطرس کہتا ہے اگر مسیحی ہونے کے سبب سے دکھ اُٹھائے تو تم مبارک ہو کیونکہ خدا کا روح تم پر سایہ کرتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن اگر مسیحی ہونے کے باعث کوئی شخص دکھ پائے تو شرمائے نہیں بلکہ اس نام کے سبب سے خدا کی تمجید کرئے (ا۔پطرس 4:14-16) مسیحی کہلانا فخر اور جلال کا باعث ہے قوموں کے درمیان بڑے فخر سے مسیحی ہونے کا اقرار کرنا چاہیے اور مسیح کے نام کی گواہی دینا چاہیے۔

مخالفت کا جواب

اب میں اُن سوالوں کے جواب دوں گا جو اکثر عیدوں اور سبت کی مخالفت کرنے کے لیئے اُٹھائے جاتے ہیں۔

(1)۔ عیدوں میں نجات نہیں پائی جاتی ہمیں صرف اُن باتوں کی طرف توجہ دینی چاہیئے جن کا تعلق نجات سے ہے۔

میرے بھائی! نادانوں جیسی باتیں نہ کریں ہوش میں آئیں اور یہ یاد کریں۔ خداوند نے صلیب پر مر کر ہمیں گناہوں سے نجات دی ہے۔ جس دن خداوند مصلوب ہوا تھا وہ کون سا دن تھا؟ (جواب) وہ عیدِ فسح کا دن تھا۔ میرے بھائی نجات ملی ہی عیدِ فسح پر تھی۔ بنی اسرائیل اُس جانور کے خون کو نہ بھولے جس کو دروازے کی چوکٹوں پر لگانے سے وہ مصر میں موت سے بچ گئے آج تک وہ خدا کا شکر کرنے لیئے اس دن کو کبھی نہیں بھولتے اور مناتے رہتے ہیں بلکل اسی طرح خداوند یسوع مسیح بھی ہمیں موت سے بچانے کے لیئے عیدِ فسح پر قربان ہوا اور ہمیں اسی دن نجات ملی۔ **مگر ہم اس نجات کے دن کو کیوں بھول گیئے ہیں؟**

(جواب:) عیدوں میں نجات نہیں پائی جاتی یہ بات صرف وہی آدمی کہہ سکتا ہے جس کو خداوند کی عیدوں کے بارے میں کچھ علم نہیں خداوند کی 7 عیدوں میں 7 نبوتیں پائی جاتی ہیں۔ عیدِ فسح کا تعلق نجات سے ہے خداوند نے کفارہ دینے کے لئے اِسی عید کو مقرر کیا تھا عیدِ فسح پر خداوند مصلوب ہوا عیدِ فطیر پر دفن ہوا اور اتوار کو پہلے پھل کی عید پر یسوع زندہ ہوا موت پر غالب آیا اور ہمیں نجات دی اور راستباز ٹھہرایا۔ بائبل پڑھ کر دیکھیں خداوند نے یہ سارے کام عیدوں پر کیئے عیدوں کا نجات سے بڑا گہرا تعلق ہے ۔ نجات یافتہ لوگوں کو روح القدس کا انعام عیدِ پینتکوست کے دن ملا تھا کیا روح القدس کا تعلق نجات سے نہیں ہے۔ 7 میں سے 4 عیدیں مسیح کی آمد اور روح القدس کے نازل ہونے سے پوری ہوگئی ہیں۔ باقی 3 رہے گئی ہیں۔ نرسنگوں کی عید۔ یوم کپور اور عید خیام۔ نرسنگوں کی عید میں کلیسیاء کے آسمان پر اُٹھائے جانے کی بنوت پائی جاتی ہے کیونکہ نرسنگوں کی عید ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو آتی ہے۔ اور کلام کے مطابق اس دن سے سال کا شروع ہوتا ہے۔ ساتواں مہینہ ساتویں ہزار سالہ دور کے آغاز کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ عید کلیسیاء کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا سایہ یا تصویر ہے یوم کپور (روزہ کا دن) یہ یعقوب کی مصیبت کا دن ہے یرمیاہ 30:7 عید خیام یہ خوشی اور نہایت شادمانی کی عید ہے پھل جمع کرنے کے بعد خوشی کا جشن منانے کی عید ہے اس عید کا عدد 7 ہے سارے کام مکمل کرنے کے بعد یہ جشن منایا جاتا ہے یہ نجات یافتہ لوگوں کی خوشی کا جشن ہے اور مسیح خداوند کی ہزار

سالہ بادشاہی کا سب سے بڑا جشن ہے یہ عید ہزار سالہ بادشاہی میں ہر سال منائی جائینگی ۔ جو اس عید کو نہیں منائینگے اُن کو سزا ملے گی ۔ زکریاہ 14:16-19 خداوند نے یہ عیدیں نجات دینے کے لیے مقرر کی ہیں اگر کسی شخص کو اس میں نجات نظر نہیں آئی وہ اپنے لیئے خداوند سے دُعا کرے تا کہ خداوند آپکی آنکھیں کھولے اور آپکو سچائی نظر آئے ۔

7 عیدوں میں خداوند کی 7 نبوتیں پائی جاتی ہیں اِن عیدوں کا تعلق نجات کے اُس عظیم کام سے ہے جو عید فسح سے شرع ہو کر عید خیام کے جشن پر مکمل ہوتا ہے ۔

(2) ۔ عیدوں میں خاص بات کیا ہے؟

(جواب) ۔ خاص بات یہ ہے کہ عیدوں میں نجات اور فتح کا بھید پایا جاتا ہے اِن 7 عیدوں میں 7 نبوتیں پائی جاتی ہیں ۔ یہ خدا کے مقرر کیئے ہوئے خاص دن ہیں ۔ خدا اُن ہی دنوں پر اپنی بڑی قدرت اور جلال کو ظاہر کرنے والا ہے ۔

(3) ۔ عیدیں شریعت کی تعلیم ہے عیدیں صرف یہودیوں کے لیے مقرر ہوئی ہیں ۔

(جواب) ۔ عیدوں کا تعلق صرف یہودیوں سے نہیں یہ تو ہزار سالہ بادشاہی میں بھی منائی جائینگی جب خداوند کا تخت یروشلیم میں ہوگا ۔ ہزار سالہ بادشاہی فضل کی بادشاہی ہے جس میں تمام عیدیں منائی جائینگی اس کا تعلق صرف شریعت سے نہیں بلکہ فضل سے بھی ہے عیدیں یہودیوں کی نہیں ہیں بلکہ خداوند فرماتا ہے میری عیدیں یہ ہیں ۔ احبار 23:1-2

(4) ۔ سبت یہودیوں کے لیے ہے اور یہ شریعت کی تعلیم ہے

(جواب) ۔ یہ بات سراسر غلط ہے کہ سبت یہودیوں کے لیئے مقرر ہوا اور یہ شریعت کی تعلیم ہے، کیونکہ سبت تو آدم کو بناتے وقت ہی مقرر ہو گیا تھا ۔ اور یہ صرف یہودی کے لیئے نہیں ہے خداوند نے کہا ۔ سبت آدمی کے لیئے بنا ہے، نہ کہ آدمی سبت کے لیے سبت یہودی کے لیئے نہیں بنا خداوند نے کہا کہ سبت آدمی کے لیے بنا ہے ۔ جو لوگ سبت کو منانے سے انکا کرتے ہیں وہ یہ بتائیں چلو آپ یہودی نہیں پر کیا آپ آدمی بھی نہیں ہیں ۔ کیونکہ سبت تو آدمی کے لیئے بنا ہے ۔ (مرقس 2:27)

(5 ۔) عیدوں اور سبت کی تعلیم دینے والے بدعتی ہیں

(جواب) ۔ بدعت وہ تعلیم کہلاتی ہے جو لوگوں کے ایمان کو خراب کرے ایسی تعلیم جو کے کلام میں نہیں پائی جاتی باہر سے کوئی نئی چیز لا کر مذہب میں شامل کرنے والے کو بدعتی کہتی ہیں یا جو شخص خدا کے کلام کی غلط تشریح کر کے لوگوں کو گمراہ کرے اُس کو بدعتی کہتے ہم نے کونسی غلط تشریح کی ہے یا ہم نے کونسی ایسی تعلیم لوگوں کو دی ہے جو بائبل میں درج نہیں ہے اس لیئے بدعتی ہم نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو سچائی کی مخالفت کرتے ہیں

(6) ۔ آپ یہودیوں کی عیدیں منا کر یہودی بن گئے ہیں ۔ اور آپ شریعت کی عیدوں کو مانتے ہیں اس لیے آپ شریعت کے ماتحت ہو گئے ہیں ۔ اور فضل سے محروم ہو گئے ہیں ۔

(جواب) ۔ پہلی بات ! غور سے سُن لیں کہ عیدیں نہ تو یہودیوں کی ہیں اور نہ ہی یہ مسیحیوں کی ہیں ۔ احبار 23 واں باب پڑھیں وہاں خدا خود فرماتا ہے کہ میری عیدیں یہ ہیں ۔ ۔ ۔ یعنی عیدیں تو خداوند کی ہیں یہ نہ موسیٰ کی ہیں اور نہ شریعت کی ہیں عیدیں

صرف خداوند کی ہیں اور جو خداوند کے ہیں وہ اِن کو منائیں گئے۔ آپ اِس لیئے یہ باتیں کرتے ہیں کیونکہ آپ عیدوں کے متعلق عدم معرفت کا شکار ہیں اس لیے آپ عیدوں کو ناچیز اور حقیر دن جانتے ہیں۔ اگر آپ سچائی سے واقف ہوتے تو آپ خداوند کی عیدوں کے بارے میں یوں نہ کہتے بلکہ کرسمس، ایسٹر، گڈ فرائیڈے، راکھ کا بدھ، 40 روزوں، مریم کا میلہ، مُردوں کی عید، اور ویلنٹائین کی مخالفت کرتے۔ (دو سال پہلے 2010 میں مَیں نے ویلنٹائین کی تاریخ کے بارے میں ایک اشتہار تقسیم کیا تھا جو کراچی میں بہت لوگوں نے پسند کیا تھا۔ اگر آپ کے پاس وہ موجود ہے تو اُسے پڑھ کر دیکھیں)

اچھا اگر کسی کو یہ اعتراض ہے کہ مَیں خداوند کی عیدیں منانے سے خداوند کی شریعت کے ماتحت ہو گیا ہوں اور فضل سے محروم ہو گیا ہوں جو کہ بلکل غلط ہے مَیں اس بات کو ردّ کرتا ہوں کیونکہ فضل کے دور میں بھی خداوند کے رسول اِن عیدوں کو مناتے تھے۔ پولُس رسول نے عیدِ فسح منانے کا حکم دیا اور اعمال کی کتاب میں کشتی کے سفر کے دوران پولُس رسول نے یوم کپور کا روزہ بھی رکھا تھا۔ اعمال 9:27 کلیسیاء کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ پہلی تین صدیوں تک کلیسیاء سبت اور خداوند کی عیدوں کو مانتی تھی۔ جو کہ بعد میں چوتھی صدی میں کیتھولک نے آ کر سبت اور عیدوں کو ختم کر دیا اور یہودیوں سے کلیسیاء کو الگ کر دیا۔ اگر میں خداوند کی عیدوں کے سبب سے خداوند کی شریعت کے ماتحت سمجھا جاتا ہوں تو پھر میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ آپ غیر معبودوں کے تہوار منا کر کس کے ماتحت ہیں۔؟ شاہد آپ جواب دینا پسند نہ کریں تو میں آپ کو پولُس رسول کا جواب دیتا ہوں پڑھ کر دیکھیں گلتیوں 4:8-11 اب شاہد آپ کو پڑھ کر بھی سمجھ نہ آئے تو میں آپ کو سمجھا دیتا ہوں۔ گلتیوں کے لوگ غیر قوم میں سے تھے جو پہلے غیر معبودوں کی غلامی میں تھے اور غیر معبودوں کے لیئے تہوار منایا کرتے تھے۔ پولُس کہتا ہے۔ کہ تم کس طرح اِن باتوں کی طرف پھر رجوع ہوتے ہو۔ جن کی دوبارہ غلامی کرنا چاہتے ہو کیونکہ تم دنوں، مہینوں، اور مقررہ وقتوں اور برسوں کو مانتے ہو۔ مجھے تمہاری بابت ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو محنت میں نے تم پر کی ہے وہ بیفائدہ ہو جائے۔ یعنی اگر مسیحی لوگ خداوند کی عیدوں کے بجائے غیر معبودوں کے تہوار منائیں گئے تو وہ اُن کی غلامی میں چلے جائیں گئے۔ یہ ہے آپ کے سوال کا جواب۔ آپ خود سوچ لیں کہ آپ کہاں کھڑے ہیں۔

آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم یہودیوں کی عیدیں منا کر یہودی ہو گئے ہیں۔ اچھا آپ کی بات کو ہم ٹھیک سمجھ لیتے ہیں مگر یہ تو بتائیں کہ آپ تو رومی پوپ کی مقرر کی ہوئی عیدیں مناتے ہیں جو صدیوں سے بت پرست رومی اور یونانی لوگ مناتے تھے۔ میرا جواب یہ ہے کہ آپ رومیوں کی عیدیں منا کر رومی ہو گئے ہیں۔ آپ کے پاس خدا کے کلام میں سے کوئی دلیل یا ثبوت نہیں ہے کہ کرسمس اور ایسٹر خداوند کی عیدیں ہیں۔ اس لئے زیادہ بحث نہیں کریں۔ ایسی باتیں کر کے آپ خداوند کے خلاف بول رہے ہیں۔ اگر کوئی شک ہے تو میں اتنے حوالے دے رہا ہوں تو آپ خود بائبل کا مطالعہ کریں۔ میرا یقین نہ کریں مگر بائبل کا تو یقین کریں۔

پولُس رسول کی تعلیم

۔۔۔چنانچہ ہمارے پیارے بھائی پولُس نے بھی اُس حکمت کے موافق جو اُسے عنایت ہوئی تمہیں یہی لکھا ہے اور اپنے سب خطوں میں اِن باتوں کا ذکر کیا ہے جن میں بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مُشکل ہے اور جاہل اور بے قیام لوگ اُن کے معنوں کو بھی اور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتے ہیں (۲۔پطرس: 3:15-16)

خدا کا رسول پطرس پولُس کے خط پڑھنے والوں کو سمجھا رہا ہے۔کہ وہ پولُس کے خط احتیاط سے پڑھیں کیونکہ اس میں بڑی مشکل باتیں ہیں جاہل اور بے قیام لوگ اُلٹی سیدھی تشریحیاں کر کے اپنے لیئے ہلاکت پیدا کر سکتے ہیں۔اور آج کل لوگوں کی تعلیم میں یہ صاف نظر آتا ہے کہ وہ پولُس کے خط پڑھ کر گمراہ ہو گئے ہیں۔کیونکہ اُن کو سمجھ میں نہیں آیا۔جیسے عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ پولُس رسول نے یہ سیکھایا ہے کہ شریعت کو جو کہ موسیٰ کی توریت ہے اس کو ماننا نہیں چاہیے ورنہ ہم شریعت کے ماتحت ہو کر فضل سے محروم ہو جائیں گئے۔مگر یاد کریں کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے یہ کہا ہے کہ میں توریت اور نبیوں کے صحیفوں کو منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔اور ساتھ میں حکم دیا کہ اس پر عمل کرو۔متی کی انجیل 5:17-20 اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ پولُس کہتا ہے کہ شریعت موقوف ہو گئی ہے تو بتائیں یسوع کیوں کہتا ہے کہ توریت کبھی بھی منسوخ نہیں ہو سکتی نہ ہی نبیوں کا کلام یہ کیسے ہو سکتا ہے۔کہ رسول مسیح کی تعلیم کے خلاف تعلیم دے پولُس کے خطوں میں سے ایک اور مشکل بات پولُس کہتا ہے کہ ابراہام اعمال سے نہیں صرف ایمان سے راستباز ٹھہرا رومیوں 4:9 مگر یعقوب رسول کہتا ہے کہ ابراہام صرف ایمان سے نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرا (یعقوب 2:17-26) پھر یوحنا رسول اپنے خط میں کہتا ہے کہ خدا کے حکموں پر عمل کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم خدا کو جانتے ہیں۔اور عمل نہ کرنے والا جھوٹا ہے وہ خدا کو نہیں جانتا۔ا۔یوحنا 2:3-4 اب آپ خود سوچیں کہ پولُس رسول ٹھیک کہہ رہا ہے یا یعقوب رسول؟ افسیوں 2:8-9 کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے۔یہاں پولُس رسول یہ سیکھا رہا ہے کہ نجات نیک اعمال سے نہیں ہے صرف خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ہے۔اس سے اگلی آیت میں پولُس رسول یوں کہتا ہے " کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لیئے تیار کیا تھا۔وہ یہ سیکھاتا ہے کہ نجات نیک اعمال سے نہیں مگر نجات اس لیئے دی گئی ہے تا کہ ہم نیک اعمال کر کے خدا کو خوش کریں اور یہ نیک اعمال کرنے کی تعلیم خدا نے پہلے سے تیار کی ہے یعنی توریت اور نبیوں کا کلام (۲۔تیمتھیس 3:15-17) اس آیت میں پولُس سیکھاتا ہے کہ خدا کے کلام کو پڑھنے سے مردِ خدا کامل بنتا ہے اور ہر ایک نیک کام کے لیئے بلکل تیار ہو جاتا ہے یہاں وہ توریت اور نبیوں کے صحیفوں کو پڑھنے کی بات کرتا ہے جس کو آپ پرانا عہد نامہ کہتے ہیں اس کو پڑھنے سے آدمی کامل بنتا ہے اور نیک کام کرنا سیکھتا ہے یہی بات خداوند یسوع مسیح نے متی کی انجیل 5:16،48 آیات میں پڑھیں لکھا ہے کہ اُسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تا کہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو

آسمان پر ہے تمجید کریں۔۔۔پس چاہئے کہ تم کامل بنوں جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے پولُس یہ نہیں سیکھتا کہ توریت یا نبیوں کا کلام موقوف ہوگیا ہے وہ صرف یہ سیکھاتا ہے کہ نجات صرف یسوع کے خون میں ہے شریعت میں نہیں مگر نجات پانے والے کو شریعت میں سے پاک زندگی بسر کرنے کے اصول سیکھنے چاہیں۔ایک اور مثال (کلسیوں2:16-17) اس آیت میں پولُس کہتا ہے کہ کوئی تم پر کھانے پینے یا نئے چاند،سبت،عیدوں کے بارے میں کوئی تم پر الزام نہ دے کیونکہ یہ آنے والی چیزوں کا سایہ ہیں۔علط تعلیم دینے والے کہتے ہیں۔کہ اگر ہم سبت یا عیدیں منائیں گئے تو ہم پر الزام آئے گا۔اور یہ چیزیں سایہ ہیں اس لیے اِن کو چھوڑ دو۔یہ بلکل غلط تعلیم ہے پڑھنے والے کو سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ پولُس رسول کیا کہہ رہا ہے وہ کرنتھیوں کی کلیسیاء کو کہتا ہے کہ آؤ ہم عید منائیں۔وہ عید فسح کومنانے کی بات کرتا ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو وہ کلیسیاء کو عید منانے کا حکم دیتا ہے اور دوسری طرف اُس کو ردّ کرتا ہے اس کی صحیح تشریح اسی کتاب میں پڑھیں (آنے والی چیزوں کا سایہ) گلتیوں4:8-11 اس میں پولُس مقررہ دنوں کو منانے سے منع کرتا ہے۔کیونکہ یہ خطرناک ہے کچھ خادم اس حوالے سے یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اس میں پولُس خداوند کی مقررہ عیدوں کو منانے سے منع کرتا جبکہ یہ بلکل غلط ہے بلکہ وہ غیر معبودوں کے دنوں کو منانے سے منع کرہے۔لوگ اکثر پولُس کی باتوں کا غلط مطلب لوگوں کو سیکھاتے ہیں۔ہم اکثر اپنی زندگی میں شریعت پر عمل کرتے ہیں مثال کے طور پر کھانے پینے کے بارے میں ہم پاک اور ناپاک چیزوں میں امتیاز کرتے ہیں۔شادی بیاہ کے معملے میں ہم جائز اور ناجائز رشتوں میں امتیاز کرتے ہیں۔یہاں ہم شریعت سے کام لیتے ہیں۔ہم 10 حکموں پر عمل کرتے ہیں اگر ہم خدا کے حکموں کو چھوڑ دیں تو ہم بے دین کہلائیں گے۔کیا پولُس شریعت یا توریت پر عمل کرنے سے منع کرتا ہے؟ تو پھر خداوند یسوع کیوں توریت کے حکموں پر عمل کرنے کا حکم دیتا ہے (متی5:17-20 اور19:16-19) پولُس بھی خدا کے حکموں پر عمل کرنے کی تعلیم دیتا ہے (افسیوں 6:1-2) کیا10 حکم شریعت ہیں یا نہیں؟

جواب: شریعت کی بنیاد ہی10 حکم ہیں (متی22:34-40) اور (رومیوں13:8-10) ان دونوں حوالوں کو پڑھ کر دیکھیں خداوند یسوع اور پولُس رسول دونوں ایک جیسے تعلیم دیتے ہیں اور شریعت کو پورا کرنے کا طریقہ سیکھاتے ہیں۔کہ محبت کے ذریعے شریعت کی تعمیل کریں۔پولُس شریعت کے بارے میں مندرجہ ذیل باتیں کہتا ہے۔

(1)۔پس کیا ہم شریعت کو ایمان سے باطل کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ شریعت کو قائم رکھتے ہیں۔(رومیوں3:21) (2)۔ پس ہم کیا کہیں؟ کیا شریعت گناہ ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ بغیر شریعت کے میں گناہ کو نہ جانتا مثلاً اگر شریعت یہ نہ کہتی کہ تو لالچ نہ کر تو میں لالچ کو نہ جانتا (رومیوں7:7)، (3)۔ پس شریعت پاک ہے اور حکم بھی پاک ہے اور راست اور اچھا ہے ۔(رومیوں7:12)، (4)۔شریعت روحانی ہے (رومیوں7:14)، (5)۔باطنی انسانیت کی رُو سے میں خدا کی شریعت کو بہت پسند کرتا ہوں۔(رومیوں7:22)،(6)۔جسمانی نیت خدا کی دشمنی ہے کیونکہ نہ تو خدا کی شریعت کے تابع ہے اور نہ ہوسکتی ہے اور جو جسمانی ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر

سکتے (رومیوں 8:7-8) پولُس خدا کی شریعت کو بہت پسند کرتا ہے وہ کہتا ہے یہ راست ہے، پاک ہے، اچھی ہے اور روحانی ہے۔ مگر جسمانی لوگ شریعت کے تابع نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ خدا کے دشمن ہیں۔ اس کا مطلب روحانی لوگ خدا کی شریعت کے تابع ہو سکتے ہیں مگر جسمانی نہیں پولُس خدا کی شریعت کو بیکار، فضول یا جسمانی چیز نہیں سمجھتا۔ (گلتیوں 5:16-24) تک پڑھیں اس حوالے میں شریعت کے ماتحت ہونے کی بات ہے تابع ہونے کی نہیں۔ لکھا ہے اگر تم روح کی ہدایت سے چلتے ہو تو شریعت کے ماتحت نہیں پھر وہ جسم کے بُرے کام بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے۔ پھر وہ روح کے پھل بتاتا ہے، محبت، خوشی، اطمنان، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمانداری، حلم اور پرہیزگاری۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں ہے۔ یہاں غور کر کے سمجھیں کون شریعت کے ماتحت ہے؟ ایماندار شریعت کے ماتحت نہیں کیونکہ وہ روح کی ہدایت سے چلتا ہے اور اُس کے کاموں کی شریعت مخالفت نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا جس کے کام شریعت کے خلاف نہیں شریعت اُس کے خلاف نہیں اِس وجہ سے وہ شریعت کے ماتحت بھی نہیں۔ لیکن جو جسمانی ہے اُس کے کام بُرے ہیں شریعت اُس کے کاموں کے خلاف ہے اس لیئے وہ شریعت کے ماتحت ہے ہم شریعت کے ماتحت نہیں یہ کیسے ثابت ہوتا ہے؟ جب شریعت ہمارے کاموں کے خلاف الزام نہیں دیتی اس کا مطلب یہ ہوا کہ شریعت پر عمل کرنے سے ہم شریعت کے ماتحت نہیں ہوتے بلکہ شریعت کو توڑنے کی وجہ سے شریعت کے ماتحت ہوتے ہیں شریعت کے ماتحت ہونے کا مطلب ہے شریعت کے کنٹرول میں آنا شریعت کے اختیار میں آنا ہے شریعت روحانی لوگوں پر اختیار نہیں رکھتی کیونکہ وہ شریعت کے برخلاف گناہ نہیں کرتے وہ گناہ پر غالب ہیں اور یسوع کے خون میں محفوظ ہیں کفارہ کے اندر ہیں۔ مگر گنہگاروں پر شریعت اختیار رکھتی ہے وہ شریعت کے ماتحت ہیں اُنکے کام شریعت کے خلاف ہیں۔ اس لیئے شریعت اُنکے کاموں کی مخالفت کرتی ہے۔ گناہ کیا ہے؟ ۔ ۔ ۔ "جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے۔ اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے" (ا۔ یوحنا 3:4) جسمانی لوگ گنہگار لوگ غیر نجات یافتہ لوگ مسیح سے جدا ہیں وہ گناہ کرینگے تو سزا بھی پائیں گے۔ لیکن جو مسیح میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں ہے اگر اُن سے خطا ہو بھی جائے تو اُنکی شفاعت کیلیئے خداوند یسوع مسیح باپ کے دہنی طرف موجود ہے۔ خداوند یسوع مسیح شریعت کے ماتحت پیدا ہوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چھوڑا لے (گلتیوں 4:4-5) اگر وہ شریعت کے ماتحت نہ ہوتا تو وہ شریعت کا تقاضہ بھی پورا نہ کر پاتا وہ ہماری سزا اپنے اُوپر نہ لے پاتا۔ کیونکہ شریعت کسی بے گناہ اور راستباز آدمی کو سزا نہیں دیتی اس لیئے خدا نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لیئے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ تاکہ شریعت کا تقاضہ ہم میں پورا ہو جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں (رومیوں 8:3-4) وہ گناہ سے ناواقف تھا مگر ہمارے گناہوں کو اپنے اُوپر اُٹھا کر گناہ بن گیا تاکہ ہم مسیح میں شامل ہو کے خدا کی راستبازی بن جائیں۔ (۲۔ کرنتھیوں 5:21) مسیح جو ہمارے لیئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھوڑایا (گلتیوں 3:13) خداوند یسوع گناہ کر کے شریعت کے ماتحت نہیں ہوا بلکہ ہمارے گناہوں کو اپنے اُوپر لینے کی وجہ سے وہ ہماری جگہ مصلوب ہوا۔ اور مر گیا مگر خداوند نے زندہ ہو کر اور باپ سے ہماری

شفاعت کر کے اپنے خون کے وسیلہ سے جو ہمارا کفارہ ٹھہرا ہمیں شریعت کی لعنت سے چھوڑا لیا۔اور راستباز ٹھہرایا ہم خدا کی راستبازی بن گئے خداوند نے ہمیں لعنت ، گناہ اور موت سے آزاد کیا ہے لیکن خدا کے حکم ماننے سے آزاد نہیں کیا خدا کے حکم تو پاک ہیں جو ہمیں پاکیزگی کی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔لفظ توریت کے لغوی معنیٰ ہے "تعلیم اور ہدایات " خداوند یسوع نے توریت میں سے تعلیم دینے کا حکم دیا ہے(متی5:17-19)اے میرے بیٹے ! میری تعلیم (توریت) کو فراموش نہ کر (امثال1:3)اس آیت میں لفظ تعلیم کے لیئے عبرانی میں توریت کا لفظ آیا ہے خداوند توریت کے بارے میں یوں فرماتا ہے کہ جو آئین اور احکام میں تم کو دیتا ہوں تم اِن کو ماننا اور اِن پر عمل کرنا کیونکہ اور قوموں کے سامنے یہی تمہاری عقل اور دانش ٹھہرینگے وہ اِن تمام آئین اور احکام کو سُن کر کہینگی کہ یقیناً یہ بزرگ قوم نہایت عقلمند اور دانشور ہے (استثنا4:6) شریعت بڑی نہیں پولُس کی یہ تعلیم ہے شریعت اچھی اور روحانی ہے مگر جسمانی لوگوں کی عقل اِس کے خلاف ہے مگر جو روح کے مطابق چلتے ہیں وہ شریعت کے خلاف گناہ نہیں کرتے ۔زبور119 میں خدا کے آئین ،احکام ،اور قانون یعنی توریت کی بے حد تعریف کی گئی ہے۔اور یسعیاہ نبی کی معرفت خداوند یوں فرماتا ہے اے بہرو سنُو ! اے اندھو نظر کروَ! تا کہ تم دیکھو۔۔۔۔۔۔۔تو بہت سی چیزوں پر نظر کرتا ہے پر دیکھتا نہیں کان تو کھُلے ہیں پر تو سُنتا نہیں خداوند کو پسند آیا کہ اپنی صداقت کی خاطر شریعت کو بزرگی دے اور اُسے قابلِ تعظیم بنائے (یسعیاہ 42:18,20,21) وہ لوگ بہرے اور اندھے ہیں جنکو یہ نہیں پتہ کہ خدا کو یہ پسند ہے کہ شریعت کو بزرگی دی جائے اور شریعت کی تعظیم کی جائے جو چیز خدا کو پسند ہے وہ ہمیں بھی پسند ہونی چاہیئے افسوس کہ آج کے مسیحیوں کو شریعت سے بہت نفرت ہے اور یہ سب پولُس کے خطوں کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے بعض لوگ تو پیدائش سے لے کر ملاکی تک پورا پرانا عہد نامہ یہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں کہ یہ ہمارے لیئے نہیں ہے یہ صرف یہودیوں کے لیئے ہے اور مسیحیوں کے لیئے صرف نیاء عہد نامہ ہے۔ایسی سوچ رکھنے والے سخت گمراہی کا شکار ہیں۔یہ تعلیم نہ مسیح کی ہے اور نہ رسولوں کی ہے یہ سب شیطان کی طرف سے ہے۔پولُس یہ سیکھاتا ہے کہ شریعت راستبازوں کے لیئے نہیں بلکہ گنہگاروں ، بدکاروں ، سرکشوں ، بے دینوں ، اور بے شرع لوگوں کے لیئے ہے۔

(ا۔تیمتھیس1:8-10 اور گلتیوں3:19-22) اِن آیات کا کیا مطلب ہے؟ کیا شریعت گنہگاروں کو عمل کرنے کے لیئے دی گئی ہے۔؟ کیا یہ راستبازوں کے لیئے نہیں ہے کہ وہ اس کو پڑھیں اور اس پر عمل کریں؟ جی نہیں ! اِس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت گنہگاروں ، اور بدکاروں ، اور ظلموں کو کنٹرول کرنے اور اِن کو سزا دینے کے لیئے مقرر ہوئی ہے۔اگر خدا اُن کو یہ آئین اور قانون نہ دیتا تو وہ اور اُن کا ملک کوئی آئین اور قانون نہ ہونے کی وجہ سے تباہ اور برباد ہو جاتا۔نوح کے دور کے لوگوں نے بھی اپنا طریقہ بگاڑ لیا تھا اُس دور کے لوگ بھی بے شرع اور بے دین ہو گیئے تھے جس کی وجہ سے زمین ظلم سے بھر گئی تھی اِس لیئے خدا نے اُن کو ہلاک کر دیا اس لیئے خدا نے اپنے آئین اور احکام انسان کو دیئے تا کہ وہ خدا کا خوف ماننا سیکھے یوں انسان گمراہی سے بچا رہے گا۔اس لیے پولُس کے خط پڑھتے وقت خبردار رہیں اور خداوند سے حکمت کو مانگیں۔تا کہ آپ پولُس رسول کے خطوں کی گہری باتیں جان سکیں۔پولُس نبیوں کے کلام اور موسیٰ کی توریت کا مخالف نہیں ہے وہ شریعت کے حکموں کو نہ ماننے کی تعلیم نہیں

دیتا یہ صرف پولُس کے خطوں کو نہ سمجھنے والوں کی نادانی ہے۔ یہ خیال بلکل غلط ہے کہ پولُس رسول نے ہمیں کوئی نئی تعلیم دے کر توریت اور یہودیوں سے الگ کر دیا ہے۔ (متی 23:7) انجیل کے یونانی متن کے مطابق یوں ہے عدالت کے دن خداوند یوں کہئے گا "اے شریعت کو توڑنے والوں میرے سامنے سے چلے جاؤ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی" خدا کے کلام میں آخری دنوں کے بارے میں یہ نبوت پائی جاتی ہے کہ جب غیر قومیں خدا پر ایمان لائیں گی تو خدا اُن کو شریعت اور نبیوں کے کلام میں سے اُن کو تعلیم دے گا۔ (یسعیاہ 2:1-4) (میکاہ 4:1-2) ملاکی 4:4-6) خداوند کو پسند آیا کہ اپنی صداقت کی خاطر شریعت کو بزرگی دے اور اُسے قابلِ تعظیم بنائے۔ (یسعیاہ 42:21)

یہ بحالی نبوتی ہے

میں اس تعلیم کو اس لیئے سمجھ سکا ہوں کیونکہ میں نبوتی کلام کا مطائعہ کرتا ہوں اور زیادہ طرح نبوتی کلام اپنے چرچ میں سُنا تا ہوں کلامِ خدا کی نبوتیں ہمیں بتاتی ہیں کہ خدا کے لوگ کیونکر برگشتہ ہوئے کیسے کب اور کس نے اُنکو گمراہ کیا ہے اور خدا کے لوگوں کی بحالی کب کیسے اور کہاں سے آئیگی کون کون سی بدعتیں کلیسیاء میں آئیگی اور کیسے اُنکا خاتمہ کرنا ہے۔ اور خدا کون کون سی چیزوں کو پھر بحال کریگا۔ یہ کتاب بحالی کا حصّہ ہے جو خدا کلیسیاء میں لا رہا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جو شروع کے 300 سال تک کلیسیاء کے پاس تھیں مگر چوتھی صدی میں مخالف مسیح (ویٹی کین روم) پوپیت کی وجہ سے ختم ہوگئیں مگر خداوند کا وعدہ ہے کہ اُسکی آمد سے پہلے سب کچھ بحال ہو جائے گا اس لیئے وہی چیزیں بحال ہو رہی ہیں جو کلیسیاء میں پہلے موجود تھیں مگر بعد میں ختم ہوگئی اس کی تحقیق کر یں یہ ہی سچ ہے۔ یہ بحالی عالم بالا سے ہے خدا کی طرف سے ہے کلامِ خدا کی باتوں کو ردّ نہ کریں ورنہ آپ مجرم ٹھہرینگے۔ جھوٹی تعلیم دینے والوں نے اِن چیزوں کو پرانے عہد نامہ کی، موسیٰ اور شریعت اور یہودیوں کی چیزیں کہہ کر ردّ کر دیا۔ اگر یہ چیزیں خدا کو پسند نہیں تھیں یا یہ جسمانی اور فضول چیزیں تھیں تو پھر رسولوں سے لیکر پہلے 300 سالوں تک کلیسیاء اِن عیدوں کو اور سبت کو کیوں مانتی رہی؟ پھر خداوند کی عیدوں اور سبت کو ردّ کر کے کلیسیاء سے باہر پھینک کر غیر معبودوں کے تہوار کیسے خدا کی کلیسیاء میں آ گئے۔ کیا خدا کے رسولوں نے یہ تعلیم دی تھی یا خدا نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ کہ اب تم پر فضل ہو گیا ہے اس لیے میرے سبتوں اور عیدوں کو چھوڑ کر غیر معبودوں کی عیدوں اور جھوٹے سبت کو مانو۔ لوگ فضل کی غلط تعلیم پا کر خدا کی مقدس چیزوں کی توہین کرنا سیکھ گئے ہیں۔ کیا یہ فضل ہے؟ یہ فضل نہیں ہے برگشتگی ہے فضل یہ ہے کہ ہم میں گناہ کا ذکر تک نہ ہو۔ افسیوں 3:5 یہ فضل کے نعرے مارنے والے بدی کو پانی کی طرح پیتے ہیں ایوب 16:15 جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ گناہ کے قبضہ میں ہیں ایک نجات یافتہ شخص گناہ پر غالب رہتا ہے وہ گناہ سے مغلوب نہیں ہوتا۔ اپریل 2012 سے میں نے سبت اور عیدوں کے متعلق تعلیم دینا شروع کی ہے بہت سارے خادم مجھ سے ملنے آئے ہیں اور اُنہوں نے کافی سوال اور اعتراضات اُٹھائے جن کو میں نے کلام خدا میں سے جواب دیئے۔ مجھ سے ملنے والے ہر خادم نے اقرار کیا ہے کہ میں جو تعلیم دے رہا ہوں یہ حرف با حرف بائبل مقدس میں سے ہے اور یہ سچائی کی تعلیم ہے کچھ نے کہا کہ ہم بھی یہی تعلیم دیں گے اور کچھ نے معذرت کر کے کہا کہ اب ہم مجبور ہیں ہم

لوگوں کو یہ تعلیم نہیں دے سکتے کیونکہ اس تعلیم سے انتشار پھیلے گا۔لوگ کہیں گے کہ پہلے آپکو معلوم کیوں نہ تھا آپ نے پہلے ہمیں کیوں نہیں بتایا ہم پہلے لوگوں کو کہہ چکے ہیں کہ سبت اور عیدیں موقوف ہوگئی ہیں اب ہم کیسے کہیں کہ ہم نے آپکو غلط بتایا تھا اس طرح ہماری بے عزتی ہوگی۔ میں نے اُنکو گواہی دی کہ میں نے اپنی کلیسیاء کے سامنے معافی مانگی اور اقرار کیا کہ پہلے مجھے اِن باتوں کا علم نہیں تھا مگراب خدا نے یہ باتیں مجھے سکھائی ہیں۔لہٰذا اِس سچائی کو مانیں اور اس کو بائبل میں سے خود پڑھیں اور تحقیق کریں پھراس کوقبول کریں۔ میں نے اپنی کلیسیاء سے پوچھا کہ اب ہم کیا کریں؟ میری کلیسیاء نے جواب دیا پاسٹرصاحب آپ وہی کریں جسکا خداوند نے بائبل مقدس میں حکم دیا ہے تب ہم سب نے فیصلہ کیا کہ ہم پوپ اور روم کے ماتحت رہ کے غیر معبودوں کی عیدیں ہرگزنہیں مانینگے۔ہم خداوند کی عیدیں بائبل مقدس میں بتائی گئی تاریخوں کے مطابق منائینگے جب یروشلیم میں عید ہوگی تب ہمارے گھروں اور چرچ میں بھی عید ہوگی۔اب سے ہم روم کے ساتھ نہیں بلکہ یروشلیم کے ساتھ مل کر خداوند کی عیدیں منائیں گےاس لیئے ہم نے اپنے لیئے خداوند کی عیدوں کا کلینڈرخود بنالیا ہے۔تاکہ ہمیں پہلے سے معلوم ہو کہ اس سال ہمیں خداوند کی عیدیں کس تاریخ کومنانی ہیں۔اس سال 2012 میں 16 ستمبر کی شام کو ہم نرسنگوں کی عید منا رہے ہیں اور 26 ستمبر کو ہم یومِ کپور کا روزہ رکھ رہے ہیں۔اور 30 ستمبر کی رات سے شروع کر کے 7 اکتوبر تک ہم عیدِ خیام منائیں گے۔جب سے ہم نے سبت کومنانا شروع کیا ہےاور بہت لوگ سبت کی عبادت میں آتے ہیں اور مجھے گواہی دیتے ہیں کہ پاسٹر صاحب سبت کو ماننے کی وجہ سے میرے گھر اور کاروبار میں خدا نے بڑی برکت دی ہے۔اور جب سے میں نے سبت اور عیدوں پر پیغامات دینا شروع کیئے ہیں۔ہماری کلیسیاء پہلے سے زیادہ بڑی ہوگئی ہے۔کیونکہ نئے لوگ یہ معلوم کرنے کے لیے آتے ہیں کہ پاسٹر ظفر کونسی نئی تعلیم دے رہاہے اور جب وہ یہ تعلیم سُنتے ہیں تو اس کوقبول کر لیتے ہیں اور ہماری کلیسیاء کے ممبر بن جاتے ہیں۔میں نے یہ کتاب کسی کے خلاف نہیں لکھی مجھے خداوند نے یہ تعلیم دینے کا حکم دیا ہے اس لیئے مجھے اس تعلیم کے خلاف اُٹھنے والے ہرسوال کا جواب دیناہوگا کیونکہ یہ جواب مجھے خداوند نے سکھائے ہیں جوکام خدا نے مجھے کرنے کا حکم دیا ہے میں اُسے ہر حال میں پورا کروُنگا۔اگرکسی کولگتا ہے کہ یہ تعلیم خداوند کی طرف سے نہیں تو وہ اِسے نہ مانے مگر جولوگ یہ جان گئے ہیں کہ یہ سچائی ہے یہ حق ہے پھربھی اس کوقبول کرنے سے گھبرا رہے ہیں اُنکے لیے خدا کا کلام یوں بولتا ہے۔کیونکہ خدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پرآسمان سے ظاہرہوتا ہے جوحق کوناراستی سے دبائے رکھتے ہیں (رومیوں 1:18) اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں گے۔(۲۔تھسلنیکیوں 2:12) اگرآپ کا دل یہ کہتا ہے کہ یہ سچائی ہے تو پھراسے قبول کریں اگرآپ یہ سوچتے ہیں کہ یہ باتیں لوگوں سے چھپالی جائیں تو آپ ضرور سزا پائیں گے حق کو دبا کر رکھنے سے آپ مجرم ٹھہرینگے اس لیئے میری گزارش ہے کہ اس سچائی کو نہ چھپائیں ایمان رکھیں خداوند سچ بولنے والوں کے ساتھ ہے کچھ لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ تعلیم پہلے کیوں نہیں دی گئی اتنی دیر سے کیوں یہ تعلیم سامنے آئی ہے؟ جب تک سب چیزیں بحال نہ کی جائیں تب تک خداوند نہیں آئیگا۔اعمال 3:21،متی 17:10-11 ایلیاہ آئیگا اور سب کچھ بحال کریگا۔اب

خداوند کی آمد کا وقت ہو گیا ہے اور بہت جلد خداوند آنے والا ہے اس لیئے یہ سب کچھ بحال ہونے کا وقت ہے چند چیزیں بحال نہیں ہونگیں لکھا ہے سب کچھ بحال ہو گا۔ وہ تمام چیزیں جو نبیوں کے دور میں تھیں مگر اب نہیں ہر چیز دوبارہ بحال ہوگی۔ کیونکہ اسرائیل اور یروشلیم آزاد ہو گیا ہے اب وہ خداوند میں بحال ہونے لگے ہیں ظاہری سی بات ہے عیدوں کا یروشلیم کی بحالی سے گہرا تعلق ہے یروشلیم کی بحالی کی ساتھ ہی سب کچھ بحال ہو جائے گا۔ کیونکہ خداوند یروشلیم میں اُترنے والا ہے اِس لئے ہم یروشلیم کی بحالی میں خداوند کے ساتھ ہیں ہم سچائی پر ہیں اور ہمارا دل ہمکو ملامت نہیں کرتا۔ یہ بیداری اور بحالی بنوتی ہے یہ پہلے ہی سے خداوند نے مقرر کی تھی میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس بحالی کا حصّہ بن جائیں کیونکہ یہ سب کچھ خداوند کا روح کر رہا ہے۔ اس وقت دنیا کے بہت سے ملکوں میں لوگ سبت اور خداوند کی عیدوں کو منا رہے ہیں اس سال 2012 میں دنیا بھر کے ہزاروں چرچوں میں لوگ عید خیام منا رہے ہیں۔ یہ بحالی ہے جو خداوند نے خود فرمایا تھا۔ کہ سب کچھ بحال کیا جائے گا۔ اس وقت کلیسیاء میں ہر وہ چیز بحال ہو رہی ہے جو پہلے خداوند نے مقرر کی تھیں۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اس بحالی کی برکت سے محروم رہ جائیں اس کو قبول کریں کیونکہ یہ نبوتی کلام ہے بائبل مقدس میں اِن دِنوں کے لیئے اور اس بحالی کے متعلق نبیوں اور رسولوں نے نبوتیں کیں ہیں۔ اس لیے نبوتوں کی حقارت نہ کرو (ا۔تھسلنیکیوں 5:20) میری دُعا ہے خداوند آپ کو یہ نبوتی برکت بخشے (آمین)

اس سوال کا کیا جواب ہے ؟

325ء میں رومن کیتھولک نے عید فسح کو ختم کر کے Good Friday مبارک جمعہ کا دن مقرر کیا اور اتوار کو ایسٹر کی عید مقرر کی صدیوں سے کلیسیاء Good Friday کو عید فسح یعنی خداوند کی مصلوبیت کا دن سمجھ کر مناتی چلی آرہی ہے لیکن خداوند یسوع مسیح نیسان کے مہینے کی 14 تاریخ کو جب عید فسح ہوتی ہے تب مصلوب ہوا تھا اور کلیسیاء Good Friday یہ کہہ کر مناتی ہے کہ آج کے دن خداوند یسوع مصلوب ہوا تھا۔ مگر یہ بلکل جھوٹ ہے خداوند یسوع Good Friday کو مصلوب نہیں ہوا تھا بلکہ عید فسح پر مصلوب ہوا تھا۔ کیونکہ Good Friday کی تاریخ عید فسح پر مقرر نہیں کی گئی ہمیشہ Good Friday اور عید فسح کی تاریخ میں فرق ہوتا ہے۔ 2001ء سے لے کر 2013ء تک چیک کریں کہ Good Friday کی تاریخیں مختلف ہوتی ہیں۔ (1)۔ 2001 میں 13 اپریل میں تھا۔ (2)۔ 2002 میں 29 مارچ کو تھا۔ (3)۔ 2003 میں 18 اپریل کو تھا (4) 2004 میں 9 اپریل کو تھا۔ (5)۔ 2005 میں 25 مارچ کو تھا۔ (6)۔ 2006 میں 14 اپریل کو تھا۔ (7)۔ 2007 کو 16 مارچ کو تھا۔ (8)۔ 2008 میں 21 مارچ کو تھا۔ (9)۔ 2009 میں 10 اپریل کو تھا۔ (10) 2010 میں 2 اپریل کو تھا۔ (11) 2011 میں 22 اپریل کو تھا۔ (12)۔ 2012 کو 6 اپریل کو تھا۔ اور 2013 میں یہ 29 مارچ کو آئے گا۔ ہر بار گڈ فرائیڈے کی تاریخ مختلف ہوتی ہے مگر بائبل مقدس میں عیدِ فسح ہمیشہ نیسان کی 14 تاریخ کو آتی ہے۔ اور خداوند یسوع مسیح اِسی دن مصلوب ہوا تھا۔ مگر کلیسیاء صدیوں سے خداوند کی مصلوبیت کا دن غلط

تاریخ پر مناتی چلی آرہی ہے۔ اپنی طرف سے کلیسیاء عید فسح کا دن منا رہی ہوتی ہے مگر وہ بھی غلط تاریخ پر لیکن جب اِن لوگوں سے یہ کہیں کہ آپ یہ دن غلط تاریخ پر منا رہے ہیں اِس کو درست تاریخ پر منانا چاہیئے تو وہ یہ جواب دیتے ہیں۔ دن یا تاریخ کا کوئی مسئلہ نہیں ہم کسی بھی دن خداوند کی یادگاری کے لیئے عید منا سکتے ہیں۔ یہ ضروری تو نہیں کہ ہم اُسی تاریخ پر عید منائیں خداوند کے لیئے ہم کسی بھی دن عید کی عبادت کر سکتے ہیں۔ یہ جواب آپ نے خدا کے کلام میں سے نہیں بلکہ اپنی عقل سے دیا ہے۔ عیدیں خداوند کی ہیں اور اِس کا فیصلہ بھی خداوند ہی کریگا کہ عید کب منائی جائیگی۔ کسی بھی انسان کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں جب خدا نے حکم دے دیا ہے کہ عید فسح نیسان کی 14 تاریخ کو منائی جائے تو جو بھی خداوند کے حکم کو بدلے گا وہ مجرم ٹھہریگا۔ اور جو لوگ غلط تاریخ پر خداوند کی عیدیں مناتے ہیں اُن کی سزا سُن لیں۔ اگر کوئی معیّن وقت پر عید فسح نہ کرئے تو وہ اپنی قوم میں سے کاٹ ڈالا جائے گا۔ اور اُس کا گناہ اُسی کے سر لگے گا۔ (گنتی 13:9) ایسا کرنے والے کو خداوند اپنی اُمت میں سے نکال دیگا وہ خدا کا بندہ ہی نہیں جو خدوند کی عید مقرر تاریخوں پر نہ منائے اس لیئے ثابت ہو جاتا ہے کہ Good friday خداوند کی مصلوبیت کا دن نہیں ہے کیونکہ یہ عید فسح کی تاریخ پر مقرر نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ خداوند کے جی اُٹھنے کا دن بھی کلیسیاء غلط دن پر مناتی ہے وہ اپنی روایت کے مطابق ایسٹر مناتی ہے کلام کے مطابق نہیں خداوند یسوع مسیح نے اپنے مصلوب ہونے اور دفن ہونے کے بعد جی اُٹھنے کے بارے میں یوں کہا۔ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابنِ آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا۔ (متی 40:12)۔۔۔ اور یونا تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ یوناہ 17:1 انگلش بائبل میں Three nights and three days لکھا ہے کلیسیاء کی روایت کے مطابق جمعہ کے دن یسوع مصلوب ہوا اور شام ہونے سے پہلے دفن کر دیا گیا۔ یہ ایک دن گِنا جائیگا۔ جمعہ کی رات جو قبر میں گزری وہ پہلی رات گنی جائینگی۔ اگلے دن جب ہفتہ کا دن شروع ہوا یہ دوسرا دن ہے اور ہفتہ کی رات یہ دوسری رات گنی جائیگی اور صبح ہونے سے پہلے ہی خداوند جی اُٹھا اس طرح 2 دن اور 2 راتیں بنتی ہیں۔ ایک دن اور ایک رات کم ہے، ہم جو خداوند کے جی اُٹھنے کی عید مناتے ہیں یہ کلام کے مطابق نہیں ہے ہم صدیوں سے دوسرے دن یسوع کے جی اُٹھنے کی عید منا رہے ہیں جب کہ بائبل مقدس فرماتی ہے خداوند یسوع تیسرے دن جی اُٹھا۔ 3 دن اور 3 راتیں بائبل بیان کرتی ہے۔ مگر مسیحی عالم 24 گھنٹے کا دن شمار کر کے 3 دن پورے کرتے ہیں مگر خداوند نے 3 دن اور 3 راتیں الگ الگ کر کے بیان کی ہیں کلیسیاء اپنی روایت کے مطابق 2 دن اور 2 راتیں پوری کر کے خداوند کے جی اُٹھنے کی عید منا رہی ہے۔ کلام مقدس خداوند کے مرنے، دفن ہونے اور جی اُٹھنے کے متعلق یوں بیان کرتا ہے " مسیح کتاب مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لیئے موا اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتاب مقدس کے مطابق جی اُٹھا۔ (ا۔ کرنتھیوں 15:3-4) اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ خداوند کا مرنا اور دفن ہونا پہلے سے مقرر تھا اور مرنے اور جی اُٹھنے کا دن اور تاریخ بھی پہلے سے کتاب مقدس میں درج ہے اِسی لیئے وہ کتاب مقدس کے مطابق تیسرے دن جی اُٹھا عیدِ فسح پر مصلوب ہوا عید فطیر پر دفن ہوا اور پہلے پھل کی عید پر زندہ ہوا۔

325ء میں رومن کیتھولک مشن کے بشپوں نے یہ غلط تاریخیں مقرر کیں اور آج کے دور کے عالم اور خادم پوپ کی بنائی ہوئی

بنائی ہوئی روایات کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی روایات کو اتنا عزیز رکھا ہے کہ خدا کے کلام کو باطل کر دیا ہے (مرقس 13:7) میں کلام مقدس میں سے یہ ثابت کرسکتا ہوں کہ خداوند یسوع 3 دن اور 3 رات قبر میں رہا اور پھر تیسرے دن زندہ ہوا اور میں یہ بھی ثابت کرسکتا ہوں کہ خداوند یسوع Good Friday یعنی جمعہ کے دن مصلوب نہیں ہوا تھا۔ میں اس کتاب میں اس سوال کا جواب نہیں دونگا بلکہ آپ کے لیئے ایک ایسا سوال چھوڑونگا۔ کہ اگر آپ نے اس سوال کا جواب تلاش کر لیا تو آپ پر یہ بات ظاہر ہو جائیگی کہ خداوند 3 دن اور 3 رات قبر میں رہا اور پھر زندہ ہوا تھا۔

سوال: (متی 1:28)۔ اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔ یہاں اصل یونانی متن میں متی رسول نے سبت کا لفظ نہیں لکھا بلکہ جمع کے لفظ میں سبتوں لکھا ہے مگر ترجموں میں سبتوں کی جگہ سبت کا لفظ لکھا گیا ہے Interlinear میں یوں لکھا ہے After the Sabbaths at dawn on the first day of the week mary magdalene and the other mary went to look at the tomb دو اور انگلش ترجموں میں یوں ہی لکھا ہوا ہے۔ ایک کا نام Littrel Translation of the Holy Bible اور دوسری بائبل کا نام ہے Internation Standard Version ان دونوں بائبلوں میں بھی سبتوں کا لفظ لکھا گیا ہے جو بائبل کے اصل متن کے مطابق درست ہے۔

لیکن بائبل کے ترجموں میں لفظ سبتوں کو سبت ترجمہ کیا گیا ہے اگر آپ کے کمپیوٹر میں بائبل سوفٹ وئیر E-Sword ہے تو وہاں سے چیک کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں

مگر متی رسول خدا کے الہام سے روح کی تحریک سے یوں لکھتا ہے کہ مریم مگدلینی سبتوں کے بعد قبر پر آئی مگر ترجمہ کرنے والوں نے لفظ کو بدل دیا اور اپنی روایات کو قائم رکھا یوں مسیحی عالموں نے کلامِ کو باطل کیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ متی رسول نے یہی لکھا ہے کہ مریم مگدلینی سبتوں کے بعد قبر پر گئی بائبل مقدس کے اور حوالے بھی متی 1:28 کی تصدیق کرتے ہیں۔ مرقس، لوقا اور یوحنا کی انجیلوں سے بھی متی رسول کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے کہ خداوند سبتوں کے بعد زندہ ہوا تھا۔ اب یہ ہماری زمہ داری ہے کہ ہم اس بات کی کلام مقدس میں سے تحقیق کریں کہ متی رسول کتنے سبتوں کی بات کرتا ہے میں نے تو اچھی طرح تحقیق کر لی ہے اور کلامِ مقدس کی سچائی کو جان گیا ہوں اور اپنے چرچ میں بھی تعلیم دی ہے۔ اور لوگوں نے یہ بات سیکھ بھی لی اور قبول بھی کر لی ہے۔ مگر اب آپ کی باری ہے آپ بھی تھوڑی محنت کریں اور بتائیں متی رسول کتنے سبتوں کی بات کرتا ہے۔ خداوند آپکو تعلیم دے حکمت اور دانائی کی روح سے معمور کرے

(آمین)

خداوند کی عیدوں کا مطائعہ کرنے کیلئے مندرجہ ذیل حوالاجات پڑھیں۔

(1)۔خروج 34:18-25،اور 12واں باب،اور 23:14-17

سبت کے بارے میں پڑھیں 31:12-17

(2)۔احبار23واں باب۔

(3)۔گنتی 9واں باب اور 28:16-31 اور 29واں باب۔

(4)۔استثنا 16واں باب۔

(5)۔نحمیاہ 8باب۔

(6)۔۲۔تواریخ 30واں باب۔

(7)۔حزقی ایل 45:16-25

(8)۔عزرا 3:1-6 اور 6:19-22

(9)۔زکریاہ 14:16-19)

(10)۔(ناحوم1:15اور صفنیاہ3:18 اور ہوسیع 9:12)

(11)۔ا۔کرنتھیوں5:6-8 اور کلسیوں 2:16-17۔